ارمغانِ امامِ ربّانی

جلد ہشتم

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

باہتمام:

محمد ناظم بشیر

امامِ ربّانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارمغانِ امامِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

جلد ہشتم

باہتمام
محمد ناظم بشیر
امامِ ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com

سلسلہ اشاعت ۸

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

297.4
ارم
1954
189408

نام کتاب	ارمغانِ امامِ ربانی (جلد ہشتم)
ترتیب وتدوین	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
پروف ریڈنگ	شاہد حسین
باہتمام	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی
خطاطی	احمد علی بھٹہ
اشاعت	صفر المظفر ۱۴۳۹ھ/ اکتوبر ۲۰۱۷ء
ناشر	امامِ ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان
صفحات	520

ملنے کا پتہ

35-C کمرشل ایریا، این ایف سی ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور پاکستان

www.mujadidway.com

297.4 ارمغان امام ربانی، مرتب: محمد ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر
ارم

لاہور، امامِ ربانی پبلیکیشنز، 2017

ص 520

1۔تصوف

Marfat.com

فہرست

1۔	نعت رسول مقبول ﷺ	امام احمد رضا خان بریلویؒ	۱
2۔	منقبت	علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ	۳
3۔	پیش گفتار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۵
4۔	افتتاحی کلمات	جمیل اطہر سرہندی	۱۷
5۔	خطبۂ صدارت	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۲۱

مقالات

6۔	عصر حاضر میں مجدد شناسی کی ضرورت و اہمیت	محمد طاہر شرف	۲۹
7۔	حضرت مجدد کا فکری احیاء	ڈاکٹر محمد نوید ازہر	۳۹
8۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی ذوق	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۴۹
9۔	خلاصۃ المعارف کی اشاعت	پروفیسر محمد اقبال مجددی	۶۳
10۔	مجددی سلسلہ کے چھ مزید قلمی نسخوں کی بازیافت و اشاعت	محمد ناظم بشیر نقشبندی	۶۵

Marfat.com

گوشۂ تحقیقاتِ محمد اقبال مجددی

11۔	رسالہ وحدت الوجود	مولفہ مولانا عبداللہ لبیب سیالکوٹی بمقدمہ محمد اقبال مجددی	۶۹
12۔	کمالات مظہریہ	تالیف شاہ غلام علی دہلوی بمقدمہ مختصر محمد اقبال مجددی	۱۰۳
13۔	مجمع التواریخ	تصنیف حافظ غلام محی الدین کنجاہی بمقدمہ مفصل محمد اقبال مجددی	۲۵۵

گوشۂ تحقیقاتِ محمد ہمایوں عباس

14۔	کحل الجواہر	مولف حضرت شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی بمقدمہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۳۳۳
15۔	رسالہ صاحبیہ	مولف حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی مرتبہ آقای سعید نفیسی ترجمہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۳۵۷

Marfat.com

مکاتیب

17۔	مکاتیب ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ بنام پروفیسر محمد اقبال مجددی	۴۳۹

روداد

18۔	روداد امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ ۲۶/نومبر ۲۰۱۶ء بمقام ایوان اقبال لاہور	محمد ناظم بشیر	۴۸۹
19۔	سابقہ کانفرنسز میں پڑھے جانے والے مقالات	محمد ناظم بشیر	۴۹۵

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا وَ رَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے مجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دُور ہو
ہم رسول اللہ کے جنّت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذِکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہُوں اُمّت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا انُ سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارب اک ساعت میں دُھل جائیں سیہ کاروں کے جُرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسُول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے رضاؔ خود صاحب قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کلام اقبال

(بحضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمیِ احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں میری بینا ہیں و لیکن نہیں بیدار

آئی یہ صدا سلسلہ فقر ہوا بند
ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار

Marfat.com

عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلہَ فقر سے ہو طُرہَ دستار

باقی کُلہَ فقر سے تھا ولولہ حق
طُروں نے چڑھایا نشہَ خدمتِ سرکار

اے

۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال/ بال جبریل، اقبال اکادمی، پاکستان، لاہور، ۱۹۹۴، ص: ۴۸۸۔۴۸۹

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم

پیش گفتار

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۱۔۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۳۔۱۶۲۴ء) نے جس علمی، فکری و عملی اصلاح کا کام کیا زمانہ کبھی بھی اس کے ثمرات واثرات سے محروم نہیں رہ سکتا۔ آپ نے ایک ایسے دور میں اصلاح وتجدید کا بیڑہ اٹھایا جب حکومت مسلمانوں کی تھی مگر بادشاہ کا مزاج بگڑ چکا تھا۔ اس بگاڑ نے ہر سو ظلمات بعضھا فوق بعض کا نقشہ پیش کیا ہوا تھا۔ ظلمات کے اس دور میں آپ نے نور شریعت کی قندیل کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین کی۔ امت میں جب بھی ایسی صورت حال پیش آئی طریق مجدد رہنما اور رہبر ثابت ہوا۔

طریق مجدد کی اس ہمہ گیریت کی وجہ سے ہر دور میں فکر مجدد سے صاحبان قلم وقرطاس نے استفادہ کیا اور عوام کو ظلمات سے بچنے کی راہ دکھائی۔ ایسے ہی مخلصین میں صوفی غلام سرور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (1944ء/ 2009ھ) ہیں جن کا ہر لمحہ اور سوچ کا ہر دھارا فکر مجدد کی ترویج کے لئے گزرا۔ فکر مجدد کی تجدید کے لئے کتب کی اشاعت، سیمینارز کا انعقاد، دروس کا اہتمام اور افراد سازی جیسے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جناب صوفی ناظم بشیر نقشبندی اسی سلسلہ کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ گذشتہ سال امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس ایوان اقبال میں 26 نومبر 2016 کو منعقد ہوئی۔ اس میں درج ذیل مقالہ نگاران شریک ہوئے۔

ڈاکٹر نوید ازہر ڈاکٹر معین نظامی ڈاکٹر افتخار احمد خان

Marfat.com

ڈاکٹر درمش بلگر ڈاکٹر اکرم ورک پروفیسر اقبال مجددی

ڈاکٹر مجیب احمد ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

علاوہ ازیں پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی اور جسٹس نذیر احمد غازی نے بھی اس موقع پر نہایت علمی وفکری خطابات فرمائے۔ ارمغان کی آٹھویں جلد میں اس کانفرنس کی روداد، مقالات اور اظہار خیالات کے علاوہ درج ذیل اہم تحقیقات بھی شامل ہیں۔

مجددی سلسلہ کے تین قلمی نسخوں کی بازیافت واشاعت

عصر حاضر میں مجدد شناسی کی ضرورت واہمیت

رسالہ وحدت الوجود مؤلفہ مولانا عبداللہ

مجمع التواریخ "تصنیف حافظ غلام محی الدین کنجاہی

کمالات مظہریہ" تالیف شاہ غلام علی دہلوی

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کا رسالہ صاحبیہ"

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت گل کا مختصر رسالہ "کحل الجواہر"

اسی طرح یہ آٹھویں جلد سابقہ جلدوں کی طرح ایک خالصتاً علمی وتحقیقی کام ہے جس سے محققین استفادہ کریں گے۔

حضرت مجدد کے افکار پر کام کروانے کے جس سلسلے کا آغاز حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔ مختلف جامعات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ/ سلسلہ نقشبندیہ پر علمی وتحقیقی کام ہوا۔ پاکستان کی جامعات میں ایم اے/ ایم فل/ پی ایچ ڈی کی سطح پر مختلف مقالات لکھے گئے ۔ یہاں اختصار کی خاطر موضوع اور مقالہ نگار کا نام درج کیا جاتا ہے تاکہ محققین اس کام سے استفادہ کرسکیں:

Marfat.com

1.(حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے میر نعمان بدخشی کے نام مکاتیب: موضوعاتی مطالعہ) :سیدہ اویس

2.(افغانستان کے مشائخ مجددیہ کی علمی وفکری خدمات: تحقیقی جائزہ): حسن بیگ

3.(مجدد شناسی میں پروفیسر محمد اقبال مجددی کا کردار): محمد طاہر شرف

4.(اصلاح معاشرہ میں صوفیہ کا کردار: سلسلہ نقشبندیہ کا خصوصی مطالعہ): محمد پرویز

5.(برصغیر میں مجددی صوفیہ کی علمی و دینی خدمات: مجدد الف ثانیؒ تا شاہ عبدالغنی مجددی): رفعت اویس (پی ایچ ڈی)

6.(پاکستان میں فکر مجدد کے شارحین: تعارف وجائزہ): حافظہ آمنہ وسیم

7.(مشائخ نقشبند پنجاب کی علمی ودینی خدمات): محمد عظیم فاروقی

8.(مغلیہ حکمرانوں کی مذہبی پالیسی پر مجددی اثرات کا تحقیقی جائزہ): محمد کامران مسعود

9.(سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور صوفیائے کرام کی دینی واصلاحی خدمات): مہربان حسین

10.شیخ احمد سرہندی اور شاہ ولی اللہ بحیثیت مجدد تقابلی جائزہ): طاہر خان

11.(حضرت مجدد الف ثانی پر اردو مقالات کا توضیحی اشاریہ (جہان امام ربانی کا خصوصی مطالعہ): محمد آصف نواز

12.(موجودہ قومی مسائل کا حل مجدد الف ثانی کی تعلیمات کی روشنی میں) (۱)

:محمد عارف ایاز

13.مکتوبات امام ربانی کی شروح کا تقابلی مطالعہ (شرح مکتوبات قدسی آیات، البینات شرح مکتوبات): محمد ارشد

Marfat.com

14.(مکتوبات امام ربانی کے فکری وعملی پہلو: ایک تحقیقی مطالعہ): محمد عظیم

15.(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وعلمی خدمات): عظمت اللہ

16.(مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دعوتی طریقہ کار): صدف محمود

17.(مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تجدیدی کارنامہ): محمود منظور طور

18.(تحریک احیاء دین اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: ایک تحقیقی جائزہ): شاہدہ پروین

19.(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی خدمات): نادیہ ایاز

20.حضرت مجدد الف ثانی کا دعوتی منہج واسلوب: مکتوبات کی روشنی میں): محمد ابوبکر چیمہ

21.(حضرت مجدد الف ثانی کے برصغیر کے تصوف پر اثرات: تجزیاتی مطالعہ): صاحبزادہ سلطان العارفین

22.(سلوک نقشبندیہ کا مطالعہ: افکار امام ربانی کی روشنی میں): رفعت اویس (ایم فل)

23. Metaphysics of Shaikh Ahmad) Ghulam Mohammad Untoo(Sirhandi:

یہاں محققین کی رہنمائی کے لئے ان مقالات/مضامین کی ایک فہرست دی جارہی ہے جو مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوئے۔ یہ غیر مطبوعہ فہرست جناب محمد شاہد حنیف نے مرتب کی ان کے شکریہ کے ساتھ شامل کی جارہی ہے۔

ابصار عالم	شیخ احمد سرہندی کے خلاف جہانگیر کے عائد کردہ الزامات	ترجمان القرآن: جولائی 1978ء

Marfat.com

ابصار عالم	شیخ احمد سرہندی کے خلاف جہانگیر کے عائد کردہ الزامات	ترجمان القرآن : جولائی 1978ء
ابصار عالم	مجدد الف ثانی کی احیائے اسلام کی تحریک	چراغ راہ: جون 1964ء
ابصار عالم	مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے اسلام	چراغ راہ: فروری 1970ء
ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی	ترجمان القرآن: دسمبر 1940ء
ابوالخیر کشفی، سید	تجلیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی	السیرہ العالمی: اکتوبر 2005ء
ابوالخیر کشفی، سید	تجلیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی	(ماخوذ از ششماہی السیرہ العالمی) اکتوبر 2005ء
احسان الٰہی رانا	مجدد الف ثانی کا عظیم کارنامہ	المعارف: اپریل 1975ء
	شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) کے نزدیک عقائد اہلسنت والجماعت	(مترجم: محمود احمد غازی + عبدالرسول) فکر ونظر: اپریل 2004ء

Marfat.com

احمد قادری، سید	عورت کا ایمانی عہد نامہ (مجدد الف ثانی کا مکتوب ایک خاتون کے نام)	الحق: اپریل 2004ء
اسحاق، محمد	مجدد الف ثانی اور فیضی و ابوالفضل کے تعلقات و اختلافات پر ایک اجمالی نظر	معارف: اپریل 1986ء
اسرار احمد اسلام	برعظیم پاک و ہند میں (مجدد الف ثانی، عبدالحق محدث، شاہ ولی اللہ)	حکمت قرآن: فروری 1990ء
شمیم طارق	امام ربانی مجدد الف ثانی اور ٹیپو سلطان	الحق: جولائی 2002ء
شمیم طارق	امام ربانی مجدد الف ثانی اور ٹیپو سلطان	معارف: مارچ 2002ء
صباح الدین عبد الرحمان	مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی پر ایک اہم کتاب	معارف: دسمبر 1980ء
ظفر الاسلام اصلاحی	شیخ احمد سرہندی اور اہلِ حکومت میں شریعت کی ترویج	فکر و نظر: جنوری 2006ء
عابد صدیق	امت مسلمہ کے لیے مجدد الف ثانی کی دینی خدمات	نقیبِ ختمِ نبوت: مارچ 1990ء
عبدالرشید عراقی	مجدد الف ثانی اور ان کی تجدیدی مساعی (6 اقساط)	الاعتصام: اگست 1990ء

Marfat.com

عبدالقدیر سلیم	مجدد الف ثانی کا سیاسی ماحول	ترجمان القرآن: نومبر 1998ء
عزیز الرحمان سید	حضرت مجدد الف ثانی اور احیائے سنت	تحقیقات اسلامی: جولائی 2011ء
غلام حیدر ملک	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی	صوت الاسلام: جنوری 1993ء
غلام عابد خان	حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کی فلسفیانہ بنیادیں	شمس الاسلام: نومبر 1987ء تا 1988ء
غلام مصطفیٰ	حضرت مجدد پر حرف گیری کا جائزہ (3 اقساط)	بینات: جلد 3 شمارہ 6، تا جلد 4 شمارہ 2
محمد اسحاق (ڈاکٹر)	شیخ احمد سرہندی اور ان کا مکتب محدثین: تذکرہ مجدد الف ثانی	(مترجم: شاہد حسین رزاقی) معارف: جولائی 1974ء
محمد اسلم	مجدد الف ثانی اور جہانگیر	الولی: فروری 1975ء
محمد اکرم وِرک	حضرت مجدد الف ثانی کا دعوتی منہج واسلوب	الشریعہ: مارچ 2009ء
محمد اکرم وِرک	میرزا عبدالرحیم کے نام مجدد الف ثانی کے خطوط	الشریعہ: جنوری 2012ء

Marfat.com

محمد امین	قاری، مجدد الف ثانی	الحق: جولائی 1966ء
محمد اویس سرور	شیخ احمد سرہندی کی تعلیمات اور ان کے عالمی اثرات	قافلہ ادبِ اسلامی: اپریل 2009ء
محمد ریاض محمود+ محمد اکرم وِرک	فرد کی تربیت میں حضرت مجدد الف ثانی کا منہج: میر محمد نعمان بدخشی کے نام مکتوبات کی روشنی میں	القلم: جون 2014ء
محمد عبدالحق انصاری	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حیات و خدمات	(مترجم: محمد مشتاق تجاروی) تحقیقاتِ اسلامی: جنوری 1999ء
محمد عظیم فاروقی	حضرت مجدد الف ثانی کی دینی و ملی خدمات کا تحقیقی مطالعہ	معارفِ اسلامی: جنوری 2016ء
محمد علی صدیقی	مجدد الف ثانی: اقبال اور تصوف	قومی زبان: دسمبر 1999ء
محمد ہمایوں عباس شمس	افکارِ مجدد الف ثانی کے ڈاکٹر محمود احمد غازی پر اثرات	معارفِ اسلامی: جنوری 2011ء
نجم الاسلام	مجدد الف ثانی کی تحریکِ احیائے دین اور اردو ادب	(تذکرہ/2 اقساط) چراغ راہ: اگست 1963ء

Marfat.com

نور احمد شاہتاز	حضرت مجدد الف ثانی کے فقہی افکار و نظریات مکتوبات کی روشنی میں	الثقافۃ الاسلامیہ: 2004ء
نور احمد شاہتاز	حضرت مجدد الف ثانی کے فقہی افکار و نظریات	فقہ اسلامی: جولائی 2001ء
یوسف سلیم چشتی	تعلیماتِ مجددی (مقتبس از مکتوباتِ مجدد الف ثانی)	ندائے حق: جنوری 1959ء
اسرار احمد (ڈاکٹر)	دعوتِ رجوع الی القرآن اور مجدد الف ثانی	حکمتِ قرآن: فروری 1987ء
اشہد رفیق ندوی	شیخ احمد سرہندی کے تجدیدی کارنامے: علمائے عصرِ جدید کی نظر میں	الحق: اکتوبر 2007ء
اشہد رفیق ندوی	شیخ احمد سرہندی کے تجدیدی کارنامے	تحقیقاتِ اسلامی: اپریل 2005ء
امان اللہ بھٹی + احسان الرحمٰن غوری	شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) کا اصلاحِ تصوف میں کردار	القلم: جون 2010ء
اورنگ زیب اعظمی	مکتوباتِ امام ربانی، اعلاء عربی ادب کی مثال (مکتوباتِ مجدد الف ثانی)	معارف: اگست 2008ء

Marfat.com

جمال الدین صدیقی	مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین-1	برہان، دہلی: مارچ 1980ء
جمال الدین صدیقی	مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین-2	برہان، دہلی: اپریل 1980ء
حق نواز اعوان	مجدد الف ثانی کے سندھ پر روحانی اثرات	الولی: جنوری 1999ء
زوار حسین سید	مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی کی ادبی خصوصیات	قومی زبان: مئی 1976ء
زوار حسین مجددی	اتباعِ سنت حضرت مجدد کی نظر میں	بینات: جلد 15 شمارہ 3
ساجد الرحمان، صاحبزادہ	امام ربانی (مجدد الف ثانی) کی تعلیماتِ تصوف	فکر و نظر: مارچ 1980ء
سعید احمد اکبر آبادی	ابو الحسن زید فاروقی کا مقالہ اور مجدد الف ثانی کی تعلیمات (اداریہ)	برہان، دہلی: اپریل 1975ء

اس فہرست سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حیات مجدد آج بھی مسلمانوں کی علمی وفکری رہنمائی کے لئے منارہ ہدایت ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام اطاعت واتباع رسول تھا۔ آپ کی فکر کا محور ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی۔

اس جلد کی تیاری، اور فکر مجدد کی ترویج واشاعت میں جو لوگ ہر صلہ کی تمنا سے بے نیاز ہو کر محنت کر رہے ہیں اللہ کریم انہیں فیضان مجدد سے بہرہ ور فرمائے۔ درج ذیل

Marfat.com

احباب کا خصوصی شکریہ۔

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	جناب عرفان ظفر (چیف ایگزیکٹو ارحم سافٹ)
جناب جمیل اطہر سرہندی	جناب محمود صاحب (ارحم سافٹ)
جناب میاں محمد صادق قصوری	جناب رانا سیف اللہ
صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	احسان الحق صدیقی
جناب محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی	ڈاکٹر کریم خاں
جناب ڈاکٹر عقیل احمد خان	پروفیسر حافظ عبدالمجید
جناب ڈاکٹر محمد فاروق حیدر	ڈاکٹر علی اکبر ازہری
جناب پروفیسر حافظ محمد نعیم	ڈاکٹر حسیب قادری
ڈاکٹر افتخار احمد خان	محمد شفیق عاصم
ڈاکٹر محمد اکرم ورک	خواجہ محبوب الٰہی
ڈاکٹر حافظ محمد سجاد	حافظ ذوالفقار علی
ڈاکٹر مطلوب رانا	حافظ فخر الزماں
جناب خواجہ عمر فیاض	حسن بیگ
جناب شاہد حسین	محمد عارف کوریجہ
جناب محمد راشد مگھالوی	بشریٰ فضل
جناب رضا الحسن قادری	رفعت اویس
رفعت اویس	ڈاکٹر عمرانہ شہزادی

Marfat.com

جناب ناظم بشیر بجا طور پر اس فکر کے امین ہیں جس پر حضرت صوفی رحمۃ اللہ علیہ گامزن رہے۔ اس فکری جانشینی کی وجہ سے حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر ہونے والے ان کاموں میں اساسی و بنیادی کردار کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت سمیع العلیم

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

۱۴/ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Marfat.com

افتتاحی کلمات

جمیل اطہر سرہندی

سب سے پہلے معزز مہمانان گرامی کا شکریہ کہ آپ نے اپنی مصروفیات سے وقت نکالا اور اس بابرکت تقریب میں شریک ہوئے، میں خاص طور پر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کا ممنون ہوں جو عرصہ دراز سے مجدد الف ثانی سوسائٹی کی سرپرستی کررہے ہیں اور اس کی تقاریب میں جلوہ افروز ہوتے رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی اس معذوری اور شدید علالت کے باوجود اس تقریب میں شمولیت کر کے ہماری عزت افزائی کی اور اسکی خیر و برکت میں اور زیادہ اضافہ کیا۔

جہاں تک مجدد الف ثانی سوسائٹی کا تعلق ہے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ پاکستان میں حضرت امام ربانی کی شخصیت کا تعارف اور آپ کی تعلیمات کو عام کرنے میں شرقپور شریف سے تعلق رکھنے والی عظیم روحانی و عبقری شخصیت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح آپ کے خلیفہ مجاز حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنے شیخ کے پاکیزہ مشن کو پوری جانفشانی اور لگن سے تادم آخر نبھایا، صوفی صاحب جو اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، وہ ایک تحریک کا نام تھا، ایک ولولے کا نام تھا، ایک نصب العین تھا۔ آپ نے انتہائی نامساعد حالات میں کام کیا اور ساری زندگی قوم کو حضرت امام ربانی کی تعلیمات سے آگاہی میں گزار دی۔

Marfat.com

آج جب ہم اس تقریب میں اکٹھے ہیں ہم سپاس گزار ہیں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے اور حضرت سرور ملت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددیؒ کے اور ان تمام شخصیات کا شکریہ بھی واجب ہے جو اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اس مشن سے جڑے ہوئے اور اسکی اہمیت کا احساس رکھتے ہیں حقیقت تو یہ کہ حضرت امام ربّانی کی تعلیمات اور آپ کے فکر و فلسفے کو لوگوں کے دلوں اور اذھان میں راسخ کرنے کی ضرورت جتنی آج ہے شاید پہلے کبھی نہیں تھی۔

حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ نے برصغیر میں دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی اور یہ واضح کر دیا کہ ہندو اور مسلم میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ اسی فکر و فلسفہ سے شاعر مشرق متاثر ہوئے اور اس خطے کے لوگوں کو تعلیمات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روشنی میں بیدار کرتے ہوئے فلسفہ خودی پیش کیا۔

آج جب ہندوستان کی حکومت پاکستان کی طرف آنے والے آبی ذخائر سے ہمیں محروم کرنے کی سازشیں کر رہی ہے تو اسی ہندو ذھنیت سے آگاہی صدیوں پہلے ہی کر دی گئی تھی، اسی لیے حضرت امام ربّانی کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت وقت کی بہت بڑی ضرورت بن چکی ہے۔ ہندو کے ذھن میں نفرت اور تعصب کا جو بیج صدیوں پہلے سے موجود ہے وہ آج تن آور درخت بن چکا ہے۔ ان حالات میں ہمیں نہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے بلکہ اس سبق کو تازہ کرنا ہے جو سبق اتباع سنت کا ہے اور اتباع شریعت کا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے ہم ایسی مجالس میں شریک ہوں نہ صرف شریک ہوں بلکہ ایک نیا عزم، نیا حوصلہ اور نئی ہمت لے کر کے نکلیں اور حضرت

Marfat.com

امام ربّانی کے پیغام کو ہر سو پھیلا دیں اس پیغام کو جس قدر وسعت حاصل ہوگی اسی قدر پاکستان کو استحکام اور مضبوطی حاصل ہوگی۔

بدقسمتی سے مغرب، کفار اور مشرکین اس خطے کو زندہ سلامت نہیں دیکھنا چاہتے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ جس ذات باری نے یہ معجزہ رونما کیا ہے اور ہمیں یہ پاک سرزمین عطا کی ہے وہ اس کی حفاظت بھی کرے گا۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ دنیاوی ضروریات اور مصروفیات سے وقت نکال کر اپنے خلافت کے منصب کو مدنظر رکھتے ہوئے بھر پور کردار ادا کریں اور جو دین حضرت امام ربّانی اور دیگر بزرگوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس دین کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنا وقت بھی دیں اور اپنا سرمایا بھی دیں اور اس کو زندہ تحریک بنا دیں۔ (شکریہ)

Marfat.com

Marfat.com

صدارتی خطبہ

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

حضرت مجدد الف ثانیؒ برصغیر کے صوفیا میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں، سب صوفیا کے ہم معترف ہیں، سب صوفیا کی عظمت وجلال کے ہم قائل ہیں، غیر مسلموں کو مسلمان کرنے فریضہ انجام دیا ہے۔ مجدد الف ثانی کا کارنامہ مختلف ہے، انہوں نے اسلام کے دائرے میں آنے کا اعلان کرنے والوں کی تصحیح کی ہے۔ آپ کے مخاطب غیر مسلم نہیں تھے، مسلمان تھے۔ آپ نے خود بھی لکھا کہ میں بغاوت نہیں کر رہا ہوں کیونکہ مسلمان حکومت ہے، حکومت کے مسلمان ہونے کا اعتراف بھی کر رہے تھے، جب جہانگیر کے خلاف مہابت خان نے بغاوت کردی اور وہ کامیاب ہونے والا تھا تو شدت سے اسے منع کر دیا کہ اس کی اصلاح کی ضرورت ہے بغاوت کی ضرورت نہیں۔

آپ کا یہ طریقہ تھا کہ امت کو راہ راست پر لایا جائے اور حکمرانوں کو راہ راست دکھائی جائے۔ جہاں تک ختم نبوت کی بات ہے تو ختم نبوت کے جراثیم اکبر کے دور میں لوگوں کے اندر پیدا ہو گئے تھے۔ جب شیخ فرید حج کے لیے گئے تو اکبر نے خط لکھا کہ اپنے کعبہ کو چھوڑ کر پتھر کے کعبہ کی طرف کیوں جا رہے ہو۔ یہ حالات تھے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ان حالات میں تحریر کیا، آپ کی تحریرات کسی ادیب سے کم نہ تھیں۔ آج کی خانقاہیں علم سے خالی ہو گئیں ہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ تعلیم کے بغیر شخصیت کی صحیح تعمیر نہیں ہوتی۔

میں نے جب داتا علی ہجویری کی شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب کا مطالعہ کیا

Marfat.com

تو میں نے غور کیا کہ اس کتاب کا پہلا باب ہی کتاب العلم ہے۔ یعنی کہ تصوف کی ابتداء ہی علم سے کر رہے ہیں۔ آج اس چیز کی بہت کمی آ گئی ہے۔

آپ دیکھیں حضرت مجدد الف ثانی بہت بڑی شخصیت ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ یہاں تک لکھ گئے کہ مجھے شخصی طور پر امام شافعیؒ سے بڑی محبت ہے، کئی چیزیں مجھے ان کی پسند آئیں لیکن کیا کروں کہ امام ابوحنیفہ سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمندر ہیں اور یہ سب نالے ہیں۔

آپ کے دور میں صوفیاء اپنے اپنے مقامات کی جنگ لڑ رہے ہیں یہاں تک کہ مقام صحابیت اور مقام نبوت سے آگے جانے کے دعوے ہو رہے ہیں۔

حضرت امام ربانی لکھتے ہیں کہ صحابی کا مقام کتنے سے کتنا چھوٹا کیوں نہ ہو بڑے سے بڑا ولی بھی ان کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا کیوں کہ انہوں نے چہرہ رسول کو دیکھا ہے۔ آپ نے لکھا کہ ولی خواہ اویس قرنیؒ کیوں نہ ہو۔

یہ جو تصور دیا ہے مجدد الف ثانیؒ نے کہ ایمان نام ہے میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کا، ایمان نام ہے اس وجود کے گرد طواف کرنے کا، یہی اقبال بھی کہہ گئے:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبیست

اقبال کی فکر پر حضرت امام ربانی کی تعلیمات کا بہت گہرا اثر نظر آتا ہے، اسی لیے کہتے ہیں:

109401

Marfat.com

تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب تیرا فیض عام ہو اے ساقی

مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہوئے صاحب قرآن کی طرف نظر بھی رکھنا چاہیے، کیوں کہ قرآن کہتا ہے اسے پڑھتے ہوئے کوئی بہک بھی سکتا ہے اور کوئی سنبھل بھی سکتا ہے۔ سنبھلتا وہی ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور نظر گنبد خضرا پہ رکھتا ہے، حتیٰ کہ شیخ سعدی کا شعر بھی نقل کیا

محمد عربی کابروی ہر دوسراست
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر اوست

صحابہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے، کہتے ہیں کہ ادب کی وجہ سے ہم اپنی نظریں جھکا کر رکھتے تھے، لیکن جب کبھی بھی آپ کے چہرہ پر نظر پڑتی تو آپ کا چہرہ قرآن کے ورق کی طرح نظر آتا۔

صحابہ کو قرآن بھی سرکار دو عالم کے چہرہ مبارک پہ نظر آتا تھا، ہم تو اوراق پر پڑھتے ہیں۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ تھوڑی سی ریاضت کر لی جائے، چلے کر لیے جائے تو سمجھتے ہیں کہ ہم تصوف کے امام ہیں۔ مجدد صاحب کا نقطہ نظر اس سے مختلف ہے، وہ لکھتے ہیں کہ سنت کی اتباع جس قدر تم میں زیادہ ہوگی اتنے ہی بڑے صوفی تم بنو گے۔ آپ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عید الفطر کے لیے آتے تھے تو کچھ کھا کر آتے تھے، فرماتے ہیں کہ آج بھی کوئی محض اس نیت سے گھر سے کھا کر آئے خواہ

Marfat.com

ایک لقمہ ہی ہو فرمایا اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ کئی راتیں تہجد بھی گزار کر بھی اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ کیوں کہ ثواب میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روحانی نسبت رکھتے ہیں، نسب کے حساب سے آپؓ کا شجرہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ دونوں شخصیات کی عظمتیں آپ کے مبارک وجود میں نظر آتی ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ کوکوئی وجود انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں ہے۔

صوفی کا کام چلّے کروانا نہیں ہے، صوفی کام عقیدوں کی صفائی (صیانت عقیدہ) ہے، تربیت اعمال ہے ۔اعمال کو منضبط کرے، عقیدتوں کو صاف کرے، یہی صوفی کا کام ہوتا ہے اور وہ کام انہوں نے کر کے دکھایا۔

جہانگیر کے آگے سب سر جھکاتے تھے، شاہ جہان نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ جہانگیر کے آگے نہ جھکیں، تھوڑا سا سر جھکالیں، آپ نے نہیں جھکایا ۔ جہانگیر نے پوچھا سر کیوں نہیں جھکایا، آپ کو خوف نہیں آتا فرمایا خوف آیا تھا لیکن ساتھ ہی اس ذات کا خوف آگیا جو کائنات کا رب ہے۔ تیرے خوف کے آگے اس کا خوف کھڑا ہو گیا تھا، میں نے اس کے خوف پر عمل کیا تھا تیرے خوف پر عمل نہیں کیا۔

واضح ذھن تھا، خالص تھا، ذھن سنت پر چل رہا تھا۔ فرماتے ہیں جب قیامت کے روز اللہ رب العزت کے سامنے جاؤ گے تو سوال ہوگا کہ شریعت پہ عمل کیا تھا کہ نہیں کیا تھا۔ بڑی واضح بات ہے کہ نجات شریعت پر چلنے میں ہے۔ آج بھی ہمارا ذوق بہک رہا

Marfat.com

ہے۔ دعوے تو بہت ہورہے ہیں۔ مسندیں علم سے خالی ہورہی ہیں۔ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم میں اضافے کی دعا مانگتے تھے اور یہ بھی دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ اس علم سے بچا جو نفع نہ دے۔

مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ شریعت پر عمل کرو، شریعت کامل ہے اس پر عمل میں ہماری نجات ہے۔

آج پاکستان کا وجود میں آنا ان کے کارناموں میں سے ہے، اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو مجدد الف ثانیؒ کی فکر کے ساتھ جڑ جاؤ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات پڑھیے گا، کوشش کیجئے گا۔ میں نے اہل علم سے کہا ہے اسے موضوعاتی ترتیب دے دیجئے گا تاکہ طالب علموں کے لیے پڑھنا آسان ہوجائے۔ سب سے بڑی ہدایت کی بنیاد جو برصغیر میں پیدا کی ہے وہ مکتوبات نے کی ہے، اللہ تعالیٰ اسے پڑھنے کی توفیق دے، فکر مجدد پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

Marfat.com

شیخ الاسلام عارف حکمت، مدینہ منورہ

تصویر بشکریہ صاحبزادہ محمد سعد سراجی مرشد بابا

Marfat.com

مقالات

Marfat.com

Marfat.com

عصر حاضر میں مجدد شناسی کی ضرورت واہمیت

محمد طاہر شرف

اصطلاح ''مجدد شناسی'' کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ تعلیمات حضرت مجدد کو ہر اعتبار اور پہلو سے سمجھا جائے۔ عمیق اور گہرے مطالعے کے بعد نتائج اخذ کیے جائیں اور پھر عصر حاضر کے تقاضوں کا مشاہدہ کیا جائے اور پھر ان مشاہداتی تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے کے بعد عملی جدوجہد کو بروئے کار لایا جائے۔

شیخ مجدد الف ثانی جیسا کہ آپ کے لقب سے ظاہر ہے کہ آپ دوسرے ہزار سال کے لیے مجدد ہیں تو اس اعتبار سے یہ دعویٰ قطعی طور پر بجا ہے کہ ''عصر حاضر'' آپ کی مجددیت کے تابع ہے اگرچہ آپ کے بعد ہر صدی میں مجدد مائۃ آتے رہے ہیں لیکن سب مجدد مائۃ آپ ہی کی تعلیمات اور افکار کی ترویج واشاعت میں مشغول رہے۔

عصر حاضر میں آپ کی مجددیت کو تسلیم کر لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ دور میں امت کا پستی وزوال سے نکلنا اور طریق مستقیم پر گامزن ہونا اسی صورت پر ممکن ہے کہ حضرت شیخ کی تعلیمات وافکار کو سمجھا جائے، اسے عام کیا جائے اور اس پر عمل پیرا ہو کر کامرانی کے سفر کا آغاز کیا جائے یہی ''عصر حاضر میں مجدد شناسی کی ضرورت واہمیت'' کا بنیادی نکتہ ہے۔

مجددی تعلیمات کی ضرورت اور عصر حاضر

حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جتنا بھی کام ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے قابل صد تحسین ہے لیکن عصر حاضر میں ان تعلیمات کی وسیع اشاعت اور امت

Marfat.com

کے قلوب و اذہان کو اس کی طرف مائل کرنا ایک ایسا پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی تاریخ صوفیہ کے تذکروں اور کارناموں سے بھری پڑی ہے، تصوف کے موضوع پر معرکۃ الآرا کتب موجود ہیں، کرامات کا وسیع ذخیرہ بھی ہے، تزکیہ نفس کی خاطر طویل مجاہدوں کا ذکر بھی ہے غرض کہ تقویٰ وطہارت، عرفان ومعرفت سبھی کچھ موجود ہے لیکن اصلاح معاشرہ میں کوئی نمایاں کامیابیاں نظر نہیں آتیں، شیخ مجدد کا یہی وصف امتیاز ہے کہ آپ نے زبوں حالی کا شکار امت کو پھر سے بیدار کیا۔ مجددی تعلیمات درحقیقت وہی اسلامی تعلیمات ہیں جن کا منبع ومرکز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عظیمہ ہے اور جسے پانے والے بغیر کسی مجاہدہ اور چلہ کشی کے پوری دنیا کے راہنماء بن گئے اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ انہوں نے اپنا سب کچھ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر دیا کیوں کہ اس بارگاہ عظیمہ کو وہ اپنے ایمان وایقان کا مرکز اول تصور کرتے تھے۔ جب تک امت اپنے اس مرکزی نکتہ فکر سے جڑی رہی کامیابیاں ان کے قدموں پر نچھاور ہوتی رہیں اور اسلامی تشخص نہ صرف قائم رہا بلکہ اس کی روشنی پوری دنیا میں پھیلتی رہی، قیصر وکسریٰ کی عظمتیں ان خاک نشینوں کے سامنے جھک گئیں، دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کا راستہ روک سکی اور نہ ہی کوئی بڑے سے بڑا فلسفہ ان کے پیغام کے پھیلنے میں رکاوٹ بن سکا۔ اہل دنیا ان کو دیکھتے تو راستے کا تعین کر لیتے اور یہ تسلیم کیے بغیر نہ رہ سکتے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو الہامی علوم کے وارث اور تلمیذان نبوت ہیں مگر یہ تمام تر اکرام واعزاز اس وقت تک موجود رہا جب تک امت نے اپنے مرکز کے ساتھ رابطہ استوار قائم رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اہل اسلام اپنے مرکزی نکتہ فکر سے دور

Marfat.com

ہوتے گئے تو آہستہ آہستہ مختلف اقسام کی قباحتیں اسلامی معاشرت میں داخل ہونے لگیں جو کہ ایک ہزار سال گزرنے کے بعد نشوونما پا کر تن آور درخت کی صورت اختیار کر گئیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ کو اس منصب جلیلہ پر فائز کیا تو آپ نے پھر سے پوری امت کو اسی مرکزی نکتہ پر جمع کرنے کی جدوجہد اس تسلسل سے کی کہ وہ نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔

عصر حاضر میں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

<u>اول:</u> یہ کہ دیکھا جائے کہ حضرت شیخ نے اصلاح امت کے لیے امت کی کشتی کا رخ کس طرف موڑا اور اس کے لیے کیا طریق کار اختیا کیا۔ جہاں تک رخ موڑنے کی بات ہے تو آپ نے تمام تر باطل نظریات اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے قبیح اعمال کے مقابل سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا۔ مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کو راہ نجات قرار دیا اور متصوفین کے لیے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اعمال صحابہ وتابعین کو بطور نمونہ پیش کیا۔

دوسری بات طریق کار کی ہے تو اس میں آپ کا بنیادی فلسفہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مصلحت نام کی کسی چیز کو قبول نہیں کیا کیوں کہ مصلحت جواز پیدا کرتی ہے۔ بقول اقبال:

پختہ ہوتی ہے اگر ہو مصلحت اندیش عقل
عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی (۱)

تبلیغ کے طریق میں آپ نے اس دور کے تقاضوں کو اختیار کیا

۱۔ علامہ، ڈاکٹر محمد اقبال، کلیات اقبال (بانگ درا)، ص: ۲۷۸

Marfat.com

مزید یہ کہ آپ نے راسخ العقیدہ اور مخلص القلوب لوگوں کی ایک مضبوط جماعت تیار کی جنہوں نے آپ کی زندگی میں اور مابعد بھی آپ کی شروع کردہ تحریک کو جاری رکھا۔

مندرجہ بالا سطور میں جو معروضات پیش کی گئی ہیں ان کو مجدد شناسی کا ایک اجمالی خاکہ کہا جاسکتا ہے۔ عصر حاضر میں مجددی تعلیمات وافکار سے اہل علم اور عوام کو بہرہ مند کرنے کے لیے ایک مجدد شناس جماعت کی ضرورت ہے کیوں کہ مجدد شناس ہوئے بغیر افکار مجدد کی صحیح ترویج کا امکان کم ہوجاتا ہے۔ مجدد شناسی کی وضاحت اس طرح سے کی جاسکتی ہے کہ ایسے قابل اور محنتی افراد جو فکر مجدد میں ڈوب چکے ہوں اور آپ کی تعلیمات کے ہر پہلو پر گہری نظر رکھتے ہوں وہ جب گفتگو کریں یا کچھ لکھیں تو سامع یا قاری پر حضرت شیخ کی شخصیت کے کم وبیش تمام پہلو عیاں ہوجائیں۔

<u>دوئم</u>: اہم ترین سوال یہ ہے کہ آپ کے دور میں موجود خرابیوں اور عصر حاضر میں پیدا ہونے والی قباحتوں کے مابین تقابل کیا جائے تو کونسی قدر مشترک ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ اشتراک تو تقریباً سبھی خرابیوں میں ہے لیکن ایک قدر مشترک ایسی ہے جو باقی ماندہ کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے وہ ہے ہمارا بحیثیت امت ''اسلامی تشخص'' کا کھو بیٹھنا وہ حضرت شیخ کے دور میں بھی ناپید تھا اور آج بھی ہے۔ حضرت شیخ مجدد کے جملہ کارناموں کو اگر ایک جملے میں بیان کرنا مقصود ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی تحریک احیائے دین کے ذریعے امت مسلمہ کے اسلامی تشخص کو بحال کیا جسے آپ کے خلفاء و متعلقین نے بعد میں بھی جاری رکھا۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ کے احوال پر اگر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو علی وجہ البصیرت یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آج بھی امت اپنے تشخص سے محروم ہو

Marfat.com

کر مقام وسط سے بہت دور اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے۔

اگر چہ حضرت مجدد کے دور میں اس کے اسباب اور تھے مگر عصر حاضر میں اس کے اسباب اور ہیں جن میں سب سے بڑا سبب عصر حاضر کا میڈیائی نظام ہے۔ اب ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ عصر حاضر میں جو مجدد شناس حضرات موجود ہیں انہیں سرمایہ غنیمت سمجھتے ہوئے ان کی راہنمائی میں مجددی تعلیمات وافکار کو امت کے اہل علم پر پیش کیا جائے تا کہ وہ ان تعلیمات کو عوام تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکیں۔ دیگر یہ کہ تمام تر ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے، واعظین، خطبا، مبلغین کی سہ روزہ، پانچ روزہ یا ہفت روزہ ورکشاپیں منعقد کی جائیں۔ خانقاہوں اور مدارس خصوصاً جو نقشبندی سلسلہ سے متعلق ہیں وہاں پر مکتوبات امام ربانی کے دروس کا اہتمام منظم طریقہ سے کیا جائے۔

متصوفین عصر حاضر آئینۂ فکر مجدد میں

شیخ مجدد الف ثانی کے دور اور عصر حاضر کی دوسری بڑی قدر مشترک آپ کے دور کے صوفیۂ خام اور آج کے صوفیۂ عام ہیں۔ استثنیٰ تو بہر حال ہر دور میں اور ہر جگہ موجود رہتا ہے لیکن بات اس عموم کی ہوتی ہے جو ہر طرف پھیلا ہوا ہو۔

ہمارے ہاں تصوف کے نام پر بہت سارے طبقے موجود ہیں جن میں اول طبقہ حقیقی صوفیہ کا ہے جو صحیح منہج پر دینی وروحانی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ یہ طبقہ قابل تکریم وتعظیم ہے۔

طبقہ ثانی ان لوگوں پر مشتمل ہے جو عظیم المرتبت خانقاہوں کے متولی تو ہیں مگر اسلاف کی میراث گنوا کر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں ان کا کام صرف تعویز و دم تک

Marfat.com

محدود اور عقیدت مندوں سے نذرانہ جات وصول کرنے میں لامحدود ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جو انتہائی اصلاح طلب ہے اور اس طبقہ کی اصلاح وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس طبقہ کی صورت حال کو اس تمثیل سے سمجھا جا سکتا ہے کہ مئے نوشوں کی تو لمبی لمبی قطاریں لگی ہوں جب کہ مئے خانہ اجڑا ہوا ہو اور ساقی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو چکا ہو۔

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن (۱)

یہی وہ طبقہ ہے جو عقیدت مندوں کے انبوہ کثیر کے لیے زہر ہلاہل کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جسے مجددی انداز فکر کے تریاق کی اشد ضرورت ہے۔ اس لیے کہ طبقہ مذکورہ کا درست روش اختیار کر لینا معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ اور اب طبقہ ثالث کا ذکر کرتے ہیں تو یہ وہ طبقہ ہے جو ان نام نہاد متصوفین پر مشتمل ہے جو خود بھی جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور عوام کا ایک مخصوص طبقہ ان کے زیر اثر ہے جو اعلانیہ شرعی احکامات اور اسلام کے نظام عبادات سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات بات کلمات کفر تک جا پہنچتی ہے۔

یہ لوگ نہ تو صوفی ہیں اور نہ ہی ان کا تصوف سے کوئی تعلق ہے لیکن چونکہ ہمارے معاشرے میں ان کو صوفی تو کیا غوث، قطب کے القابات سے نوازا جاتا ہے لہٰذا ان کا ذکر کرنا ضروری سمجھا گیا۔ اس طبقہ کی صورت یہ ہے کہ مبہم، ذو معنی اور لایعنی قسم کی

۱۔ علامہ، ڈاکٹر محمد اقبال، کلیات اقبال (بال جبریل)، ص: ۴۵۸

Marfat.com

گفتگو سے دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسروں کو بے عملی کی تعلیم دیتے ہیں۔ علوم وفنون سے کوئی واسطہ نہیں مگر رہبر شریعت کہلاتے ہیں، تارک فرض وسنت ہیں مگر پیر طریقت کہلاتے ہیں، مؤکلات اور جنات کی تسخیر کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ جُہلا ان کی شیطانی گفتگو کو روحانی القا سمجھتے ہیں اور ان کی شعبدہ بازیوں کو کرامات کا درجہ دیتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) یہ طبقہ معاشرے میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ مجددی تعلیمات کی فکری تلوار سے اس ناسور کو جڑ سے کاٹ پھینکا جائے تاکہ معاشرے کو اس سے فکری امان حاصل ہو سکے۔

مغرب زدہ طبقہ اور تعلیمات امام ربانی

حضرت شیخ مجدد الف ثانی کے دور اور عصر حاضر کی ایک اور قدر مشترک یہ ہے کہ اس دور میں اسلامی معاشرے پر اکبر اور اس کے درباری علماء سوء کی طرف سے الحادی فکر کی یلغار کی گئی جس کے نتیجے میں خدا اور رام، مسجد اور مندر کو یکساں حیثیت دی جانے لگی گویا کہ لوگوں کے ذہنوں سے حق اور باطل میں فرق کا تصور کمزور ہونے لگا جس سے اسلام کے روشن تصور کے داغدار ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا تو حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی تمام تر تبلیغی قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علماء مصلحین اور اپنے متعلقین کو یہ بات باور کرائی کہ حق اور باطل دو الگ اور مختلف چیزوں کے نام ہیں جو کہ کبھی بھی آپس میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور حق باطل کے ساتھ مل کر کبھی حق نہیں رہ سکتا اور آپ نے اس مسئلہ پر بڑی شرح وبسط کے ساتھ گفتگو فرمائی اور اس مسئلہ میں آپ کا فلسفہ یہ ہے کہ جس قدر حق اور باطل کا ادراک زیادہ ہوگا اسی قدر نیکی اور بدی میں تمیز زیادہ ہوگی اسی

Marfat.com

طرح اگر حق و باطل میں امتیاز کا ادراک نہ ہو یا کم ہوتو پھر حلال وحرام اور خیر وشر کا امتیاز بھی قائم نہیں رہتا۔ عصر حاضر میں ہمارے مغرب زدہ طبقے کی صورت حال بھی کچھ ایسی ہے کہ وہ فلسفہ مغرب کے زیر اثر اسلامی شعائر پر تنقید کرنے سے بھی نہیں رکتے حالانکہ انہیں اتنی سی بات بھی سمجھ نہیں آتی کہ جس غیر اسلامی تہذیب کے وہ دلدادہ ہیں اسکے اندر تو ادارک کی یہ قوت بھی نہیں کہ وہ بکری جیسے ایک صاف ستھرے جانور اور کتے اور سور جیسے غلیظ اور گندے جانور میں فرق ملحوظ رکھ سکیں وہ تو ان سب کو برابر سمجھ کر کھا جاتے ہیں یہ محض اس لیے ہے کہ ان کے اندر حق کی روشنی نہیں ہے بلکہ باطل کی تاریکی ہے جس کی وجہ سے وہ یہ فرق ملحوظ نہیں رکھ سکتے تو وہ اقوام جو حق کے نور سے بہرہ مند نہیں ۔ہم اسلامی تہذیب کے حاملین کے لیے نمونہ یا آئیڈیل کیسے ہوسکتی ہیں۔ ہمارے لیے تو نمونہ اور آئیڈیل صرف اور صرف حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک ہی ہے یہی وہ تصور ہے جسے اکبری دور میں دھندلا کرنے کی سازش کی گئی اور اسی تصور کو امت میں پوری طرح اجاگر کرنے کے لیے حضرت مجدد الف ثانی نے رسالہ ''اثبات النبوۃ'' تحریر کیا اور پوری امت بالخصوص برعظیم میں رہنے والے الحادی فکر سے متاثر مسلمانوں کا رخ اپنے مرکز کی طرف موڑ دیا۔

آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل علم و دانش اور صاحبان قلم وقرطاس حضرت مجدد کی دی ہوئی اس فکر کو آگے بڑھائیں تا کہ اپنے مغرب زدہ طبقہ کی سوچ میں تبدیلی پیدا کر کے اپنی اصل کی طرف لایا جاسکے۔

جس طرح حضرت مجدد الف ثانی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور سنت سے عشق ومحبت کا درس دے کر امت کی ناؤ ڈوبنے سے بچائی آج بھی مصلحین امت کی یہ

Marfat.com

ذمہ داری ہے کہ امت کی ہچکولے کھاتی ہوئی اس کشتی کو ڈوبنے سے بچائیں اور یہ بات علی وجہ البصیرت کہی جاسکتی ہے کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی کے افکار کی روشنی میں آپ کے طرز عمل کے نقوش پر قدم آگے بڑھائے جائیں تو مذکورہ امور میں کامیابی سہل اور ممکن ہوسکتی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

حضرت مجددؒ کا فکری اِحیاء

ڈاکٹر محمد نوید ازہر

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے والد گرامی، حضرت شیخ عبدالاحدؒ ایک رات نماز تہجد ادا کرنے کے بعد مراقبہ میں مشغول تھے۔ آپ نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ ساری کائنات اندھیر کے غلاف میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس اندھیرے میں بندر، ریچھ اور سور شرارتوں میں مصروف ہیں۔ اچانک ان کے سینے سے ایک نور برآمد ہوا۔ اس نور میں سے ایک بجلی کوندی اور اس نے ان تمام خونخوار درندوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ پھر اس روشنی میں ایک تخت نمودار ہوا، جس پر ایک نورانی صورت کے بزرگ جلوہ گر تھے۔ ہزار ہا فرشتے اور اولیائے کرام ان کے سامنے دست بستہ حاضر تھے۔ انھوں نے وقت کے ملحدوں، زندیقوں اور ظالموں کو لا کر ان کے سامنے بھیڑ، بکریوں کی طرح ذبح کر دیا۔ ایک طرف سے قرآن مجید کی یہ آیت بلند آواز سے پڑھی گئی: قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً۔ (۱) آپ نے اس مشاہدہ کا ذکر اپنے مرشد شیخ کمال کیتھلیؒ سے کیا، تو انھوں نے فرمایا: "یہ آپ کی اولاد میں سے ایک بزرگ ہیں، جن کا فیض پوری دنیا میں عام ہو جائے گا"۔ (۲) بہت سی بشارات میں سے ایک یہ بشارت نما خواب تھا، جو حضرت مجددؒ کے والد گرامی نے دیکھا۔

ایک مشاہدہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کو ہوا۔ آپ سیر الی اللہ کے سفر میں کابل سے دہلی آنا چاہتے تھے۔ استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ کسی درخت کی شاخ پر ایک

Marfat.com

طوطا بیٹھا ہوا ہے۔ دل میں خیال آیا کہ اگر یہ میرے ہاتھ پر آ کر بیٹھ جائے تو میرا سفر مبارک ہوگا۔ اس خیال کے گذرتے ہی وہ طوطا اڑا اور آپ کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈالا۔ اس طوطے نے شکر اپنی چونچ کے ذریعے آپ کے منہ میں ڈالی اور آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے اپنے مرشد خواجہ باقی باللہؒ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: "طوطا ہندوستان کا پرندہ ہے۔ وہاں آپ سے کوئی ایسی ہستی فیض یاب ہوگی، جس سے خود آپ کو بھی فائدہ پہنچے گا"۔ (۳)

وہ ہستی حضرت مجددؒ تھے۔ حضرت مجددؒ کے زمانے میں دین بیزاری اور الحاد کو حکومتی سطح پر فروغ دیا جا رہا تھا۔ دین اسلام کی اصل تعلیمات معقولات کے اثر سے دب کر رہ گئی تھیں۔ حضرت مجددؒ نے اپنے علم و عمل کی قوت کے ساتھ وقت کے فرعونوں اور اسلام دشمنوں کو ڈٹ کر مقابلہ کیا اور علامہ محمد اقبالؒ کے ان اشعار کی تعبیر بن گئے:

کیوں زیاں کار بنوں، سود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں، محوِ غمِ دوش رہوں

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

جرات آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے خاکم بدہن ہے مجھ کو

Marfat.com

حضرتِ مجددؒ نے احیائے اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے چار جہات پر خصوصی توجہ دی۔ وہ چار جہات: علم، تصوف، حکومت اور فقہی امور تھیں۔ آپ کو پہلا محاذ یہ درپیش تھا کہ علمائے دین، علمائے سوء بن کر عوام کو گمراہ کر رہے تھے۔ آپ نے ان کی اصلاح کی، انھیں آخرت کی جواب دہی کا احساس دلایا اور شریعت کی بالادستی کو قائم کیا۔

دوسرا محاذ یہ تھا کی جعلی صوفیہ تصوف کا لُبادہ اوڑھ کر اپنے ذاتی تصورات اور نظریات کو تصوف ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اتحاد اور حلول کو وحدۃ الوجود قرار دے کر گمراہی کو فروغ دے رہے تھے۔ آپ نے تصوف کی تجدید کی، قرآن وسنت سے اس کا ٹوٹا ہوا رشتہ بحال کرتے ہوئے شریعت، طریقت اور حقیقت کے اصلی مفہوم کو زندہ کیا۔

تیسرا محاذ یہ تھا کہ وقت کے حکمران بظاہر مسلمان تھے، لیکن اسلام سے ان کا برائے نام تعلق تھا۔ وہ اسلام کے طرزِ حکمرانی سے منحرف ہو کر ہوا و ہوس کے غلام بنے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی تقریر و تحریر اور لاکھوں مریدین کے ذریعے انھیں ان کے فرائضِ منصبی سے آگاہ کیا۔ نیز ان کے ظلم و جبر کے باوجود اپنا فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اکبر کی موت کے بعد جہانگیر تخت نشین ہوا، جو اپنے دوسرے بھائیوں کی نسبت اسلام کے لیے دل میں نرم گوشہ رکھتا تھا۔ حضرت مجددؒ کی مسلسل کوششوں سے وہ اسلام کی طرف راغب ہوا، اس نے ملک میں نفاذِ اسلام کا وعدہ بھی کیا، جو کئی وجوہات کی بنا پر، فوری طور پر پورا نہ ہو سکا، تاہم الحاد کی کمر ٹوٹ گئی۔

چوتھا محاذ یہ تھا کہ اہلِ علم، جو سیکولر خیالات کے مالک ہو چکے تھے، معقولات کو

Marfat.com

اپنا رہنما بنا کر، فقہی موشگافیوں میں الجھے ہوئے تھے۔آپ نے فقہ پر قرآن وسنت کی فضیلت اور فوقیت کو ثابت کرتے ہوئے انھیں منقولات کی طرف متوجہ کیا اور اپنے متعلقین کے اخلاق وکردار میں صحابہ کرام کے تقوی وطہارت کی مثالیں زندہ کیں۔

اس دینی اور اخلاقی گراوٹ کی سب سے بڑی ذمہ دار مسندِ اقتدار تھی، جس کا مطمحِ نظر محض مقبولیتِ عام اور شہرتِ دوام حاصل کرنا تھا۔آپ نے اسی سے ٹکر لی اور اپنی للکار کی ترشی سے اس کا نشہ ہرن کر دیا۔حقیقت یہ ہے کہ ایک ایسی ہی شخصیت کے قد دل آویز پر لفظِ مجدد کی قبا موزوں ہوتی ہے، جو کسی ملحد ومتکبر اور دین بیزار حکمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائے کہ اے خس وخاشاک کا اثاثہ لے کر بادِ تند وتیز کی زد میں بیٹھے ہوئے انسان! تو نے تسخیرِ ممالک اور زمینی فتوحات کی بنیاد پر حکومت اور سلطنت حاصل کی ہے، جبکہ میں نے اقلیمِ دل کو فتح کر کے اپنی عظمت کا پرچم لہرایا ہے۔اب آنے والا وقت اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ ہم دونوں میں سے کس کا چراغ جلتا ہے۔

حُسن کیا چیز ہے وقت کے سامنے
تو قیامت سہی ، تا قیامت نہیں

جب وقت کی آندھیاں چلتی ہیں، تو خس و خاشاک کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ٹمٹماتے ہوئے چراغ ان آندھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔جب وقت کی آندھیاں چلتی ہیں، تو Give and Take سے حاصل کیے ہوئے اقتدار اور کھوکھلے کردار پر آویزاں کیے ہوئے وقار کو قصہ ماضی بنا دیتی ہیں۔جب وقت کی آندھیاں چلتی ہیں، تو قصرِ شاہی کی عمارت کو یوں مسمار کر دیتی ہیں کہ آنے والی صدیاں اس کے ملبے کو استوار

Marfat.com

نہیں کر سکتیں۔ جب وقت کا سیلاب آتا ہے، تو عظمتوں کے تودے بہا کر لے جاتا ہے، کمزور بنیادیں کھود ڈالتا ہے اور کچی عمارتوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔۔۔ پھر اگر کوئی زندہ رہتا ہے تو وہ، جس نے نارِ نمرود میں یقین کے پھول کھلائے ہوں، یا ریگزارِ کربلا کو اپنے خون سے سینچا ہو۔

آں قصر کہ بر چرخ ہمی زد پہلو
بر درگہ او شہاں نہادندے زو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہ ای
بنشستہ ہمی گفت کہ کو کو کو کو؟

"وہ قصر شاہی، جس کی منڈیریں آسمان سے باتیں کرتی تھیں۔ جس کی دہلیز پر شاہانِ وقت اپنے رخسار مَلتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ (آج) اس قصرِ شاہی کی ایک محراب پر ایک فاختہ بیٹھی ہوئی ہے اور پکار پکار کر کہہ رہی ہے: وہ (اقتدار کے نشے میں بد مست، قصر شاہی کے مالک) کہاں چلے گئے، وہ لوگ کہاں چلے گئے؟"

جب سارا ہندوستان خاموش تھا، اللہ نے مجددِ الفِ ثانی کو نطق عطا کیا۔ جب کسی صاحبِ علم کو یارائے گفتگو نہ تھا، اللہ نے مجددِ الفِ ثانی کو اذنِ کلام سے نوازا۔ جب کسی روشن ضمیر کے بازوئے ہمت کشادہ نہ ہوئے تو مجدد الف ثانی کے تصرف نے

Marfat.com

کام کیا۔ جب کسی فقیر کی سلطنتِ فقر میں غیرت کی بجلیاں نہ تڑپیں، تو مجددِ الفِ ثانی کی غیرتِ ایمانی قصرِ شاہی پر برقِ سوزاں بن کر برسی اور فخرِ شاہی کو خاک میں ملا دیا۔ ہندوستان کی خاموش فضا میں تحریک اور تموج پیدا کرنے کے لیے مجددِ الفِ ثانی کھڑے ہوئے اور بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا:

حُسن کیا چیز ہے وقت کے سامنے
تو قیامت سہی، تا قیامت نہیں

حضرتِ مجددؒ کے لازوال کردار نے ثابت کیا کہ بادشاہ آتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔ حکومت بنتی ہے، مٹ جاتی ہے۔ اہلِ ہوس کا کمال دیکھتے ہی دیکھتے زوال میں بدل جاتا ہے، لیکن فقیر کی کٹیا کا چراغ جلتا رہتا ہے۔

☆

اس دور کے درباری عالم الحادی فکر کے مبلغ تھے۔ ربانی علماء ظالم اور جابر حکمرانوں کے شر سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنی عاقبت کی فکر میں مصروف تھے۔ اکبر کے صرف ایک درباری عالم فیضی کا تعارف اس کے معاصر مؤرخ ملا عبد القادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں یوں پیش کیا ہے:

"ملک الشعراء فیضی مختلف فنون شعر گوئی، عروض و قافیہ، تاریخ، لغت، طب اور انشاء میں بے مثل شخص گذرا ہے۔۔۔فیضی بڑا جدت پسند، ہزل گو، متکبر، مغرور تھا۔ نفاق، خباثت، ریاکاری، حب جاہ تو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔" (۴)

اکبر شروع میں بہت مذہبی آدمی تھا، لیکن ایسے ہی بازاری عالموں کی مسلکی

Marfat.com

آویزش اور بحث وتمحیص نے اسے مذہب سے بیزار کر دیا۔ حضرت مجددؒ نے عوام اور علماء دونوں کو خود پسندی ترک کر کے خدا پسندی اختیار کرنے کی تعلیم دی اور دلوں کی کائنات کو آباد کر دیا۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُم (۵) کی نصیحت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا اور انھیں ذکرِ الٰہی کی لذت وحلاوت سے آشنا کیا۔ جب لوگوں کے فکر ونظر میں یہ انقلاب برپا ہو گیا، تو انھیں نیت کی درستی اور اخلاص فی العمل کی نعمت میسر آ گئی۔ یہ حضرتِ مجددؒ کا سب سے بڑا کارنامہ تھا کہ جب شرابِ ناب کے پرمٹ عام کیے جا رہے تھے، آپ نے شرابِ معرفت کے جام ارزاں کر دیے۔ لوگوں کو کائناتِ قلبی کی سیر وسیاحت پر آمادہ کیا اور انھیں وَ فِی اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْن (۶) کے معانی سے بہرہ یاب کر دیا۔

علامہ محمد اقبالؒ نے حضرتِ مجددؒ کی اسی تعلیم کو شاعرانہ پیرائے میں یوں بیان کیا ہے:

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

من کی دنیا؟ من کی دنیا سوز و مستی، جذب وشوق
تن کی دنیا؟ تن کی دنیا سُود و سَودا، مکر وفن
من کی دولت ہاتھ آتی ہے، تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن، جاتا ہے دھن

من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

Marfat.com

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے، نہ تن تیرا نہ من

حضرت مجددؒ علمائے سوء کی مذمت کرتے ہوئے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو دیکھا کہ فارغ و بیکار بیٹھا ہے۔اس نے اس (بیکاری) کا سبب پوچھا۔اس (ابلیس) نے جواب دیا کہ اس وقت کے علماء (سوء) میرا کام کر رہے ہیں اور بہکانے وگمراہ کرنے میں وہ کافی ہیں"۔ (۷)

حضرتِ مجددؒ نے اتباعِ شریعت اور اتباعِ سنت پر بہت زور دیا ہے۔آپ کے مکتوبات اس بات پر گواہ ہیں۔آپ کے نزدیک شریعت کے تین اجزا ہیں۔علم، عمل اور اخلاص۔ ان کا حصول اللہ کی رضا کا حصول ہے۔یہی رضا دنیا و آخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔وہ احوال اور کیفیات جو صوفیہ کو اس راستے میں حاصل ہوتی ہیں، اصل مقصود نہیں ہیں، بلکہ وہم وخیالات ہیں، جن سے بچوں کا دل بہلایا جاتا ہے۔ حضرت مجددؒ نے اتباعِ شریعت کو تصوف کی حقیقت قرار دیا ہے۔اچھے خوابوں کا آنا، کشف کا حاصل ہوجانا، کرامات کا صادر ہونا، رنگ ونور کا مشاہدہ کرنا، تصوف کا مقصود ہر گز نہیں۔تصوف سراسر رضاے الٰہی اور اتباعِ شریعت کا نام ہے۔آپ کے مطابق اتباعِ سنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔جو شخص اتباعِ شریعت کا خیال نہیں رکھتا، اس کے تمام خوارقِ عادات، استدراج اور شعبدہ بازی کی حیثیت رکھتے ہیں۔آپ کے نزدیک ایسا شخص چاہے ہوا میں پرواز کرے، چاہے پانی پر چلے، یا آگ کھا کر دکھا

Marfat.com

دے، یہ سب کچھ ہوائے نفس کی تسکین کا سامان ہے۔ ہوا میں تو مکھیاں اور مچھر بھی پرواز کر لیتے ہیں، پانی پر تو کچھوے، مگر مچھ اور مینڈک بھی تیر لیتے ہیں۔ آگ میں تو کیڑے مکوڑے بھی زندہ رہ لیتے ہیں۔ ایک کیڑا ایسا ہے، جو آگ میں ہی زندہ رہتا ہے، آگ ہی اس کی خوراک ہے۔ بندہ مومن کا امتحان صرف اتباعِ شریعت سے ہوتا ہے، کیونکہ یہی سب سے مشکل امر ہے۔ (۸)

آپ نے خود اپنے عمل سے، معمولی سے معمولی معاملات میں بھی، شریعت کی پیروی کی ترغیب دلائی۔ ایک مرتبہ ایک خادم سے فرمایا کہ فلاں جگہ پر لونگیں پڑی ہیں، چند لونگیں لے آؤ۔ وہ گیا اور چھے لونگیں لے آیا۔ آپ نے اس امر کے خلاف شریعت ہونے پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ اس آدابِ طریقت سے ناواقف شخص کو چاہیے تھا کہ پانچ لاتا یا سات"۔ (۹)

عصرِ حاضر میں الحادی قوتیں اسی مادی فکر اور انھی کمزور دلائل کے ساتھ دوبارہ اہلِ اسلام کے دل و دماغ پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہی ہیں، جو اکبری عہد میں ان کی متاع تھے۔ ان حالات میں حضرتِ مجددؒ کی تعلیمات کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس الحادی فکر کی بیخ کنی کرنے میں برصغیر کا کوئی بھی مسلم رہنما ان سے زیادہ کامیاب نہیں ہو سکا۔

گذرے ہیں ترے بعد بھی کچھ لوگ ادھر سے
لیکن تری خوشبو نہ گئی راہ گذر سے

☆

Marfat.com

حوالہ جات

۱۔الاسراء۱۷:۸۱، ترجمہ:

"فرما دیجیے سچا دین آ گیا اور باطل دین مٹ گیا۔ بے شک جھوٹے دین کی قسمت میں مٹنا ہی لکھا ہوا تھا"۔

۲۔ابوالفیض محمد احسان مجددیؒ، روضۃ القیومیہ، منزل نقشبندیہ لاہور، جلد اول، رکن اول، اردو ترجمہ، ص: ۴۴

۳۔خواجہ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، نولکشور لاہور، فصل سوم، اردو ترجمہ، ص: ۱۴۵

۴۔ملا عبدالقادر بدایونی، منتخب التواریخ، ترجمہ: محمود احمد فاروقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، س ن، ص: ۷۲۹

۵۔الانعام۶:۹۱، ترجمہ:

"فرما دیجیے اللہ، پھر انھیں چھوڑ دیجیے (بے ہودگی میں کھیلنے کے لیے)"۔

۶۔الذاریات۵۱:۲۱، ترجمہ:

"اور خود تمھاری ذات میں دلائل ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے"۔

۷۔مکتوب ۱/ ۵۳۔

علمائے سوء کی مذمت کے حوالے سے مکتوبات ۱/ ۳۳، ۱/ ۴۷، ۱/ ۵۳، ۱/ ۱۹۴ زیادہ اہم ہیں۔

۸۔مفہومِ مکتوبات۔ اتباعِ شریعت کے موضوع پر مکتوبات ۱/ ۳۶، ۱/ ۴۰، ۱/ ۵۹ زیادہ اہم ہیں۔

۹۔خواجہ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، محولہ بالا، فصل ششم، ۱۹۴

☆

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فقہی ذوق اور اس کے اثرات

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

فقہ حیات انسانی کے ہر گوشے۔ پیدائش سے موت اور مابعد موت۔ رہبری و رہنمائی کرتی ہے۔ صوفیہ بھی فکر انسانی کی تطہیر کے لیے اپنے لیل ونہار صرف کرتے ہیں۔ اس لیے صوفیہ کا فقہی ذوق ہمیشہ مضبوط علمی بنیادوں پر استوار رہا ہے۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب ورسائل کا مطالعہ کریں تو یہ ذوق بدرجہ کمال نظر آتا ہے۔ یہی نہیں اس کے اثرات مابعد مجددی حضرات پر بھی نظر آتے ہیں۔ حضرت امام ربانی کی کتب ورسائل میں قرآن وحدیث کے بعد درج ذیل فقہی مصادر کے حوالہ جات ملتے ہیں۔ مبسوط، حاشیہ شرح وقایہ، سراجیہ، فتاوی غیاثیہ، خلاصہ فتاوی شافیہ، فتاوی غرائب، جامع الرموز، زاہدی، مضمرات، ولوالجی، ترغیب الصلوٰۃ، فتح القدیر فتاوی ابراہیم شاہی، قنیہ، کبیری، اسی طرح علماء اسلام میں درج ذیل فقہا کے اسماء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام محمد، ابو یوسف، امام شافعی، ابن عبدالبر، ابواللیث، جیسے فقہاء کے حوالہ سے اقوال وتحقیقات نقل کی ہیں۔

مکتوبات اور آپ کی دیگر تالیفات فقہ کے موضوع پر مستقل تالیفات نہیں ہیں، مگر ان میں موضوعات فقہ کی ابحاث بقدر ضرورت نقل ضرور کی گئی ہیں۔ فقہی اصول وقواعد، کتب فقہ واصول فقہ اور فقہا کے اقوال کا تذکرہ اس حقیقت کا مظہر ہے کہ علوم فقہ کی باریکیاں بھی آپ سے پنہاں نہ تھیں۔ آپ مسائل کے حل کے لیے نقلی وعقلی دلائل کے علاوہ کشف سے بھی اس کی تائید حاصل کرتے ہیں۔ علم فقہ کی اہمیت کا اندازہ مکتوبات

Marfat.com

کے درج ذیل اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے:

(1) ''سرود وغنا کی حرمت میں آیات واحادیث اور روایات فقہیہ اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے اس کے باوجود اگر کوئی منسوخ حدیث یا روایت شاذہ کو سرود کے مباح ہونے میں پیش کرے تو اس کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ کسی فقیہ نے کسی زمانے میں بھی سرود کے مباح ہونے کا فتویٰ نہیں دیا ہے اور نہ ہی رقص و پاکوبی کو جائز قرار دیا ہے جیسا کہ امام ہمام ضیاء الدین شامی کے رسالہ ملتقط میں مذکور ہے''۔

ان جملوں میں تو آپ نے استدلال و استنباط مسائل کا اسلوب وطریق واضح کیا اسی مکتوب کے اگلے جملے علم فقہ کی آپ کے نزدیک عظمت کے آئینہ دار ہیں:۔

''اور صوفیہ کا عمل حلت وحرمت میں سند نہیں ہے۔ کیا ان کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ ہم ان کو معذور سمجھیں اور ان کو ملامت نہ کریں اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں یہاں تو امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی، اور ابوالحسن نوری کا عمل۔1

(۲) شیخ احمد نامی آدمی مسلمان ہوا تو اس کے لیے عبدالکریم سنامی کو بایں الفاظ

1۔ دفتر اول مکتوب ۲۶۶

Marfat.com

ہدایت نامہ جاری کیا:

''مشارٌ الیہ (شیخ احمد) نومسلم ہے اس لیے اس کو عقائد کلامیہ جو فارسی کتابوں میں مذکور ہیں سکھائیں اور احکام فقہیہ کی بھی تعلیم دیں تاکہ فرض، واجب، سنت، مستحب، حلال، حرام، مکروہ ومشتبہ کو پہچان لے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ گلستان و بوستان کا پڑھنا بے کاری میں داخل ہے''۔1۔

ان اقتباسات سے حضرت امام ربانی کی علم فقہ سے دلچسپی ظاہر ہوتی ہے، کہ مسائل فقہ کو کشف کی روشنی میں دیکھنے کی مثال درج ذیل ہیں: ''ہم فقہی مسائل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں شافعی اور حنفی میں اکثر مواقع پر اختلاف نظر آتا ہے۔ ظاہری طور پر لوگ محسوس کرتے ہیں کہ شافعی مسلک آسان اور درست ہے مگر ہم بغور باطنی معاملات پر نظر ڈالتے ہیں تو حنفی مسلک کی تائید کرنا پڑتی ہے۔2۔

اس کے باوجود کشف کے بارے میں آپ کی رائے یہ ہے: واعلام نماید کہ کشوف ووقائع کہ سرمو ئے مخالفت بکتاب وسنت داشتہ باشد اعتبار نکند بلکہ مستغفر باشد

''اور یہ بھی بتادے کہ وہ کشف اور واقعے جو قرآن وحدیث کے بال برابر بھی مخالف ہو اعتبار نہ کرے بلکہ ان سے استغفار کرنا چاہیے''۔3۔

مکتوبات اور دیگر تالیفاتِ امام ربانی میں امام ابوحنیفہ کے فضائل اور فقہ حنفی کی ترجیح کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے آپ اپنا ایک کشف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

1۔ دفتر اول مکتوب ۲۷۸ 2۔ مبدأ ومعاد 3۔ مبداومعاد، منھا ۱۰

Marfat.com

''بلا تکلف وتعصب کہا جا سکتا ہے کہ اس مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں''۔1؎

امام اعظم کے طریق استنباط اور آپ پر ہونے والے اعتراضات کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''عجیب معاملہ ہے کہ امام ابوحنیفہ سنت کی پیروی میں سب سے پیش پیش ہیں حتی کہ احادیث مرسل کو احادیث مسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے ہیں اور ان کو اپنی رائے پر مقدم کرتے ہیں اور اسی طرح صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کی شرف صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم رکھتے ہیں''۔2؎

امام اعظم سے اس بے مثال عقیدت ومحبت کے باوجود اعتدال وتوازن کی روش ملاحظہ ہو: ''مذہب حنفی کے اس التزام کے باوجود مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور میں ان کو بزرگ جانتا ہوں اس لیے بعض اعمالِ نافلہ میں ان کے مذہب کی تقلید کرتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسرے فقہا کمال علم اور کمال تقوی کے باوجود امام ابوحنیفہ کے مقابلے میں بچوں کی طرح نظر آتے ہیں''۔3؎

امام ربانی کے اس فقہی ذوق 4؎ کے اثرات مابعد مجددی حضرات کے مکاتیب

1؎ مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵ 2؎ ایضاً 3؎ ایضاً

4؎ (راقم کی کتاب حضرت مجدد الف ثانیؒ کی علمی ودینی خدمات میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی افکار پر تفصیلی مواد جمع کیا گیا ہے۔ اس میں کتب امام ربانی سے فقہی مسائل کے تذکرہ کے علاوہ مباحث اصول فقہ، تقلید اور فروعی مسائل میں حضر تمجدد کے اسلوب کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پروگریسو بکس نے ۲۰۱۶ء میں شائع کی)

Marfat.com

پر بھی نظر آتے ہیں، ان حضرات نے نہایت علمی استدلالی اسلوب سے فقہی معاملات ومسائل پر قلم اٹھایا کہا جا سکتا ہے یہ حضرت امام ربانی کے فقہی ذوق کی میراث ہے جو حضرات مجددیہ میں تقسیم ہوئی۔ حضرت خواجہ سعید کے مکاتیب پر نظر ڈالیں تو مکتوب ۹۷ جو ۵۶ صفحات کو محیط ہے عربی اور فارسی کے امتزاج کا حامل یہ مکتوب امام المسلمین امام ابوحنیفہ کے فضائل اور آپ کی فقہی بصیرت کا مظہر ہے، مکتوبات معصومیہ میں ہدایہ، شرح الوقایہ، فتاوی سراجیہ، فتاوی غیاثیہ سے مختلف مسائل نقل کئے گئے ہیں۔ مکتوبات معصومیہ کے درج ذیل مسائل بطور مثال ملاحظہ فرمائیں:

(۱) نماز میں خشوع وخضوع:

سالک نماز کے دوران کس چیز کی طرف متوجہ ہو یعنی محض ذات کی طرف جو کہ حقیقی مسجود ومعبود ہے، یا قرآن کی طرف جو کہ مدارِ نماز ہے یا کعبہ کی طرف جو کہ مسجود الیہ ہے، یا خشوع وخضوع اور تعدیل ارکان کی طرف کہ جن کا اسے حکم دیا گیا ہے یا ان سب امور کی طرف ایک ساتھ مشغول ہونا چاہیے، اس بارے شیخ عبدالاحد کے نام ایک خط میں آپ نے ان الفاظ میں وضاحت فرمائی۔ ''نمازی کے لیے جو کچھ ضروری ہے اور جن امور کا اس کو حکم دیا گیا ہے، وہ نماز کے ارکان، قومہ، جلسہ میں طمانینت، خشوع وخضوع کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ''[1] (تحقیق وہ مؤمن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں

1۔ مومنون: ۲۳:۱، ۲

Marfat.com

خشوع وخضوع کرنے والے ہیں)۔نماز میں خشوع مثلاً قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ لگا دینا وغیرہ اور نیز قرآن پاک کی قراءت کی طرف متوجہ ہونا ہے اور اگر اس آدمی کا تعلق اہل حقیقت سے ہے تو اس کے معانی واَسرار میں غور وفکر کرنا ہے ورنہ اس قدر سمجھے کہ یہ حق جل وعلیٰ کا کلام ہے اور ذات محض کی طرف متوجہ ہونا، نماز کے مامورات میں سے نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم کہتے ہیں؛ ان امور کی طرف متوجہ ہونا، عین ذات کی طرف متوجہ ہونا ہے کیونکہ ذات محض اسماء وصفات کا لحاظ کئے بغیر توجہ، مراقبہ، تصور اور تعقل سے بالاتر ہے۔ رہا وہ عارف جو کہ ذات محض سے واصل ہے اور کھلے اَنداز میں وصل کے ساتھ امتیاز حاصل کر چکا ہے، اس کا معاملہ جدا ہے۔ 1؎

(۲) فرض کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا

پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کے بعد ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا اور اس عمل کو اپنے اوپر لازم کر لینا آپ کے نزدیک بدعت ہے۔ ملاّ سجاول کے نام ایک مکتوب میں اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں: ''میرے مخدوم! اس طرح سے لزوم کے ساتھ پڑھنا، ہمارے بزرگوں کا عمل نہیں ہے، کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَعمال میں یہ چیز نہیں دیکھی گئی۔ خزانۃ الروایات میں، خلاصہ سے نقل کر کے لکھا گیا ہے:۔

''قِرَائَۃُ الْفَاتِحَۃِ لِاَجْلِ الْـ بَعْدَ الْفَرَآئِضِ بِدْعَۃٌ''

ترجمہ: فرض نمازوں کے بعد مہمات کے حل کی خاطر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے''۔

1؎ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۱۹۹ 2؎ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب: ۱۹۷

Marfat.com

(۳) نماز جمعہ کے بعد مصافحہ کرنا

آپ علیہ الرحمہ نمازِ جمعہ کے بعد مصافحہ کرنے کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ ''مصافحہ فی نفسہا مسنون اور اچھا عمل ہے اور اس کا وقت متعین کرنا بدعت ہے۔ پس یہ عمل (نماز جمعہ کے بعد مصافحہ کرنا) وجہ حسن بھی رکھتا ہے اور وجہ قبح بھی۔ ایک لحاظ سے اچھا ہے۔ اگر اس کا معاملہ زیادہ سے زیادہ مباح ہونے تک ہی پہنچ جائے جیسا کہ بعض نے کہا ہے تو بھی غنیمت ہے۔ خزانۃ الروایات میں ہے کہ شیخ محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاذکار'' میں کہا ہے: کہ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا مستحب ہے، لیکن یہ جو لوگوں نے صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کی عادت بنالی ہے تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے، لیکن اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں کیونکہ اصل مصافحہ تو سنت ہے اور لوگوں کا بعض مواقع میں اس کی پابندی کرنا اور ان میں سے بعض مواقع میں حد سے تجاوز کرنے والا ہونا، یہ بعض حالات اس کو اس مصافحہ سے خارج نہیں کرتے جو شرع میں وارد ہوا ہے''۔ 1

(۴) قضا نماز:

ایک مکتوب میں آپ سے دریافت کیا گیا کہ ''جس مریض کی بیماری کے کچھ دنوں کی فرض نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور وہ ان کو بعد میں ادا کرنا چاہے، لیکن وہ اپنی قضاء نمازوں کی تعداد نہیں جانتا، نیز اگر وہ تہجد و اشراق کے اوقات میں ان دونوں نمازوں

1۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب: ۱۹۷

Marfat.com

کے بدلے میں اور سنن مؤکدہ کے علاوہ جو نوافل، بعض اوقات میں پڑھنے مروی ہیں، ان کے بدلے میں ان قضا نمازوں کو پڑھتا رہے اور اپنی تمام عمر اسی طرح کرتا رہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی بیماری کے دن ایک سال تک نہیں پہنچے تو اس صورت میں کیا، اس کو ثواب عظیم حاصل ہوگا، جو ان نوافل نمازوں کے پڑھنے کے بارے میں وارد ہوا ہے یا نہیں حاصل ہوگا''؟ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔ ''پس ظاہر قول یہ ہے کہ قضا نمازیں پوری ہونے کے بعد کی نمازوں میں یہ ثواب حاصل ہوگا۔ اس لیے اب یہ نمازیں نفل میں تبدیل ہو جائیں گی اور نوافل مؤقتہ میں تعین نیت شرط نہیں ہے۔ پس وہ نمازیں نوافل مؤقتہ کی جگہ واقع ہوں گی۔''1۔

(۵) ایصال ثواب:

میت کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے تیسرے، چوتھے یا دسویں روز کھانا کھلانا اور تیسرے روز پھول دینے کے جواز و عدم جواز کے بارے آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

''کسی رسم اور ریاء کے بغیر اللہ تعالیٰ کے لیے کھانا کھلانا اور اس کا ثواب میت کو بخشنا، بہت اچھی بات اور بڑی عبادت ہے، لیکن وقت معین کرنے کی کوئی قابل اعتماد اصل ظاہر نہیں ہوتی اور تیسرے روز مردوں کو پھول دینا بدعت ہے۔ ہاں عورتوں میں سوگ کو دور کرنے کے لیے کوئی خوشبو لگانا روایتوں میں آیا ہے،

1۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۶۳

Marfat.com

کیونکہ میت کی منکوحہ کے علاوہ باقی رشتہ داروں میں سے کسی ایک کو تین دن سے زیادہ سوگ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ پس تیسرے روز خوشبو لگائیں تا کہ میت کی منکوحہ کے علاوہ باقی عورتیں سوگ ختم کر دیں''1۔

(۶) زندگی میں قبر تیار کروانے کا حکم:

اگر کوئی شخص اپنی زندگی ہی میں قبر تیار کروالیتا ہے اور چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد اسے اسی جگہ دفن کیا جائے تو اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں، اس مسئلہ کے بارے حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اپنے ایک مکتوب میں بڑی وضاحت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور علماء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔ ''یہ عمل رسالت خاتمیت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم، خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہوا ہے۔ ہاں بعض سلف مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے منقول ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں قبر تیار کروائی اور علماء کا بھی اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کراہت کے قائل ہیں اور بعض بلا کراہت جواز کے اور بعض حضرات تو مستحب ہونے کے بھی قائل ہوئے ہیں''۔2۔

(۷) بیعت کی حیثیت:

آپؒ کے نزدیک بیعت سے باطنی وروحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یہ

1۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۱۱ 2۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۵۱

Marfat.com

بدعت نہیں ہے۔ قرآن وسنت سے ثابت ہے، اگرچہ الفاظ بدلتے چلے آئے ہیں لیکن الفاظ کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ اپنے ایک ارادتمند کو بیعت کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے خواجہ محمد معصومؒ لکھتے ہیں:۔ ''میرے مخدوم! حق جل وعلیٰ کی طلب کرنا اور راستہ جاننے اور بتانے والا پیر پکڑنا اور اس سے عقیدت رکھنا شرعی احکام میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ ''وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ'' (اور اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف وسیلہ تلاش کرو)۔

اور باطنی افادہ و استفادہ کا طریقہ، جس کا نتیجہ پیری و مریدی ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک جاری ہے۔ کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ جس کو مشائخ نے اختراع کیا ہو۔ ان کا سلسلہ آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے پہنچتا ہے اور باقی تمام سلسلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے پہنچتے ہیں تو یہ بدعت کس طرح ہوں گے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پیری مریدی کے الفاظ نئے ہیں اور الفاظ کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اگر یہ الفاظ درمیان میں نہ ہوں، تب بھی معنوی رابطہ اور باطنی فیض کا جاری ہونا اپنی جگہ پر برحق ہے۔''1

(۸) گداگری کا حکم

حضرت خواجہ محمد معصوم سے پوچھا گیا کہ ''یہ بات ثابت ہے کہ جو شخص ایک رات کی خوراک نہ رکھتا ہو۔ اس کو مانگنا حلال ہے۔ آیا یہ حکم رخصت کے طور پر ہے اور

1۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۱۰۶

Marfat.com

عزیمت اس کے ماسوا ہے یا ایسا نہیں ہے''؟ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔''یہ حکم رخصت کے طور پر ہے اور عزیمت مانگنے کے ترک میں ہے''۔ (مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۳۷) اسلام کن صورتوں میں مانگنے کی اجازت دیتا ہے اور کن صورتوں میں منع کرتا ہے، اس کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔''حتی الامکان سوال کی طرف اقدام نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ شدید ضرورت کے وقت سوال کرنا مباح ہے۔ مردار اور خنزیر کا گوشت کھانے کی طرح کہ اضطرار کی حالت میں مباح ہے۔ احیاء العلوم میں ہے:۔''البتہ جس سوال کی طرف کوئی مضطر ہوتا ہے تو وہ بھوکے شخص کا اپنی جان پر موت یا مرض لاحق ہونے کے وقت سوال کرنا ہے۔ برہنہ اور کھلے ہوئے بدن والے کے لیے جبکہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو، جس سے وہ بدن کو ڈھانپ سکے، سوال کرنا اس وقت مباح ہے جبکہ باقی شرطیں بھی پائی جائیں یعنی مسئول میں اس کے مباح ہونے کی شرط اور مسئول منہ میں اس کے دل سے راضی ہونے کی شرط پائی جائے۔ پس بے شک کسب پر قدرت رکھنے والا شخص جبکہ نکماؤ کاہل ہے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، لیکن جبکہ اس کے اوقات طلب علم میں مصروف ہوں تو سوال جائز ہے۔'' [۱]

(۹) وظائف کے لیے اجازت:

عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ فرائض وسنن کے علاوہ کسی عمل میں کسی

---

[۱] مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۳۷

Marfat.com

بزرگ کی اجازت کے بغیر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔ ''جو نیک اَعمال آنسرور علیہ السلام سے منقول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول رہے ہیں اور وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصیت نہیں رکھتے ہیں، ان کو آخرت کے ثواب کی نیت سے بجالانے میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل ہی اجازت ہے اور امت کے لیے سند ہے۔ ہاں! بعض اَعمال، اَذکار، اَدعیہ (ماثورہ کے علاوہ) اور رقیات (منتر وتعویذات) حاجات براری اور حل مشکلات کے لیے ہیں کہ ان کی تاثیر استاد ومرشد کی اجازت پر موقوف ہے''۔ 1؎

(۱۰) شرعی پابندی نہ کرنے والے کے ہاں کھانا:

بدعتی، رشوت خور اور مختلف قسم کے فسق وفجور اور گناہ کا کام علی الاعلان کرنے والے شخص کے گھر جانا اور کھانا کھانے نیز عشر وصول کرنے والے کے ہاں کھانا کھانے کے بارے تقویٰ وفتویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

'اس میں شک نہیں ہے کہ اس قسم کے کھانے اور ایسے شخص کے گھر جانے سے بچنا اولیٰ وانسب ہے، بلکہ طریقت کے طالبوں کے لیے کہا جا سکتا ہے کہ لازم ہے۔ ''اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً'' (مگر یہ کہ تم ان سے پوری طرح بچتے رہو)۔

ضرورت کے مواقع مستثنیٰ ہیں یا کسی ضرورت مند کے

۱۔ (مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۳۶)

Marfat.com

کام کے لیے ہو۔ رہی لقمہ کے بارے میں شرعی اباحت! تو اگر
معلوم ہوجائے کہ یہ لقمہ حرام ذریعے سے ہے تو اس کا کھانا حرام اور
اگر معلوم ہو کہ حلال ذریعہ سے ہے تو حلال ہے اور اگر کچھ معلوم نہ ہو تو
وہ لقمہ مشتبہ ہے اور اس کا کھانا جائز اور ترک کرنا اولیٰ ہے"۔ 1

ان اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خواجہ معصوم کے ہاں فقہی معاملات میں اسلوب کیا ہے، یہ اسلوب حضرت مجدد سے ان کی اولاد میں منتقل ہوا۔ بآسانی دیکھا جا سکتا ہے کہ ذوق مجددی کس طرح اگلی نسل میں منتقل ہوا ہے۔ حضرت مجددؒ کے ذوق فقہی کو اس مکتوب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں آپ عدم رفع سبابہ پر دلائل دیتے ہیں اور بعد ازاں شارحین حدیث نے اپنی شروح میں حضرت مجدد کے اس مکتوب کو موضوع بحث بنایا۔

حضرت مجدد کا فقہی ذوق عصر حاضر کی خانقاہوں کے نام ایک پیغام ہے کہ صوفی آزاد روش و آزاد خیال نہیں ہوتا وہ کسی نہ کسی امام کی تقلید کو اپنے لیے باعث اعزاز سمجھتا ہے مگر اس کی فقہی بصیرت اس درجہ کی ہوتی ہے کہ نئے پیش آمدہ مسائل کو اجتہادی بصیرت سے سلجھاتا ہے اور عام فقہی معاملات میں عامۃ الناس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خانقاہ صرف لطائف کو جاری کرنے کا فریضہ انجام نہیں دیتی تہذیب سازی، تہذیب گری اور انتقال مظاہر تہذیب معاشرہ میں اصل مقام خانقاہ ہی ہے یہاں فکری تطہیر، طہارت اعمال اور تشکیل کردار کا فریضہ انجام دیا جاتا ہے۔

1۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۱۰۶

Marfat.com

Marfat.com

خلاصۃ المعارف کی اشاعت

پروفیسر محمد اقبال مجددی

امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس ۲۰۱۶ء کے انعقاد کے موقع پر جہاں بہت سے علمی اقدامات کئے گئے وہاں چار سو سالہ ایک نہایت نادر الوجود مخطوطہ خلاصۃ المعارف کی اشاعت بھی ہے، کتاب فارسی زبان میں ہے اور اس کے مؤلف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے سب سے مقبول خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوڑی (ف ۱۰۵۳ھ/ ۱۶۴۳ء) ہیں، اس کا یہ مخطوطہ جس کا عکس اس وقت شائع شدہ حالت میں آپ کے سامنے ہے مجھے ۱۹۷۴ء کو حاصل ہوا تھا، اس وقت سے اب تک (یعنی تقریباً نصف صدی) اس کی اشاعت کی تمنا تھی جو رب کریم نے اپنے فضل و کرم سے اب پوری ہوئی ہے، کانفرنس حاضر کی تقریبات کے سلسلہ میں کانفرنس کے مہتمم جناب محمد ناظم بشیر میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے انہیں اس کا اصل اور بیش بہا نسخہ دکھایا کہ عرصہ دراز سے اس کی اشاعت کی آرزو ہے تو انہون نے فرمایا کہ میں اسے اس کانفرنس کے موقع پر ہی شائع کردوں گا، جسے سن کر میں بہت ہی مسرور ہوا اور شکرانہ کے طور پر نوافل ادا کئے کہ ہمارے بزرگوں کی یہ یادگار طبع ہوکر اہل علم کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گی۔

خلاصۃ المعارف میں اس کے بزرگ مولف نے اکابر نقشبندی مشائخ کے رسائل کی بنیاد پر اس سلسلہ کی تعلیمات یکجا کردی ہیں اور اپنے روحانی تجربات کی بنیاد پر کچھ اضافات بھی کئے ہیں، اس مخطوطہ کی دو جلدیں ہیں اور پہلی جلد کے دوسرے باب

Marfat.com

کی تیسری فصل میں مولف نے وہ معارف بھی شامل کیے ہیں جوان پر ان کے مرشد کے وصال کے بعد منکشف ہوئے تھے۔

اس کتاب کی جلد دوم میں عمومی مسائل کے علاوہ وہ مسائل کلامیہ وعرفانیہ بھی ہیں جن کا حل مولف کو الہامی طور پر نصیب ہوا تھا۔

خلاصۃ المعارف کی تالیف کا آغاز مولف نے اپنے سفر حج ۱۰۳۵ھ/ ۱۶۲۵ء کے دوران کیا اور تین سال صرف کر کے اسے ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء کو مکمل کر لیا۔

ہم نے اس کے اُس متن کا عکس شائع کیا ہے جو کتاب کے مرتب اور مولف کے خلیفہ شیخ امین بدخشی کی نگرانی ی میں کتابت ہوا اور خود شیخ بدخشی نے اس پر جا بجا بیش قیمت حواشی لکھے۔

اس کی جلد دوم کے آخر میں بطور ضمیمہ دو نہایت نادر الوجود رسائل کے عکس بھی شامل کئے گئے ہیں جو خود مولف شیخ محمد امین بدخشی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں یعنی المفاضلہ بین الانسان والکعبہ اور کرامات آدمیہ، ان رسالوں اور خلاصۃ المعارف پر شیخ بدخشی کی مواہیر کئی مقامات پر ثبت ہیں۔

امید ہے کہ صوفیہ اور محققین ان سے بھر پور استفادہ کریں گے، ہم نے اس کتاب کی اشاعت کے موقع پر حضرت مولف کی اولاد میں سے ایک بزرگ زادہ سید حلیم الدین بنوری صاحب (مقیم ضلع، سوات) کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی اور وہ اس کتاب کے افتتاح کی اس تقریب میں ہمارے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

مجددی سلسلہ کے چھ مزید قلمی نسخوں کی بازیافت واشاعت

ہم گذشتہ سال امام ربانی کانفرنس کے موقع پر ایک نہایت اہم اور قدیم مخطوطہ خلاصۃ المعارف کی عکسی اشاعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، اب تین مزید خطی نسخوں کی اشاعت عمل میں آئی ہے، جو آپ کے سامنے ہے، یعنی:

(۱) بھجۃ النظار فی براۃ الابرار (در دفاع حضرت مجدد الف ثانی)

تالیف مخدوم محمد معین ٹھٹھوی، اھل سندھ نے اسے مفقود قرار دے دیا تھا لیکن رب کریم کی رحمت سے پروفیسر محمد اقبال مجددی نے اس نادر الوجود اور اہم کتاب کا قلمی نسخہ ڈھونڈ نکالا اور اسے اشاعت کے لیے ہمارے حوالے کر دیا، جو ان کے مفصل مقدمہ کے ساتھ اب شائع ہو گیا ہے۔

(۲) فضائل الباری فی مناقب حاجی دوست محمد قندھاری

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی کے خلیفۂ اعظم حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے ملفوظات کا ایک مجموعہ ہے جو آپ کے خلیفہ شیخ رحیم بخش اجمیری ہرصوری نے جمع کیا تھا، یہی بزرگ ۱۸۵۷ء میں حضرات مجددیہ کی دہلی سے ہجرت کے بعد خانقاہ مظہری، دہلی کی خدمت کے لیے حضرت حاجی صاحب کی طرف سے مامور ہوئے تھے۔

یہ نادر الوجود قلمی نسخہ جس کا بظاہر کوئی دوسرا مخطوطہ موجود نہیں ہے کی عکسی اشاعت عمل میں لائی گئی ہے، اس میں بھی پروفیسر محمد اقبال مجددی نے ایک مفصل مقدمہ مرتب کر کے اسے گنج گمنامی سے نکالا ہے۔

Marfat.com

(۳) رسائل خواجہ محمد ہاشم کشمی

یہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کے نادر رسائل کا مجموعہ ہے۔ اس میں بھی بیشتر رسائل ایسے ہیں جن کے قلمی نسخے اب نہیں ملتے، اس مجموعہ پر بھی ہماری درخواست پر پروفیسر محمد اقبال مجددی نے علالت کے باوجود مفصل مقدمہ لکھا ہے، جس کے لئے ہمارا ادارہ ان کا شکر گزار ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی صحت کامل کے لئے دعا جو ہے۔

حضرات ان تین نادر الوجود مخطوطات کی قابل فخر عکسی اشاعت کے علاوہ کانفرنس حاضر کے موقع پر پیش کی جانے والی ارمغانِ امام ربانی (جلد ہشتم) میں تین اور بہت ہی نایاب قلمی نسخوں کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے تا کہ یہ نوادر بھی محفوظ ہو کر اہل علم تک پہنچ جائیں۔

ان میں سے رسالہ وحدت الوجود تالیف مولانا عبداللہ لبیب سیالکوٹی بھی ہے جو انہوں نے اورنگزیب عالمگیر کے ایما پر لکھا تھا، دوسرا نسخہ مجمع التواریخ کا ہے جو مصنف کے والد مولانا محمد صالح کنجاہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

تیسرا بیش بہا قلمی نسخہ کمالات مظہریہ ہے جو مقامات مظہری کا ذیل ہے، ان تینوں مخطوطات پر پروفیسر محمد اقبال مجددی نے نہایت ذی قیمت مقدمات بھی لکھے ہیں، جس کے لیے ہمارا ادارہ ان کی خدمت میں دوبارہ تشکر ممنون عرض کرتا ہے۔

یہ چھ بیش بہا قلمی نسخے پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب کے ذخیرہ میں محفوظ ہیں جو اب پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کی زینت ہیں، ہم لائبریری کے عملہ کے تعاون کے لیے بھی ان کے مشکور ہیں۔

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

Marfat.com

گوشۂ تحقیقاتِ

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

بازیافت یک مخطوطۂ مفقودہ

رسالہ در وحدت الوجود

عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد

تالیف

مولانا عبداللہ لبیب سیالکوٹی (ف ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء)

ابن علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ف ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء)

بامر اورنگ زیب عالمگیر تالیف شد

بمقدمہ

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

مقدمہ

مولانا عبداللہ سیالکوٹی

مولانا عبداللہ بن علامہ عبدالحکیم بن شمس الدین سیالکوٹی گیارھویں صدی ہجری سترھویں صدی عیسوی کے اکابر علماء میں سے تھے۔

مولانا عبداللہ کے والد گرامی علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ف ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء) عہد اکبر، جہانگیر وشاہ جہان کے اکابر علماء ومشائخ میں سے تھے، علامہ کے تین فرزندوں کے نام ملتے ا ہیں لیکن ان میں سے قابل ترین فرد مولانا عبداللہ ہی تھے۔

مولانا عبداللہ کی ولادت سیالکوٹ میں ہوئی اپنے والد بزرگوار سے علوم عقلیہ کی تحصیل کے بعد مولانا شیخ نورالحق مشرقی (ف ۱۰۷۳ھ/ ۱۶۶۳ء) بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ف ۱۰۵۳ھ/ ۱۶۴۲ء) کی خدمت میں حدیث پڑھی اور سند فراغت حاصل کی۔ ۲ مولانا عبداللہ اپنے والد کے حین حیات ہی علمی دنیا میں شہرت حاصل کر چکے تھے، ان کے معاصر مورخ محمد صالح کنبو نے کیا شاندار الفاظ میں مولانا کی علمیت کا تذکرہ کیا ہے:

> درجمیع امور بہمہ وجوہ بارث واستحقاق جانشین آں جناب عرفان مآب مجموعۂ کمالات انسانی حقائق ومعارف آگاہ مولانا عبداللہ

ا علامہ عبدالحکیم کے تین فرزند تھے ملا رحمت اللہ، ملا عبداللہ لبیب اور ملا رحمن قلی (شرافت، شریف احمد نوشاہی: شریف التواریخ / ۳۱۷)

۲ عبدالحی حسنی: نزھۃ الخواطر ۵ / ۲۵۳

Marfat.com

خلف الصدق آنحضرت (علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی) است کہ جامع جمیع علوم است وصاحب مکارم اخلاق وکرایم اغراق ومحاسن شمائل و محامد خصایل، امید کہ ایزدتعالیٰ آں مظہر فیض ایزدی ومورد عنایات سرمدی رامسند آرای انجمن فضائل بسی مال دارد۔ ا؎

گویا مولانا عبداللہ سیالکوٹ میں ہی اپنے والد کے جانشین اور اُسی مدرسہ میں تاحیات درس وتدریس کی خدمت انجام دیتے رہے، آپ کی علمیت اور درس میں انہماک کی شہرت سارے ہندوستان کے علاوہ عالم اسلام تک پہنچ چکی تھی، آپ کے تلامذہ کی تعداد اپنے والد کے شاگردوں کی طرح بہت زیادہ تھی۔

مولانا عبداللہ سیالکوٹی کا سیالکوٹ میں رجب ۲؎، ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء کو انتقال ہوا ۳؎، مولانا کے چار فرزند تھے، جنہیں آپ کی وفات کے بعد اورنگ زیب نے وظائف دیئے ۴؎ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرزند محمد فضل اللہ تھے جنہوں نے مولانا کی تالیف تفسیر سورۂ فاتحہ پر حواشی لکھے تھے۔ ۵؎

مولانا عبداللہ کا لقب ''لبیب'' تھا جو ان کے تبحر علمی کے باعث ان کے والد کے حین حیات ہی مشہور ہو گیا تھا، مولانا کے والد نے اپنے اس فرزند عزیز کے

ا؎ محمد صالح کنبو: عمل صالح (شاہ جہان نامہ) ۳/ ۲۹۵

۲؎ نزہتہ الخواطر ۵/ ۳۰۴

۳؎ مستعدخان، محمد ساقی: تاثر عالمگیری ۲۲۸، صاحب نزہتہ الخواطر نے وفات کا مہینہ رجب اور سنہ ۱۰۹۳ھ م آثر عالمگیری کے حوالہ سے دیا ہے لیکن م آثر میں مولانا کا سنہ انتقال ۱۰۹۴ھ درج ہے، گویا مؤلف نزہتہ کو سہو ہوا ہے۔

۴؎ م آثر عالمگیری ۲۲۹

۵؎ رک تالیفات مولانا عبداللہ

Marfat.com

لیے کئی کتابیں تالیف کیں تو ان کے آغاز میں اپنے اس قابل فخر بیٹے کا لقب لبیب لکھا ہے۔ ۱؎

مولانا عبداللہ سیالکوٹی اور اورنگ زیب عالمگیر

مولانا عبداللہ نے مغل سلاطین میں سے جہانگیر، شاہ جہان اور اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ پایا، یقیناان کے ساتھ آپ کے تعلقات اچھے رہے ہوں گے لیکن ہمیں دو اول الذکر سلاطین کے ساتھ آپ کے تعلقات کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں البتہ اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۸۔۱۱۱۸ھ/ ۵ / ۱۶۵۸۔۱۷۰۷ء) کے ساتھ آپ کے بہت ہی خوشگوار اور عقیدت مندانہ مراسم تھے، جس کی تفصیل اس طرح ہے:

۱۰۸۶ھ/ ۱۶۷۵ء کو جب اورنگ زیب عالمگیر حسن ابدال میں تھا تو اُسے آپ کی علمیت اور دیگر اوصاف کا علم ہوا، اس نے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا تو مولانا بادشاہ کے لشکر کے لاہور پہنچنے سے چند روز پہلے لاہور آ گئے، جہاں مولانا کی بادشاہ کے ساتھ چند مرتبہ ملاقات ہوئی، وہ آپ سے مل کر بہت ہی خوش اور متاثر ہوا، جب آپ لاہور سے اپنے مستقر سیالکوٹ کے لیے روانہ ہونے لگے تو اس نے آپ کو دو سو اشرفیاں اور ایک مادہ ہاتھی دے کر بڑے ''اعزاز اور احترام تمام'' کے ساتھ رخصت کیا۔ ۲؎

ہمارا قیاس یہی ہے کہ بادشاہ نے آپ کو وحدت الوجود پر رسالہ لکھنے کی یہیں لاہور میں فرمائش کی ہوگی، گویا یہ رسالہ حدود ۱۰۸۶ھ/ ۱۶۷۵ء کو تالیف ہوا ہوگا۔ ۳؎

۱؎ ملاحظہ ہو عکس مخطوطہ در آخر مقالہ حاضر

۲؎ مآثر عالمگیری ۱۴۹

۳؎ رک تالیفات مولانا

Marfat.com

اورنگ زیب کے ساتھ آپ کی دیگر ملاقاتیں اجمیر میں ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء کو ہوئیں جب کہ بادشاہ خود اجمیر میں تھا اور مولانا بھی کسی کام سے وہاں گئے ہوئے تھے، بادشاہ نے جو اس قسم کے کامل افراد کی تلاش میں رہتا تھا، آپ کو منصب صدارت کی پیش کش کی، اس سلسلہ میں اس نے اپنے دست خاص سے فرمان تحریر کیا اور اپنے مقرب خاص نجتاور خان (ف ۱۰۹۶ء/ ۱۶۸۵ء) کے ذریعہ جو بادشاہ اور علماء وفقراء کے مابین تعلقات استوار کرنے پر مامور تھا کو حکم دیا کہ تم بھی اس قسم کا ایک مکتوب مولانا کی خدمت میں لکھو، تو اس امر کے تحت اس نے یہ اقدام کیا جس کے جواب میں مولانا نے کہا کہ اب میری عمر ختم ہونے کے قریب ہے، میرا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت ہے نہ کہ شہرت حاصل کرنے کا، آپ کے الفاظ ہیں:

''زمان فراق است، نہ آوان تحصیل شہرت در آفاق''

بادشاہ کو آپ کے یہ الفاظ بہت پسند آئے۔

آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مزار مبارک کی زیارت کے بعد اورنگ زیب سے کئی بار ملے، چند روز اس کے ساتھ رہے اور وہ برابر آپ کی صحبت سے حظ حاصل کرتا رہا، اسی سال جب آپ اجمیر سے واپس سیالکوٹ گئے تو آپ کا انتقال ہو گیا۔ ۱؎

جب اورنگ زیب نے آپ کے وصال کی خبر سنی تو آپ کے چاروں فرزندوں اور اہلیہ کے لیے خلعت تعزیت اور ان کے وظائف میں اضافہ کر دیا۔ ۲؎

۱؎ مآثر عالمگیری ۲۲۸۔۲۹

۲؎ ایضاً ۲۲۸

Marfat.com

بختاور خان نے خود لکھا ہے: یک سال و چند ماہ پیش از آنکہ مرقبلہ بیماری ملک بقا گردد.....مولف مجموعہ (مراۃ العالم) مطابق حکم کرامت شیم بنا بر ربطی کہ ب آں جامع کمالات داشت، پیام صدارت رساند، برزبان صدق بیانش گذشت کہ الحال کہ سنین عمر بستین رسیدہ، وقت ترک نوکری ست، نہ اختیار نوکری.....

ومولانا (عبداللہ سیالکوٹی) بعد از چند روز باعزاز تمام رخصت انصراف یافتہ، بوطن رسید، شب جمعہ سنہ بیست و ششم از جلوس معلیٰ مطابق سنہ ہزار ونود و چہار ہجری ب آزار لقوہ رخت بدارالامن عاقبت کشید، ..... ومواضع مدد معاش کہ بعداز والد ب آں بقیۃ السلف بحال ماندہ بوددریں وقت ہر فرزندانش بحال ماند۔ ا؎

اس اقتباس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

(۱) اورنگ زیب عالمگیر نے جب صدارت کا عہدہ پیش کیا تو مولانا عبداللہ کی عمر ساٹھ سال ہو چکی تھی، مآثر عالمگیری کی تصریح کے مطابق آپ اجمیر میں بادشاہ سے مل کر واپس سیالکوٹ چلے گئے اور اسی سال ۱۰۹۴ھ کو آپ کا انتقال ہو گیا گویا وفات کے وقت ان کی عمر ۶۱ سال تھی جس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ان کی ولادت حدود ۱۰۳۲ھ/ ۱۶۲۳ء کو ہوئی۔ ۲؎

(۲) آپ کا وصال مرض لقوہ میں ہوا۔

ا؎ بختاور خان: مراۃ العالم ۲/ ۴۵۵

۲؎ یعنی ۱۰۹۴۔ ۱۰۳۳=۶۱ھ

Marfat.com

مورخین کا خراج عقیدت

محمد ساقی مستعد خان نے لکھا ہے:

قدوة الافاضل مولوی عبداللہؒ سیالکوٹی پسر ملاعبدالحکیم مرحوم که فقررا بافضل همنشین دارد و مکارم اخلاق رابامحامد آداب قرین... ا۔ آں سرآمد عقلا رابکمال فضل طرف فقر غالب بود و عقل معاش باعقل معاد جمع داشت ۲۔

بختاور خان کا قول ہے:

باقتنای علوم و تحقیق د قائق ممتاز بود و بحفظ کلام مجید وقلت اختلاط بار باب دول ورغبت طبع بانزواء وگوشه نشینی بروالدماجد خود مزیت داشت..... ۳۔

غیر مسلم مورخ سجان رائے بٹالوی نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے:

مقتدای اهل اللہ رهنمای خلق االله مولوی عبدالله خلف دوئمی آں مغفور (علامه عبدالحکیم) ...

ا۔ مآثر عالمگیری ۱۴۸۔۱۴۹

۲۔ ایضاً ۲۲۹

۳۔ بختاور خان: مراۃ العالم ۲ / ۴۵۵، فرحۃ الناظرین ۱۰۴

فضائل معنوی رابا علوم صوری همدوش و درویشی رابا

Marfat.com

فضیلت ہم آغوش گردانیدہ از افزونی حسن اخلاق و رہنمائی طبقات خلائق ایں بزرگ را "امام وقت" گفتندی ا ؎

میلان بہ تصوف

مولانا عبداللہ سیالکوٹی کا رجحان تصوف کی طرف بھی تھا، موصوف علوم عقلیہ و نقلیہ کے عالم اجل تو تھے ہی لیکن اپنے والد گرامی علامہ عبدالحکیم کی طرح وہ بھی صوفیہ کرام سے برابر فیض یاب ہوتے رہے، کتب تاریخ اور تذکروں میں ان کے اس میلان کا ذکر تو ملتا ہے لیکن کسی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کن سے بیعت ارادت رکھتے تھے۔

عین ممکن ہے کہ اپنے استاد حدیث مولانا شیخ نورالحق مشرقی بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے بیعت ہوں، یا خواجہ حسام الدین احمد (ف ۱۰۴۳ھ/ ۱۶۳۳ء) خادم خاص حضرت خواجہ باقی باللہ کے عقیدت مند ہوں کیوں کہ تذکروں میں یہ روایت ملتی ہے کہ شیخ محدث کو جب جہانگیر نے کشمیر طلب کیا تو آپ اور خواجہ حسام الدین احمد براستہ سیالکوٹ کشمیر جانے کے لیے اس لیے نکلے تھے کہ شیخ محدث سے علامہ عبدالحکیم کی ملاقات ہو جائے ۲ ؎ تاہم اس وقت تک ہمیں مولانا عبداللہ کے کسی شیخ طریقت کے نام کا علم نہیں ہے۔

ا ؎ سجان رائے بٹالوی: خلاصۃ التواریخ / ۷۳

۲ ؎ خواجہ کلاں: زادالمعاد ۳/ ۱۵۸۔۱۶۰، ۴/ ۸۹۔۹۰

Marfat.com

تالیفات

درس و تدریس مولانا عبداللہ سیالکوٹی کا دائمی شغل تھا، آپ کی تالیفات بھی زیادہ تر درسی نوعیت کی ہیں: یقیناً آپ کی تالیفات کی تعداد زیادہ ہوگی لیکن ہمیں اب تک آپ کی حسب ذیل عربی کتابوں کا علم ہو سکا ہے:

(۱) تفسیر سورۃ الفاتحہ

اس تفسیر کے دو خطی نسخے نیشنل لائبریری، اسلام آباد، پاکستان کے ذخیرۂ مفتی فضل عظیم بھیروی میں موجود ہیں۔ ا؎ اس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رام پور میں بھی محفوظ ہے۔ ۲؎ اس تفسیر پر مولانا عبداللہ کے خواہر زادے محمد فضل اللہ نے ۱۷۰۲ء کو حواشی لکھے تھے جس کا قلمی نسخہ انڈیا آف لائبریری، لندن میں ہے۔ ۳؎

(۲) التصریح بغوامض التلویح

یہ اصول فقہ کے موضوع پر ہے، یہ آغاز سے مقدمات اربعہ تک کی توضیحات پر مشتمل ہے۔ ۴؎ یہ کتاب ۱۲۷۹ھ کو ہندوستان میں طبع ہوئی تھی۔ ۵؎

ا؎ احمد خان: فہرس المخطوطات فی پاکستان ۸/ ۳۱۰_۳۱۱، ۵/ ۱۳۱

2؎ Arshi, I.A: Cat of Arabic MSS, in Raza library vol.I p.288

۳؎ علاء الدین خان: عہد اورنگ زیب میں علماء کی خدمات ص ۲۲۲

۴؎ عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۵/ ۲۵۴

۵؎ احمد خان: معجم المطبوعات العربیہ فی شبہ القارہ ۳۶۸

Marfat.com

(۳) حاشیہ علی التلویح

علامہ سعدالدین تفتازانی کی کتاب پر حواشی ہیں، یہ بھی ہندوستان میں ۱۲۷۹ھ کو طبع ہوئی تھی۔ ۱؎

(۴) زاداللبیب فی سفر الحبیب

اس کا قلمی نسخہ پشتو اکادمی، پشاور میں ہے۔ ۲؎

(۵) حاشیہ علی الھدایۃ

ہدایہ پر آپ کے حواشی بہت مقبول ہوئے۔ ۳؎

(۶) دیباچہ شرح وترجمہ غنیۃ الطالبین

اپنے والد گرامی کی اس شرح وترجمہ فارسی پر مولانا عبداللہ نے ایک ابتدائیہ لکھا تھا، جو اس کے مطبوعہ ایڈیشن کے آغاز میں شامل ہے۔

(۷) رسالہ در وحدت الوجود (فارسی نثر)

مولانا عبداللہ سیالکوٹی نے وحدت الوجود پر یہ رسالہ اورنگ عالمگیر کے اس سوال کے جواب میں لکھا جو اس نے عندالملاقات آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار نے آپ پر مسئلہ وحدت الوجود کس طرح واضح کیا تھا؟، خود اس طرح وضاحت کرتے ہیں:

۱؎ ایضاً: ۳۶۸

۲؎ احمد خان: فہرس المخطوطات العربیہ فی پاکستان ص ۵۳۵

۳؎ صباح الدین عبدالرحمن: بزم تیموریہ ۳/ ۳۳

Marfat.com

چون در خاطر قدسی مناظر خلیفۃ اللہ فی ال آفاق، مالک الریاستین بالاستحقاق، السالک الکامل..... امیر المومنین انسان کامل بیدار دل آگاہ باطن روشن ضمیر ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بادشاہ عالمگیر مرکوز شد کہ مہین دانشور و بہن بینش گستر از علوم ظاہریہ و باطنیہ باخبر عارف عالم علوم اولین و آخرین والد فقیر عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین در دانش مسئلہ توحید مختار صوفیہ وجودیہ دریا کشای رحیق تحقیق پیش کہ مستغرق لجہ بحر عمیق اند مسلم است ازیں نکتہ خفیہ بہیہ در خلوت فیض جلوۃ استفسار فرمودند، ایں دریوزہ کہ محرمان نہانخانہ جمع انجمن فرق حسب مساعدت وقت بجواب اجمالی اکتفا کرد و سزاوار آں دیدآں درمکنون را بہ تحقیق خبر رشتہ کشف نتواں سفت از صدف تواری بتحریر تمثیل نزدیک بفہم برآرد و از نظر حقیقت گزین معرفت اثر بگذراند، بنا برآں نکتہ چند بے ربط و پیوند در بیان یعنی کہ گفتن آں ناگفتن و ناگفتن آں گفتن است، مرقوم گردید.....

اس رسالہ میں آپ نے اس کی تالیف کے محرک اورنگ زیب عالمگیر کے لیے ''خلیفۃ اللہ فی ال آفاق، انسان کامل'' جیسے القاب لکھ کر اُسے حامی دین متین قرار دیا ہے۔

رسالۂ وحدت الوجود کا پہلا معاصر حوالہ امام الدین ریاضی کے تذکرہ باغستان میں ملتا ہے، جس کے مؤلف نے یہ رسالہ حاصل کر کے اس کا مطالعہ بھی کیا تھا، لکھتے ہیں۔

آوردہ اند کہ بادشاہ بدیشاں گفت کہ والد شما مسئلہ وحدۃ الوجود چہ طور

Marfat.com

تلقین شما کردہ اند؟ آنرا می خواہیم از زبان شما شنویم کہ گویا از مولوی مرحوم (علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی) شنیدہ باشیم ایشاں خود در آں وقت بجواب اجمالی کہ مقتضای وقت بود اکتفا کردند و گفتند کہ چوں ایں سخن شرح طلب است، اگر امر شود بزودی رسالہ موجزے در حل ایں امر شگرف تحریر نمودہ بسمع مبارک رساند، فرمود بہتر، چنانچہ اخوند در اندک فرصتے رسالۂ بسیار خوب در حل مسئلہ وحدۃ الوجود تصنیف کردہ بعرض رسانیدند وفقیر ایشاں را ہم در آں ایام دریافتہ آں رسالہ حاصل نمودہ بمطالعہ درآوردہ ا ؎

صاحب نزہتہ الخواطر (۵/ ۲۵۴) نے اس رسالہ کا ذکر جس طرح کیا ہے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کی نظر سے گذرا ہے۔

اس نادر الوجود رسالہ کا قلمی نسخہ پاکستان کے مشہور مخطوطہ شناس جناب خلیل الرحمن داودی (ص ۲۰۰۲ء) کے پاس تھا جو ایک مجموعہ رسائل تصوف میں مجلد تھا، مرحوم کے حین حیات ان کی اجازت سے اس کی عکسی نقل کروالی گئی تھی جو اس وقت پیش خدمت ہے چونکہ ہمیں اب تک اس رسالہ کی کسی اور خطی نسخہ کے وجود کا علم نہیں ہے اس لیے اس کا سردست عکس ہی شائع کیا جا رہا ہے تا کہ مستقبل میں کسی کو اس کا کوئی اور نسخہ ہم دست ہو تو وہ اس سے تقابل کر کے اس کا متن مرتب کر سکے۔

ا ؎ امام الدین ریاضی: تذکرہ باغستان، قلمی بحوالہ شبیر احمد خان غوری: اسلامی ہندستان کی علمی خودداری (الدرۃ الثمینہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی) مقالہ مشمولہ معارف، ستمبر ۱۹۶۷ء ص ۲۱۵)

Marfat.com

مآخذ مقدمہ

۱۔ آزاد، غلام علی بلگرای: مآثر الکرام مرتبہ محمد عبدہ، لاہور ۱۹۷۱ء

۲۔ احمد خان: فہرس المخطوطات العربیہ فی باکستان، ریاض ۲۰۱۳ء

۳۔ ایضاً: معجم المطبوعات العربیہ فی شبہ القارۃ الہندیۃ الباکستانیۃ، ریاض ۲۰۰۰ء

۴۔ بختاور خان: مراۃ العالم مرتبہ ساجدہ علوی، لاہور ۱۹۷۹ء

۵۔ خواجہ کلاں، عبید اللہ: زاد المعاد (احوال خواجہ حسام الدین احمد) تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، گوجرانوالہ ۲۰۱۳ء

۶۔ رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ء

۷۔ سجان رائے بٹالوی: خلاصۃ التواریخ مرتبہ ظفر حسن، دہلی ۱۹۱۸ء

۸۔ شبیر احمد خان غوری: اسلامی ہند کی علمی خودداری (الدرۃ الثمینہ) مقالہ مشمولہ معارف، ستمبر ۱۹۶۷ء

۹۔ شرافت، شریف احمد نوشاہی: شریف التواریخ، گجرات ۱۹۸۳ء

۱۰۔ صباح الدین عبدالرحمن: بزم تیموریہ، اعظم گڈھ، دار المصنفین ۱۸۸۱ء

۱۱۔ عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر، حیدرآباد، دکن ۱۹۵۵ء

۱۲۔ علاء الدین خان: عہد اورنگ زیب میں علماء کی خدمات، دہلی ۲۰۱۳ء

۱۳۔ فوق، محمد الدین: سوانحات عمر علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی، لاہور ۱۹۲۴ء

۱۴۔ محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۷۲ء

۱۵۔ محمد زبیر مجددی: آفتاب پنجاب (سوانح علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی) سیالکوٹ ۲۰۱۴ء

۱۶۔ مستعد خان، محمد ساقی: مآثر عالمگیری، کلکتہ ۱۸۷۱ء

Marfat.com

۱۷۔ محمد صالح کنبو: عمل صالح (شاہ جہان نامہ) مرتبہ غلام یزدانی و وحید قریشی، لاہور، ۱۹۷۲ء

18- Arshi, I.A Cat. Arabic Mss. in Raza Library, Rampur, 1963

لاہور

۱۹۶۔ بی سبزہ زار، لاہور

مخلص

محمد اقبال مجددی

۱۶/اگست ۲۰۱۷ء

Marfat.com

رنبشیر بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ

رسالہ توحید از سوانح عبادیہ سبحانی

ہذا رسالۃ یحوی من اللہ العزیز العلیم سبحان من لیس فی الوجود الا ہو وما الاول والآخر والظاہر والباطن الا ہو آبدا روشن

حق افضل الانام علیہ افضل التحیۃ والسلام کان اللہ ولم یکن معہ شیء وقالوا ہو الآن کما کان فلیس غیرہ الا فہ چون در خاطر قدسی مناظر خلیفۃ اللہ فی الآفاق مالک الرقاب سلاطین بالاستحقاق ابوالکمال ابن السید الشریف السید امیر المومنین ابن السید الکامل السید الاوحد الاکمل السید الاتقی الاورع السید الاصفی الاسعد السید الاسنی الاشرف السید الاجل الاکرم السید الاعظم الاعلم السید الاوحد الاکمل السید الاتقی الاورع السید الاصفی الاسعد السید الاسنی الاشرف السید الاجل الاکرم السید الاعظم الاعلم باطن روشن ضمیر ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بادشاہ عالمگیر مکور شد کہ ہمین دانشنور و ہمین منش گشتہ از علوم ظاہرہ و باطنیہ باخبر عارف عالم جمیع اولین و آخرین والد فقیر عبد الحکیم بن

Marfat.com

شیخ شمس الدین ابن دروپیش سلسلهٔ توحید مخصوص صوفیه وحدویه دریا ۱۵۶
کشتهٔ رحیق تحقیق پیش گرفته مستغرق لجهٔ این بحر عمیق اند مسلم است
از این نکته خفیه بهره و از خلوت فیض جلوه استفسار فرمودند این
دریوزه گر محرمان نهانخانهٔ جمع و انجمن فرق حسب اندت وقت
بجواب اجمالی اکتفا کرده عنان از آن دیده آن در مکنون را به
تحقیق خبر رشته کشف عنوان ساخت از صدف تحریر بتحریر
تشنه بزلال یک فهم برآرد و از نظر حقیقت کرین معرفت
اثر نگذرند بنا بران نکته چند بر ربط و بیان بعبارت گفتن
آن ناگفتن و ناگفتن آن گفتن پیوست مرقوم گردید تصویر این
سخن بطور شیخ کمال شیخ محی الدین این عربی رئیس طایفهٔ صوفیه صافی
آنست که اسم و صفات واجبی عین ذات و عین یکدیگر
و قد قالوا ان الاسم هو المسمی و لقد و تا نرست مگر ز حضرت علیم
که از تعین و وحدت می خیزند و حقیقت تشخص میدرنند یا
بخو تعینی که از تعین ثانی واحدیت میگویند و حقایق سر مکنات
می پندارند و همین صور معقوله منفصله را در حضرت علیم و در اصطلاح
اعیان ثابته میگویند و حصول اینها بسبب فیض اقدس است و بهکدام
زاینها از اثر وجود و غیر وجود می ندارد و بیکسی و بیگانگی از احدیه

Marfat.com

خرد موجودیت ذہنی اعیان خارجہ عکس اعیان ثابتہ است و مرات
وجود وجود تخیلی بہم آرد چو صورت متخیلہ در مرات وجود این
تخیل از صنع علیم حکیم است بسبب التفات تام برفع وہم و تخیل مرتفع
نگردد و ثواب و عذاب بران مرتب شود و بودن این اعیان
بتخیل نظر بمرتبہ ربوبیہ است نہ بمرتبہ عبودیہ چنانچہ صورت مرات
در مرتبہ وانش تخیل وہم است و کودک از اکس بندارد کہ
ہم سخن او کرد و لقاوت دیدار مشتہی مشہور نسخ موریہ
بر کاغذ دید و قدم کفت اموریہ و کر این زار ہم کہ عجب نقشہا
آن کلک کی نہ ہمچو ریحان ہمچو سوسن زار و ور و کفت آن مور
راضع است آن ہمہ ور و این قدم در فعل فوعت و اثر کفت
ہمچنین میرفت بالا تا یکی ہمتر موران فطن بود و اندکی بالکفت
کر صورت بیند زین ہنر کان نجوزب و مرکی دو دہ خبر صورت
آمد چون لباس و چون عصا جز بعقل و جان نجنبد نقشہا نکتہ
ہر کہ حاجب خود را بغیر حق برد کودک مزاجی راست یا بند خیال
و مور کو تا نظر و خیال کز پی ہست غافل از حقیقت حال و از شان
ایاک نستعین ہمرہ و بخرت چنان عمر عزیزت کذشت

مزاج

Marfat.com

Marfat.com

از سه وجه امکان قدیم ثابت اول آنکه مذهب اهل حق قول نبا بد
صفات ست بر ذات سه دوم آنکه وجوب منافی امکان و منافی لوازم
مستلزم منافی ملزوم ست پس اثبات هر دو لازم مر ذات
واحد را مستلزم منافی شی با نفس خویش سیوم آنکه ثبوت مرتبه
ز جهت مغائرت ست پس استکمال بغیر لازم و دفع این سه استدلال
بر سه اصل محقق و واقف طرق غائله واضح و مناهل صادق الضلل
ملازم تحریر سدید بدفع مسئله میتوانند شد تشبث این جمع سخن بارفات
مرتبه بکمتر و تفاوت احکام از وجوب و امکان که ابراز احالی دیگر و
مرتبه دیگر می باید و هر کس و رحال و هر وقت ظهر بران نیا بد
هر کفی حمام شریعت بر کف سندان عشق نهد هر هیئت که ندارند جام و
سندان باختن آنست که حقیقت جامع با اختلاف انواع و اوصاف
از شخاص نیست است نه غیران و احکام و آثار مختلف و خواص با نسب غیر جامع
است و طلب منافع یکی از دیگر عین فاحش به سهو واضح ست
و حفظ مرتبه هر کدام در احکام و آثار لازم تمثیل دیگر شخصیه در اختلاف
هیئت تصغیر و تکبیر و طول و قصر در استواء و تحدیب و تقعیر و دیگر اختلاف
منتشر و مختلف ظاهر شود و حکم صورت هر آئینه مخالف دیگر و حکم آن صورت
خارجیه غیر حکم آن صورت متخیله و این صورت بر وحدت خود با قی و بر

خیالیت

Marfat.com

٦

خیرات و دو هزار نه که سنگر ہے روبہ ؛ نصورت حقیقت تشنیع
ہر جا کہ سنگرم تو نمودار بودہ ای ؛ نمودہ رنج توجہ بسیار بودہ
تشنیع بکرامذہب بعضی از اشاعرہ آنست کہ کلام صفت پیشخصیہ حقیقیہ
در ازل ہیچ نوع از انواع خبر و امر و نہی و استفہام و ندا
متصف نیست و انواع اعتباریہ بحسب تعلقات ہم رسیدہ و صفت
واحد حقیقی را انواع و با آن انواع موجود و ہر نوع حکم مخالف
و منافی نوعدیگر متعلق و صفت قدیم و انواع ہمہ حادث و کلام
ہر ہر کدام محمول و نفی کلام از اینہا کفر شدید شریف این قول را
تصحیح کردہ نیز در تشبیہ این نسبت امواج و حباب و انہار
بحر می آرند قال الشیخ موید الدین الجندی شرح البحر بحر ما کان
فی القدم ان الحوادث امواج و انہار فیہ و الحباب اشکال تتشکل
عن تشکلہ فیہا فہی استعارۃ موجہا کہ بحر است در ازل جملہ مرآت
حباب بود اگرچہ آب و حباب باشد و ہوا در حقیقت حباب
آب بود پس ازین روی است اشیاء در ازل چون است
سراب بود و نیز شیخ مذکور در شرح فصوص الحکم گفتہ شعر
مشرب التحقیق الاتم التحقیق ان لا یحجبہ ارواح عن ما وہ حجب
الصورۃ الجسمیۃ لا یسبق فی الوجود عن اصلہ کذا لک الصورۃ الروحیۃ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۱۶۱ ۱۴

Marfat.com

چه خود دارد و مرتبه عبودیت را متحقق شد بمشقت اعلی شیر
نماید و حکمت ارسال رسل و انزال کتب بتکلیف هویدا شد و مغز هم شد
صوتهم و اعون که صورت حقیقت و صف حال او کرد و در و لیست
که مقصود او فرمایش است و عبادت روحانیت برسد و نیز در مسند
مسند این در و گفته است آه ز پستی و بر آه آه کز تو نظم
کشت هر کونین زره و دریا ب که غیر ذرت مقدسه بمنزله هوز علیه
نسبت تا در مرتبه ربوبیت است نه در مرتبه عبودیته پس هر که متحقق
و منجی بکلیه و بصر و بی لیسمع گردد و کشف این دقیقه و لکم لکلمات
لوازم این مرتبه داند بدانجا سخن ناتمام شده تمام شد و دست
از قلم و که نخ ذهنی کردید و تمیز الشمال عن الیمین و الیمن عن الشمال
و انقطع الحال بالصحو الکی کان قد انقطع هو بکمال چون رسید
بدانجا سخن لن ترانی چون رسید بدانجا قلم و هم شکست
لب ببند از چه فصاحت دست دارد دم مزن والله اعلم بالرشاد
بر لب بامی تو مست مدام بنشین یا فرو داد و سلام از
از حجاب نظران دیده باز ار که خرد و نکنند و نفهم ار صلح سهو و خطا
و رسد از تند. غلدم همتی آن عارفان باکرمم که کنند عیب
نه هند صید خطا پوشند تا پس از نکارش این رقوم از مغفور مرحوم

Marfat.com

حقایق و معارف که شیخ محمد معصوم ممتاز ساخته نقشبندان
سرهند را چند در بیان این سرحد و بدیده شد خلاصه آن مطلب قاصر
اینجا در آمده است صوفیه بوحدت وجود قائل اند و علمای ما از کفر
زنادقه میدانند نزاع هر دو فرقه لفظی راجح است وجود ضعیف
ممکنات در نظر صوفیه خیال محض است و عدم مطلق و همه اشیاء
ظهورات حق تعالی اند نه عین حق تعالی جل سلطانه و در مقابل همه
اوست و همه از اوست و نظر علمای ما تعلق احکام تکلیفیه برعین
وجود منحصر و این بمنزله مغایرت آن حقیقت مجوره و لهذا
آنرا عالم حقیقی نامند و این عالم مجازی و هر دو طائفه بمضمون
هدایت مشحون کل شیء هالک الا وجهه متعرق و متحیر دانسته اعلم
بحقیقة الامر از جمله مشکلات متعلقه این مسئله یکی را ذکر کنم تا همت
همه اهل دانش و رحمت مشتاقان مصروف شود شیخ این عبارات
بسبب بعض عبارات او در تصویر مسئله توحید موهوم محمول
ممکن تکفیر میکند و آنرا از امام الغزالی قدس سره الحق فی
تفسیر سوره یوسف ذکر تا کل الا ذلک لحظه و اهون ما فی الذکر
ذکر ان علما را تا کل فی الوجود یک حاضر وجدانی میجوید و تا کل مکان
محاط مطلب موجود بغیر تکلم و لا حظت معلوم بغیر عیان و نیز عارف

Marfat.com

Marfat.com

(۱۶)

بیرت یکدست و صد هستن و صد جیب ستر ورفتش ار این سرزنش
از بهر پس شریعت قال الشیخ ابو اسحاق سر او پوشته گفو قبل
رفی لا کلتم من علی جواهره کیلا یرد حق و وجیب فتفیش و قد عدم
فهذا ابو حسن الی الحسین و ضرابه الحسنا یا رب جوهر لو الوح یقین
لی انت محرر بعبد الوثنا و لاستحب رجال مسلمون دمی برون اقبح مایانونه
حسنا و از بعضی صحابه مشهور است که من از پیغمبر علیه السلام دو علم یاد
گرفتم یکی را با شما گفتم و دیگر را اگر بگویم این بلعوم مرا خواهند برید
تا اینجا حکایت تمام شد معلوم باشد که صوفی سخن را از شبهه صاف
کرد و در اخبار و اقوال علماء مصنوع اندک متعین نیست تا محت
بیش پدید و خلاصه شبهه آنست که انچه یافته و میکاشفه نفع خیر کند میتواند
که نور الهی بر بصیرت غلبه کرده موجب خفای مخلوقات شده باشد
چون ستارگان وید نور افتاب چنانچه مرید از مریدان غوث الثقلین
دعوی کرد که من بخدا را بچشم سر می بینم حضرت و پیرا زجیر کردند
و جماعه از انحضرت پرسیدند که او در دعوی محق است یا مبطل فرمودند
محق مشتبه است ولی حقیقت بچشم بصیره دیده و از بصیرت او
روزنه به بصر وا شده بصیرت او منور شده
گمان کرده که به بصر می بینم پس جواب صاف انست که این مرتبه خرغلبه

Marfat.com

عشق و محو بجوبه حاصل نشود تا بجذبه بصیرت بسمع متجلی نگردد و در جستجوی
راه نیابد و در حال بصیرت گوید بصیرت راجه گنجایش تا بشناسد آن
چه رسد ۔ عشق آمد عقل خود را وارهید صبح امد شمع خود بیچاره شد
عقل خود شمعی است چون سلطان رسید شمع بیچاره در انجم خزید
عقل سایه حق بود حق آفتاب سایه را با آفتاب چه تاب
در نیمرتبه اشتباه راجه گنجایش دارد نه حقایق اشیا کماهی ظاهر
گردد و کلام ربانی سرور کائنات علیه افضل الصلوات والتسلیم
اللهم ارنا حقایق الاشیا کماهی اشارت باین مقصود است وطلب
این رتبه جمع بکمال او بے گمان سزاوار حضیض جمع زیرا که حقیقت
الحقایق وجود حقست پس روا نه کنه ماهیت مطلوب و نقاوت
این سوال تا ارزد دریاب سبحان الله چه جوصله است تا
وجه استعداد دریابد و ادراک نماید موسے زیهوش رفت
بیک پرتو صفات نه تعین ذات در نگریه در تبسم وا ماحدیث
ارنه لمیزان علی قلبی وانه لیغان علی کل یوم سبعین مرة وفی الروایة
مائة مرة چون اصحاب را پرسیدند بحبیب متعرض نگردید و گفت ان
ساءلت عن قلب محمد رسول الله وغیر لقبله وان کمال او بود در شب
شهاب الدین سهروردیه گوید عین برعین بصیرت نبود دیه صیانه

Marfat.com

(۱۶) نسیه و سلم چون باهم آمدن بکدست بر بیع که در صورت نفع بیع و
(۱۷) در حقیقه محمد خبانخه در موضع خود مبین است و استغفار از غایت شوق
بوده یکی از یاران بزبان هند بگفته جهن بچرت من جنت
اک کیس کرون مان کے اوٹ پل اک اوجهل رہنا ہون
یک اوش کوشش کوت یک چشم زدن غافل از انماه نباشم
ترسم که نفهمند اگاه نباشم و نیز شیخ مذکور گفته که همت
روح اقدس وصول بر فیق اعلی و ملکوت بالا که مقر اصلی همه اوست
طالب بود و قلب تابع روح و نفس تابع قلب اما حرکت روح و
قلب در نهایت سرعت پس ناچار تابع جذبات پذیرد و در نصورت
بشریت منقطع و متخلع گردد و حکمت رحمه للعالمین که بقای بشریت
مدت مخصوصه صورت نگیرد و فرو هشتن مژه عین را منقض گردیدن و سر
همان شوق رست و در پی بس کنم این گفتگو را که پایان ندارد
سر هو را صغیر عقل را راهی دران نیست باش کی سزد
سر پنجه مور را نیاید فروق خز این همی چشیدن اگر بر دوش دارے
صد سبو را اللهم لا تجعلنی ممن قلوبهم فی غفلة و السنتهم بالاسرار
والحقایق والغظمة فی تعلقة سبحان ربک رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین تمام رسید رساله و هفده مولوی
عبد الله بن مولوی عبد الحکیم سیالکوتی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

احمدك منطق افصح به لسان الفصحاء وهدى الى مدرك رشده في ازمان
الاذكياء حمد آله تصدق بكبريائه وشكر منعم لا تتصور عدة الائه نحمده حمدا
لا يحد ولا يرسم وشكره شكرا لا يقاس ولا يرشم ونصلي على من ارسله
حجة ربانا وخلقه هديا وتبيانا اوضح سبيل العقل والتفكر واقام الحجة
على اعوجاج الجهل والتحير وعلى آله واصحابه المستقرين لسنته وآثاره
والمتمثلين بسنته وانواره وبعد يقول الفقير المسكين عبد الحكيم ابن
شمس الدين لما سألني الولد الاعز نور حدقة السعادة ونور حديقة
العبادة فؤاد الفؤاد ولد الغريب عبد الله الملقب باللبيب عند قراءته
للشرح المنسوب الى الطود العظيم والقمقام الجسيم والحواشي المنسوبة
المتعلقة عليه للسيد السند والحبر الماجد ان اكتب ما سنح لذهني الكليل
في حل مشكلاتها واحرر ما تقرر لدي في كشف معضلاتها سالكا لكل
يق الاقتصاد ومقتصرا على ايراد ما يتعلق بحل الكتاب لما ان ما علق
عليها الفضلاء مع استهارهم بها مقتصر بعضها غير وافية لوجود الطفرة
وبعضها غير شافية لعدم الطفرة وبعضها مملة لاطناب غير متعلق
بالكتاب وبعضها مملة للاجتواء على شكوك محيرة للطلاب فشرعت

مسعى

Marfat.com

Marfat.com

کمالات مظہریہ

احوال ومعارف حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید

(۱۱۱۱_۱۱۹۵ھ/۱۷۰۰_۱۷۸۱ء)

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

(۱۱۵۶_۱۲۴۰ھ/۱۷۴۳_۱۸۲۴ء)

عکس مبنی برنسخہ خطی مخزونہ کتابخانہ خانقاہ مظہری، دہلی

بمقدمہ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

الوداع اے زندگی

۱۹۸۳ء کو حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی مشہور کتاب مقامات مظہری کا ہمارا مرتبہ پہلا ایڈیشن طبع ہوا، پھر اس کی تین مزید طباعتیں عمل میں آئیں، اس بیش بہا کتاب پر ہمارا مفصل مقدمہ اور ہر فصل پر ہمارے حواشی کو قبول عام نصیب ہوا۔

اس وقت حضرت مولف کی اسی موضوع پر دوسری کتاب یعنی کمالات مظہریہ کا علم تو تھا لیکن اس کے قلمی نسخہ تک ۱۹۸۹ء کو اس وقت رسائی ہوئی جب ہندوستان کا طویل علمی سفر کیا اور خانقاہ مظہری کے بزرگ سجادہ نشین حضرت ابوالحسن زید فاروقی مرحوم سے ملاقات ہوئی تو اس کی فوٹو کاپی کی درخواست کی، جس پر حضرت نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے اس کی عکسی نقل عطا فرمائی۔

ارادہ تھا کہ مقامات مظہری کی طرح اس پر بھی مفصل مقدمہ اور حواشی لکھوں گا لیکن کارہای دیگر میں مصروفیت اور فرائض منصبی کے باعث یہ کام نہ ہو سکا، اب جب کہ زندگی اپنے آخری مراحل سے گذر رہی ہے اور میں اس کام کے لیے جس تنومندی اور صحت کی ضرورت ہے اپنے اندر محسوس نہیں کرتا تو اس کے نسخہ دہلی کا عکس شائع کر دینے ہی کو ترجیح دی تا کہ آنے والے محققین اس فریضہ کو بہ آسانی ادا کر سکیں۔

مخلص

لاہور

۲۱/اکتوبر ۲۰۱۷ء

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

مؤلف کمالات مظہریہ

حضرت شاہ غلام علی دہلوی (۱۱۵۶۔۱۲۴۰ھ/ ۱۷۴۳۔ ۱۸۲۴ء) اکابر نقشبندی مشائخ میں سے تھے، ۲۲ سال کی عمر میں ۱۱۷۸ھ کو مشہور نقشبندی شیخ طریقت حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید (۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور باقی ساری عمر عزیز حضرت کی خدمت میں گذار دی، آپ کو اتنی روحانی قوت عطا ہوئی کہ بڑے بڑے مشائخ اپنی آبائی مسندیں چھوڑ کر آپ کے حلقہ بگوش ہوئے، آپ کے مریدین اور خلفاء کی بہت کثیر تعداد تھی۔ شاہ روف احمد رافت مجددی نے آپ کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ آپ کے حلقہ میں سمرقند، بخارا، غزنی، تاشکند، حصار، قندھار، کابل، پشاور، ملتان، کشمیر، لاہور، سرہند، امروہہ، سنبھل، بریلی، رام پور، لکھنؤ، جائس، بہرائچ، گورکھپور، عظیم آباد، ڈھاکہ، بنگالہ، حیدر آباد اور پونہ وغیرہ سے حضرات روحانیت کی طلب میں آپ کے پاس آتے رہتے تھے۔

آپ کے خلفاء میں سے مولانا خالد کردی رومی کے مریدین کی تعداد ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء تک تھی اور عالم اسلام کی متبحر علماء جو ان سے فیض یاب ہوئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔ خود سر سید احمد خان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ آپ کی خانقاہ میں روم، شام، بغداد، مصر، چین اور حبشہ سے حاضرین آتے اور بیعت کرتے تھے۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے اکابر خلفاء میں سے شاہ ابو سعید مجددی، شاہ احمد سعید مجددی، شاہ روف احمد رافت مجددی (مرتب ملفوظات ومکتوبات)، مولانا خالد کردی

Marfat.com

رومی، مولانا سید اسماعیل مدنی، سید عبداللہ مغربی، مرزا رحیم بیگ عرف محمد درویش عظیم آبادی، خواجہ غلام محی الدین قصوری (جامع ملفوظات) وغیرہ نے بہت شہرت حاصل کی۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی تالیفات میں سے مقامات مظہری، ایضاح الطریقت، احوالِ بزرگان، رسالہ درذکر مقامات ومعارف حضرت مجدد الف ثانی، رسالہ طریق بیعت، رسالہ درطریقہ شاہ نقشبند، رسالہ دراحوال شاہ نقشبند، رسالہ اذکار، رسالہ مراقبات، رسالہ دررداعتراضات شیخ عبدالحق برحضرت مجدد الف ثانی، رسالہ دیگر دررد مخالفین حضرت مجدد الف ثانی، رسالہ مشغولیہ، رسالہ سلوک راقیہ نقشبندیہ، مکاتیب شریفہ، درالمعارف (ملفوظات)، ملفوظات چہل روزہ اور کمالات مظہریہ مشہور و متداول ہیں۔

حضرت شاہ غلام علی اپنے شیخ حضرت میرزا مظہر جان جانان کے خلیفہ تھے اور آپ کی شہادت (۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے بعد آپ ہی آپ کی خانقاہِ مظہری کے سجادہ نشین ہوئے اور اپنی وفات ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء تک خانقاہ شریفہ کی خدمت کرتے رہے، آپ کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت شاہ ابوسعید مجددی نے اس خانقاہ کی تولیت کے فرائض انجام دیئے اور پھر آپ کے وصال ۱۲۵۰ھ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ احمد سعید مجددی نے ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء تک وہاں روحانیت کے طالب افراد کی رہنمائی کی، آپ نے ۱۸۵۷ء کی انگریزوں کے خلاف اہل ہند کی بغاوت کو جہاد قرار دے کر اس جہاد کے فتویٰ پر اثباتی دستخط کیئے تو آپ کو یہ ملک چھوڑنا پڑا، آپ مدینہ منورہ جاکر مقیم ہوگئے، جاتے ہوئے آپ نے خانقاہ مظہری اپنے سب سے مشہور

Marfat.com

خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (ف ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء) کے سپرد کر دی، حاجی صاحب نے اپنے ایک خلیفہ مولانا رحیم بخش اجمیری ہر صوری (ف ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۸ء) کو اپنا قائم مقام بنا کر دہلی بھیجا جہاں وہ اپنی وفات تک اس مبارک خانقاہ کی خدمت کرتے رہے، ان کے بعد مولانا ولی النبی مجددی رام پوری نے بھی کچھ عرصہ خانقاہ میں واردین کی خدمت کی، ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء کو حضرت شاہ احمد سعید کے پوتے حضرت شاہ ابوالخیر مجددی مدینہ منورہ سے دہلی تشریف لائے تو حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے جانشین حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی موسیٰ زئی شریف سے دہلی آئے اور یہ خانقاہ آپ کے سپرد کر کے رخصت ہو گئے، حضرت شاہ صاحب نے اپنے وصال ۱۹۲۳ء تک وہاں کی تولیت کے فرائض انجام دیئے تو آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ شیخ الاسلام مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے سجادگی کا یہ مقدس فریضہ اپنے وفات ۱۹۹۳ء تک حسن وخوبی سے انجام دیا، آپ کے بعد اب آپ کے پوتے حضرت انس فاروقی بن شیخ ابوالفضل محمد اس مبارک درگاہ کے سجادہ نشین ہیں۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے مفصل حالات ہماری مندرجہ ذیل کتابوں میں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) ملفوظات چہل روزہ شاہ غلام علی جامع خواجہ غلام محی الدین قصوری۔

(۲) مقامات مظہری، مقدمہ وضمیمہ

(۳) تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند

Marfat.com

کمالات مظہریہ

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے شیخ حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید کے احوال پر دو کتابیں تالیف کی تھیں اول مقامات مظہری (مفصل) دوم کمالات مظہریہ (مختصر) آپ نے ان دونوں کتابوں کے نام تجویز نہیں کئے تھے چنانچہ مقامات مظہری کا پہلا ایڈیشن (مطبع احمدی دہلی ۱۲۶۹ھ) ''رسالہ شریفہ در بیان حالات و مقامات حضرت شمس الدین حبیب اللہ جناب مرزا جان جانان مظہر شہید'' کے نام سے طبع ہوا تھا لیکن جب دوسری مرتبہ ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۲ء کو طبع مجتبائی، دہلی سے یہی طباعت لطائف خمسہ معروف بہ مقامات مظہری کے نام سے شائع ہوئی تو اس کے بعد عصر حاضر کے تمام تذکرہ نویسوں نے اس کا حوالہ مقامات مظہری کے نام سے دینا شروع کر دیا۔

اسی طرح جب آپ نے اپنی آخری عمر میں آپ کے احوال پر ایک اور رسالہ حدود ۱۲۳۷ھ/ ۱۸۲۱ء کو تالیف کیا تو اس کا بھی کوئی نام نہیں رکھا، شاہ محمد مظہر مجددی لکھتے ہیں:

> حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ خود کہ بظن غالب در حدود سی و ہفت تالیف فرمودہ اند و عمر مبارک حضرت والد (شاہ احمد سعید) بہ بیست رسیدہ بود، بعد ذکر حضرت جد امجد (شاہ ابوسعید) چنیں ارقام فرمودہ اند کہ [1]

اس اقتباس سے اس کتاب کا سال تالیف ۱۲۳۷ھ متعین کیا جا سکتا ہے،

---

[1] مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۴۷

Marfat.com

حضرت ابوالحسن زید فاروقی (سجادہ نشین خانقاہ مظہری) نے اس رسالہ کا مطالعہ کیا اور اس کا نام کمالات مظہریہ تجویز کیا جو آپ نے اس کے پہلے خالی ورق پر اپنے ہاتھ سے لکھ دیا۔

اگرچہ کمالات مظہریہ مقامات مظہری کا خلاصہ ہے لیکن مولف نے اس تلخیص کے دوران اس میں بعض قابل توجہ اضافات بھی کئے ہیں۔

کمالات مظہریہ کے اب تک ہمیں صرف تین قلمی نسخوں کا علم ہے، یعنی:

(۱) کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد، شمارہ ۹۹۵۴

(۲) نسخہ ذخیرۂ پیرزادہ مخزونہ کتابخانہ دانش گاہ پنجاب، لاہور [۲]

(۳) نسخہ حاضر یعنی کتابخانہ خانقاہ مظہری، دہلی (عکس حاضر)

اس کا سال کتابت اس کے خاتمہ میں درج نہیں ہے لیکن حضرت ابوالحسن زید مرحوم کا خیال ہے کہ یہ رسالہ ۱۸۵۷ء سے پہلے کا مکتوبہ ہے [۳]، اس کے پہلے زائد ورق پر جہاں انہوں نے اس کا نام کمالات مظہریہ تجویز کیا ہے وہاں یہ لکھا ہے کہ یہ رسالہ حضرت مولف شاہ غلام علی کے حسین حیات ہی کتابت ہوا تھا اور آپ نے اس پر تین مقامات پر اپنے دست مبارک سے حواشی لکھے ہیں یعنی صفحہ ۱۲، ۱۳۲، ۱۳۳

آیئے اس متبرک خطی نسخہ کے عکس کا مطالعہ کریں۔

مخلص

لاہور

۳/ اکتوبر ۲۰۱۷ء

محمد اقبال مجددی

---

[۱] فہرست مشترک ۱۱/ ۱۰۰۲

[۲] عارف نوشاہی: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانہ مرکزی دانشگاہ پنجاب، لاہور، تہران ۱۳۹۰ش، ۱/ ۵۴۱۔ ۵۴۲

[۳] مقامات خیر ۸۵

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ
کمالات مظہریہ

زید ابرکاتہم فداہ

رسالہ شریفہ مبارکہ

در بیانِ حالاتِ محصّل درجاتِ کمالاتِ ولایت

حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا جان جانا مظہر

قدس اللہ سرہ الاقدس

تالیف

قطب فلک الارشاد غوث الایقاظ والاوتاد حضرت عبداللہ

عبدالقادر شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ ورضی عنہ

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ در ۲۲ صفر ۱۲۴۰ وفات نمودند این نسخہ مبارکہ در حیات ایشان نوشتہ شدہ۔ بلکہ حضرت ایشان مطالعہ فرمودہ سطر بر سطر بہ دست مبارک خود نوشتہ اند۔ صفحہ دوازدہ سیزدہم و ہمہ و بر صفحہ ۱۳۲ تا سطر ہفتم تا دوازدہم و ہر صفحہ ۱۳۳ سطر اول و دوم۔ نسخہ قیمہ و مبارکہ ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیوض

Marfat.com

Marfat.com

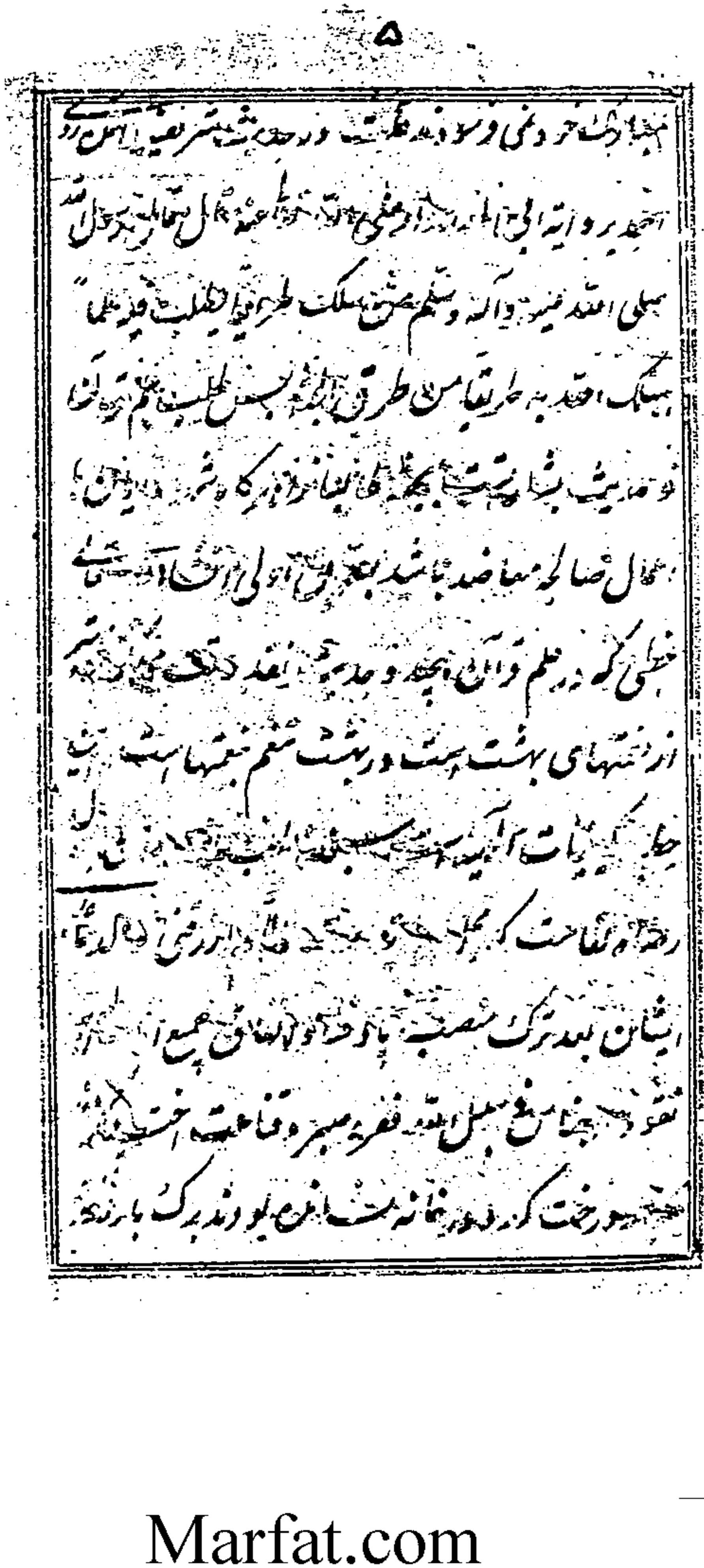

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

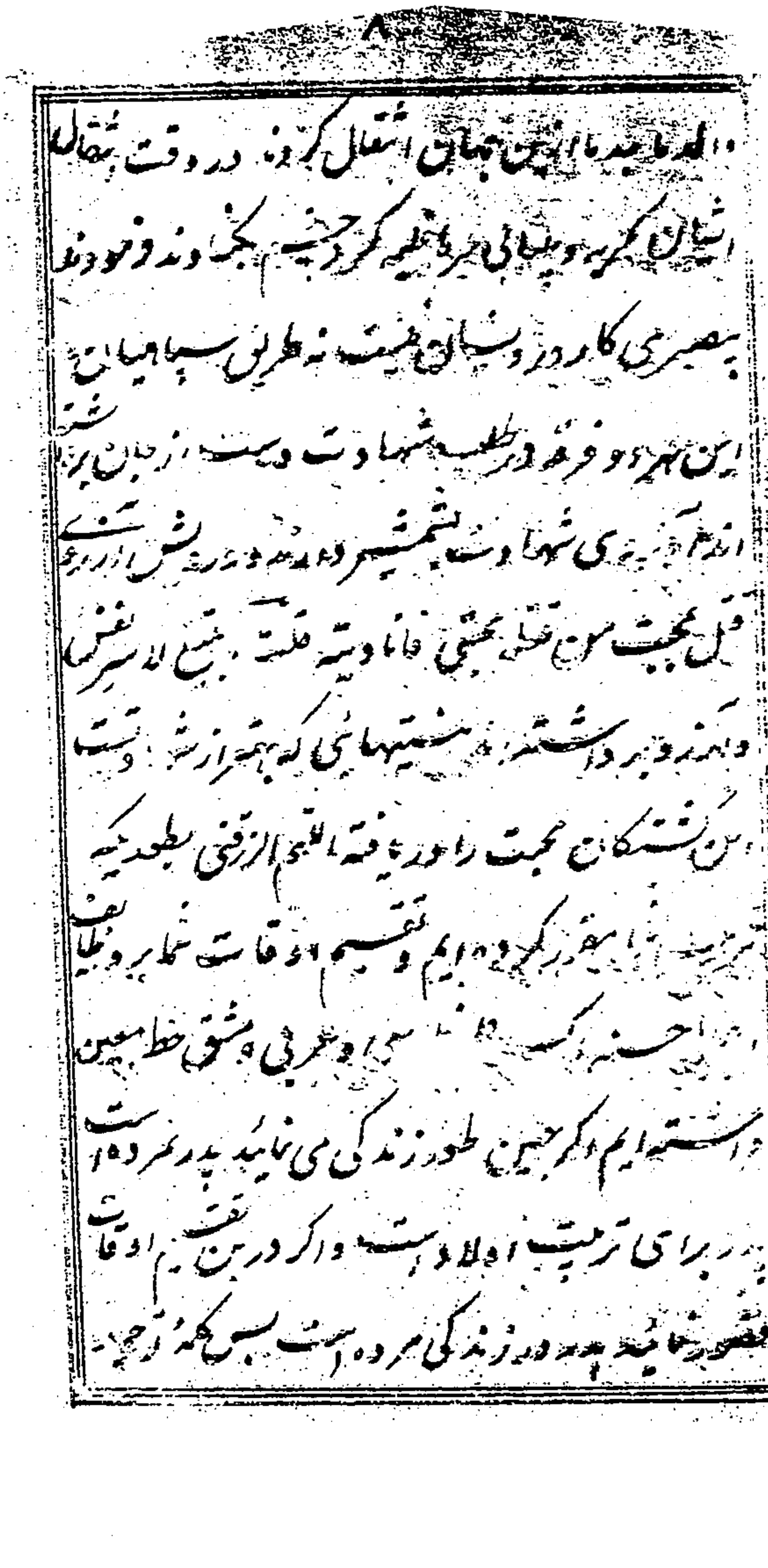

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حافظ محمد
محسن اولاد صفائی حضرت ایشان محمد معصوم و پسران
محمد اعظم نیز صحبت داشته اند و فوایدها برداشته در کمال
تقوی و ورع و در متابعت سنن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
نهایت استقامت داشتند در علم اصول و فروع
و علوم شفعه ایشان را مهارت تمام بود صاحب احوال
بلند و مقامات ارجمند و وجدان صریح و کشف صحیح
و مدت پانزده سال استغراق قوی بر ایشان استیلای
داشت جز بوقت نماز افاقت نبود بانداک التفات
بایشان لطایف جاری بذکر حضرت باری می شد
و دلها را استغراق و بیخودی دری می یافت کتاب سید
حبیب خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم پیش خود داشته
بر متن بسی و عبارات شرحیه نیز اطلاع می نمودند جمع

دوستان

Marfat.com

دندان خورش بدعقد انشت پسر خود را دشمن و
دختر خود را شکر سید اوند تبصر و داوام کرده باشند
از کمال ورع نان بدست خود با وضوی پختند وقت
گرسنگی پارهٔ نان در آب تر کرده تسکین جوع می کرد
از غلیات احوال است یا از درخت و شیرین نمی کردند
باین استغراق و رقتی یکبار خلاف سنت پای در
درمیت الخلا نهادند ترک ادب عمل آمد و تا سه روز
قبض قضیٔ باطن شد باستغفار بسیار بسبب باطن سکال
کردید قلت سنت است گر پای چپ در بیت الخلا
و در مسجد پای راست یکی از دو پا پای چپ در مسجد
نهاده بود آوازی آمد شوری مکن پای ادب نگاه دار شیخ
شیخ ابی سعید رحمة الله علیه در مسجد بودند طلبی پای چپ
در مسجد نهاد فرمودند ای بی ادب ادب خانه دوا

Marfat.com

Marfat.com

از اثر اسم ملقابض ظهور نماید بدون تجلی الباسط نخواهد
شیراز و مکنت عاوت نمود و بلبل بنوا و عندلیب بنغمه و
و عزت بسر آید بدون بسط ظاهر چه مرحمت شود بدین اسم
و در حالة بسط شکر حضرت حق بجا آرد سایط واقعیت
حضرت پشیمان نامیفرمودند از حضرت سید رحمة الله
بر عملی که ما کردیم نور و ظلمت آن در ری یافتند میفرمودند
که شما آنچنین عمل کرده اید میفرمودند انوار در رو و بهرات
مانند برگهای مرده صد برگ متجزی بنظری آید روزی در
راه بائیکی از شراب خوران اتفاق ملاقات و کلامی واقع
باز بمجلس مبارک رسیدیم فرمودند ظلمت شراب از
شما معلوم میشود ظلمت صحبت هست پس توجه فرمود
و در بالجمله خود کدورت و ظلمت عیان دیدیم بتوجه شریف
زایل شد روزی در راه نظر بجمیله افتاد فرمودند شما را

Marfat.com

کرده همت در باطن شما ظلمت آن ظاهر است پس توجه
فرمودند و بنوید توجه آن ظلمت رفع شد شخصی دکان تنگ
نزدیک خانهٔ ایشان برآورد و فرمودند از انعکاس ظلمت
بنگ دل یکدرشته بنظر میآمد سوال کفته دکانش را تباه کردم
فرمودند دل زیاده تر ملکدر شد او را ایذا رسانیدید ظلمیده
بیارید تا استعفا کرده شود او را تلاش کرده آوردیم
عذر خواستند فرمودند پیشه موافق شریعت اختیار باید
زر و نقدی عطا نمودند رخصت کردند حالا دل صاف
شد آمرد توبه کرده یکی از مخلصان گشت از کمال پرهیز
زنده دنیا و اهل آن کتابی که بهاریت ازین مردم میطلبند
آنرا بدست نمی گرفتند که ظلمت اهل دنیا بآن پیچیده است
بعد چند روز که بمن صحبت جناب مبارک ظلمت زایل
میشد پیش خود بطالعه می گذرانیدند امید بهاشان را روا

تصنیف

Marfat.com

تصرفات طریقہ از القاء ذکر در قلوب و تحویل احوال
طالبان همت و توجہ خوارق و کرامت کرده
بود چنانچہ زنی عرض نمود کہ دختر مرا جنیان برده
اند توجہ فرمائید کہ باز یابد ایشان مراقبہ نمودند
فرمودند بہ مغرب منتظر باش دختر تو خواہد آمد همچنان
واقع شد توجہ مراقبہ پرسیدن شد فرمودند از جناب الٰہی
سبحانہ در غیبت مراقبہ عرض نمودم اگر توجہ دہند
بدن موثر شود همہ برای احضار آن دختر کنم باذنہ
تعالیٰ بدن موثر خواہد شد مخلصی را ہوای معیت
خواست حضرت سید حاضر شد زجر نمودند از کنار محفوظ
ماند دو زن برای اخذ طریقہ آمدند یکی را تلقین نمودہ
صاحب حالات شریفہ گشت دویم را فرمودند دل از عقیدہ
پاک بدن تا دل قابل فیض الٰہی شود سبحانہ تعالیٰ بروب

Marfat.com

خانه در کر مهمان طلب میفرمودند هر چه بار باب نسبت
باطن منسوب میکردند و ربانان زنهار دران سرایت نمیدادند
در طعام حضرت نواب اکرم خان رحمة الله علیه از اولاد
حضرت شاه نقشبند خلیفه حضرت ایشان محمد معصوم
اسراف زیاده میدانم از خوردنی و نگاران ایشان که شیرورغن
آنها میخوردند بجای کیاه گلها میخوردند شیرورغن همه
خوشبوی شد لیکن ببرکت باطن ایشان ظلمات اسراف
بدل نمیرسید اگر گاهی تبرک طعامی میفرستادند
و خورده میشد آنقدر نور در باطن می آمد که گویا دو رکعت
نماز خوانده شده میفرمودند اورنگ زیب پادشاه از
ایشان پرسید که عمر شما چند سال است فرمودند شصت سال
هر قدر که بخدمت مرشد خود بوده ام زندگی و عمر همانست
باقی خرخاری است حالات او حالات همان بود که با یار رفت

باقی

۱۹

باقی همه بیحاصلی و بیخبری بود: میفرمودند در حالات و
کیفیات و انوار قدما و متاخران بقریب بسیار فرق است
وقت انتقال نواب مکرم خان کلاه حضرت خواجه احرار
رحمة الله علیه بر سر ایشان نهادند فرمودند کلاه پسر من
حضرت محمد معصوم بیاریید اگرچه انوار حضرت خواجه را
از این کلاه فایض شده لیک میخواهم در نور پیروستگیر خود
استغراقی یافته بآنچنان بروم بس کلاه مبارک حضرت
ایشان محمد معصوم بر سر خود نهاده نقل کردند رحمة الله علیهم
الله تعالی این فقیر لاشی را از انوار پیر و مرشد خود بهره
داشته در مشاهدهٔ خود بدارد و این بیت این بین بر
مصحف یکدست پاره و دیگر بدست داشته با یک اجل خنده زنان
بیرون شده نقد حال این بنده ناچیز گردانند با جمله کمالات
حضرت سید مقدور بیان نیست صبر و توکل و رضا و

Marfat.com

وتسلیم وحضور ونسبت یادداشت حضرت شاه نقشبند
درصحبت مبارکه متعاقب ایشان حاصل بود حضرت ایشان
میفرمودند زیاده از هزار کس از حضرت سید استفاده
کرده اند ذاکر وشاغل . وصاحب حضور رگاهی بعضی
از نسبتهای طالبهٔ احمدیه سرشار بودند از انجمله حضرت
میر سلمان وحضرت نواب سید حشمت خان وحضرت
مولوی محمد باقر بحال فقیر بسیار مهربان بودند حضرت شاه
بخش رحمة الله علیه می گفتند یکبار در بازار بودیم تمام بازار
نورانی شده دیدیم که حضرت سید سوار از ین راه میگذرد
انوار ایشان بازار را نورانی ساخته است در خانهٔ ایشان
رفتیم همه اشیاء ایشان نقیر وقطمیر از انوار وکیفیات
لبریز بود حضرت ایشان ما نیفرمودند افسوس که عزیزان
حضرت سید را نمیدانند اگر میدیدند ایمان بقدرت کاملهٔ

حضرت

Marfat.com

۲۱

حضرت حق سبحانه که این چنین اکابر را فرین است تا
میگردند تا بداند احوال و اعمال و معاملات و تاثیرات
صحبت و توجه دلمان و حضور و شهود و استقامت که
موقوف کرامت است همه موافق کتاب و سنت دارند
محدثان را که شغل روایت قول و فعل پیغمبر خدا دارند
صحابی نا پیدا گفته اند در اصحاب داخل حدیث فرق بر
پیغمبر خدا است اگر این اکابر را نیز در متابعت مثل صحابه
کرام گویند جا دارد سبحان الله اگر بصحبت حبیب خدا
صلی الله علیه وسلم رسیدیم الحمد لله که بصحبت آنچنان
مقربان بارگاه الهی سعادت حاصل شد و فات ایشان
در سنه هزار و صد و سی و پنج هجری یازدهم ذی القعده
فصل در رسیدن حضرت ایشان بخدمت سید السادات
حضرت سید نور محمد بدایونی رحمة الله علیهما و بیان آنچه

Marfat.com

حاصل کردند مسیر موند جاذبۂ عنایت الٰہی سبحانہ باشتما
کمالات جناب حضرت سید بخدمت ایشان مشرف ساخت
عنایت بسیار فرمودند فرمودند پیش ما چرا آمدید عرض
کردیم بجہت استفادہ فرمودند نزدیک تر نشینید اگرچہ
عادت ایشان نبود کہ بی استحقاق کسی را طریقہ فرمایند
معلوم نیست کہ این عنایت بر دل مبارک چہ رسیدہ کہ
بنده را قبول فرمودند بی تامل بسیر توجہ کردند و همین التفات
لطایف عالم امر جاری شد این از ضمایم ایشان بود
کہ یک توجہ شریف همہ لطایف ذاکر میشد و ازین جا معلوم
حضرت ایشان را تاثیر عجیب حاصل است کہ یک توجہ لطائف
ما لبالغ جاری میشود در دل آمد کہ احوال علم و طریقہ
ایشان تحقیق بایستی کرد و در دل اندیشہ و تردد جا کرد
فردای آن روز در سعادت افروز آئینہ دیدم صورت ما بصورت

وہابیت

Marfat.com

وہیت مبارک ایشان بر من بود ایشان از بس کثرت
مراقبہ در شب [illegible] می در شدند شبہا تا نیم کہ یا خم شب
بس التزام صحبت مبارک کردیم تلقین ذکر و مراقبہ فرمودند
بمعیتی در باطن پیدا شد در چند روز زیادہ جہر و جذب و
داد و ارادہ کثیر کہ آنرا وجود عدم گویند در گرفت انوار
لطایف زرد و سرخ و سفید و سیاہ و سبز ظاہر شدن
گرفت و کشف مغیبات و عالم ارواح و کشف قبور و خطرات
قلوب کشف مراتب قرب حاصل شد سبحان اللہ زہی
تصرف و تجلیات محبت سر توحید و فنح شد پیہا
در اضطراب قلبی غالب آمد آرامی نبود کہ دل آسایش
نماید در صحرا سر و پا برہنہ می گشتم خواب و خور نماند تا
آہ بقرار رسید راست و از پس غلبہ توحید ہمہ چیز از پرتو
نور وحدت بشکل مجہولی در آمد درخت و سنگ را در بر

Marfat.com

۲۴

تشنگ مسکر فیم و گریه ی کردیم ذوق و شوق و نالہ و ولولہ
و ستی و استغراق ، و بخودی نقد وقت گردید یکبار
نوریکہ محیط اشیاست ظاہر شد ممکنات را مانند امواج
دران نور یافتم چنانچہ حضرت شیخ فخرالدین عراقی ؒ
فرمودہ است ؎ ز دریا موج گوناگون برآمد ز بحر نی رنگ
چون برآمد دانستم کہ مکر حقیقۃ الامر منکشف گشت الہامے
بدل رسید کہ ذات پاک از تعینات مبرا است در آئینہ
نور روشنان و قرص آفتاب می نماید و حرارت آفتاب
دران سرایت کردہ است اگر آئینہ انا الشرق بگوید از
غلبہ النور معذور است لیک جرم آئینہ باقی است در
شعشعان نور مستور شد جام و می را یکی یافتن از سکر است
نہ در واقع پس بعد چندی ازان غلبہ رت سکر و مستی
راحتی دست داد و در خلق و خالق امتیازی پدید آمد

وآن

Marfat.com

۲۵

وآن شور شہا باطمینان رسید و ذوق وشوق بہ بیخودی تبدیل
یافت بخدمت حضرت سید عرض کردیم و فرمودند این
بیخودی بسیار کمیاب و جالاآن کیفیتہای با ذوق کجا توجہ بر لطیفہ
نفس شما شروع کردہ ایم این اطمینان و طمانیت اثر آنست
و در سیر ہر لطیفہ حالات دیگر است قلت تہذیب لطایف
اربعہ روح و سر و خفی و اخفی در ضمن سیر لطیفہ قلب
و لطیفہ نفس ہم میشود و توجہ و جذب و استہلاک کہ طریقہ
حضرت خواجہ نقشبند است درین لطایف نیز پیدا میکردد
تصفیہ قلب از غفلت و تعلق بغیر و تزکیہ نفس از رذایل
ضرور است بسبب کثرت ذکر دل را جذبات سیر دادہ
علومی کہ در سیر این لطایف اربعہ مقرر است بدون تہذیب
ہر یک جدا جدا واضح نمیشود و در سیر لطیفہ قلب اسرار توحید
وجودی و در سیر لطیفہ روح سلب صفات از خود و

Marfat.com

۲۶

ان بحق سبحانه و در سیر لطیفهٔ سر اضمحلال ذات در ذات
حق بحانه و در سیر لطیفهٔ خفی تفرید جناب کبریا از جمیع
مظاهر و در سیر لطیفهٔ اخفی تخلق باخلاق الهی هر یک حضرت
حق بنوازد و اضح خواهد شد ۵ این کار دولت است
کنون تا کرا رسد سیفر سعود ۵ بین توجه و تسلیک حضرت
در چندی احوال دیگر فایض شد و استهلاک و اضمحلال
از کثرت و رود انوار حقیقت ما را در کرفت و جود تو از
و بجو و خود را پر توهستی حق سبحانه و تعالی آن در یافتم
فنا ی نفس و زوال عین و اثر و شرح صدر و اسلام
حقیقی که عبارت از رفع چون و چرا و رضا بقضا است
میسر شد ۵ زایل بحماید مبدل کشت ۵ آنچه نظری بود بدیهی
شد و از پسند لالی کشفی کشت توحید شهودی که دیدن
و انور و کیفیات که در سیر این دو لطیفه واضح شده بود

۲۷

در بیان نمی کنجد قلت آنچه حضرت ایشان در سیر لطیفهٔ قلب و لطیفهٔ
نفس بصفای استعداد خود و بمن ترتیب حضرت سید
حاصل کردند همه کس را حاصل نمی شود و جمعیت و حضور
و جذبات و واردات و تغیرات در حالات پیدا نمی نماید
و بآن محظوظ اند آنهم بسیار غنیمت است علم اسرار همه کس را
نمی بخشند میسر می شود جناب مبارک حضرت سید باین
حالات اجازت تلقین طریقهٔ خلافت که از حضرات مشایخ
در شش جهت عنایت فرمودند و کلاه مبارک خود بر سر این فقیر
نهادند چه برکتها و چه راحتها که ازین عنایت بار سید
سبحان الله چهار سال بخدمت ایشان استفاده کردیم
بار بر مزار مبارک ایشان شش سال مراقبه و استفاده
نمودیم ترقیات کثیره در عرض و طول نسبت باطن شاهد
می کردیم و بآن ترقیات بزرگان این طریقه که کشف و شهود

Marfat.com

۲۸

در شدت شهادت میداوند بس جناب مبارک حضرت سید
در واقعات مکرر فرمودند و تاکیدات نمودند که پیش کدام
بزرگ زمن استفاده نمائید از قبور استفاضه معمول
نیست و کمالات الهیه نهایتی ندارد ولی واسطه توجهات
مرشدان ولی جذب عنایت حضرت سبحانه حاصل میشود
هر کرا میخواهند باین موهبت می نوازند مرشد متبع نیست
مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم وصاحب نسبتهای عالیه
احمدیه باشد در طریقه حضرت مجدد ده لطایف بیان
فرمودند و بهر لطیفه ز اسبتی و فیضی و نوری جدا ست
و دوری سیر لطایف سیر حیات و صدقی که از تهذیب
لطایف عشره حاصل شد در شمار نموده اند و عالمی را سیر
مقامات جدیده خود از مقربان حق سبحانه فرموده اند
جزاهم الله خیر الجزا پس تاکیدات جناب حضرت سید در

تمدش

Marfat.com

۲۹

تلاش مرشد از خاندان حضرت مجدد سعی می کردیم نجدیت
حضرت شاه کشن علیه الرحمه که از خلفای حضرت شیخ عبدالاحد
خلیفه خان الرحمه حضرت شیخ محمد سعید خلیفه و اخلف الصدق
حضرت مجدد صاحب مقامات و درجات بودند و عالم
و حافظ و بجود قرأت کلام الله حاجی الحرمین الشریفین تارک
و صابر و متوکل و قانع می گفتند بعد چار روز اندیشه خوردن
می آمد پوست و برگ که در بازار افتاده می بود پخته
میخوردند گهنه گلیم سی ساله در بر داشتند گویا از قرن حضرت
شبلی و حضرت جنید رضی الله تعالی عنهم در ترک و تجرید
گاهی سماع می شنیدند گاهی نماز پنجگانه می شد فرمودند شما
شیخ وقت شدن است و من از وقیود برآمدم مرا مشغول
دارید پس پیش حضرت محمد زبیر خلیفه و نبیره حضرت حجة الله
نقشبند خلیفه حضرت ایشان محمد معصوم رفتم ایشان

Marfat.com

قطب ارشاد بودند و همه را رخصت باشان بود و طالبان
بسیار باشان رجوع داشتند از کثرت عبادت و نوافل
و طاعات و اشاعهٔ فیوض طریقه و تربیت طالبان فرصت
ندارشتند و بسیاری قرآن مجید در صلوٰة اوابین میخواندند
فراغت از توجهات بحال رجال دنیا وقت نیم شب خواب
می کردند باز تهجد کذاردی و مراقبه می کردند نماز فجر بجماعت
خوانده تا اشراق مشغول بنسبت باطن می بودند باز تلاوت
قرآن مجید نموده بعد چاشت قریب نیم روز قیلوله میفرمودند
چهل بار سورهٔ یٰسین و چندین هزار کلمهٔ طیبه ورد داشتند
کسی درخواسته است که استغفار خود بسم مبارک ایشان
رسانند فرمودند از کثرت اشتغال و طالبان فرصتی ندارم
حضرت خواجه محمد ناصر عندلیب استفاده از حضرت شاه گلشن
و از حضرت محمد زبیر کمال و تکمیل طریقه رسانیده اند و حضرت

Marfat.com

۳۱

خواجه ضیاء الله که تمام مال تجارت خود را در راه خدا داده بکلی
بسته بوریا پیچید بخدمت مبارک ایشان آمد از زوایه
از خلقای ایشان اند خلفای ایشان بمقامات عالیه ایشان یعنی محفوظ خود بر
رسیدند اند رحمة الله علیه عنایات و الطاف کثیره فرمودند
که شما از ما هستید نسبت باطنی با شما خویشت که از حضرت سید
رسیدم پرداخت آن باید نمود برای حصول درجات قرب
نهایت می نماید جای اقامت شما بسیار دور است هر روز
آمدن متعذر خواهد بود و مدار کسب فیوض بر صحبت و نزد
خود حضرت عبد القادر را که از صحبت مبارک ایشان استفاده
درشت فرمودند بملاقات همچنین عزیزان رسیده باشید قلت
مقامات در طریقه حضرت مجدد بسیار است الله تعالی اگر
خواهد این مقامات را خود بخود وهب فرماید بیاد نظر بیاد آن
توسل میرشد در ظاهر ضرورت بس بنده ست استاد خود

Marfat.com

حضرت شیخ المحدثین حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ بحمیت
استفادہ عرض نمودیم فصل در ذکر حضرت حاجی محمد افضل
رحمۃ اللہ علیہ کہ در وقت خود امام المحدثین بودند حاجی الحرمین
مقبول حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضرت
حاجی محمد افضل دہ سال از حضرت حجۃ اللہ نقشبند و دو
سال از حضرت عبد الاحد استفادہ کردہ نسبتہای
عالیہ احمدیہ داشتند خلافت از حضرت حجۃ اللہ نقشبند
یافتہ تربیت طالبان طریقہ می نمودند جماعت کثیرہ از
مستفیدان بتوجہات ایشان بمقامات رسیدہ اند
در علم ظاہر و باطن و حدیث دستگاہ تام داشتند بشرف
زیارت حرمین شریفین فایز شدہ مورد عنایت حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشتند شاگردان بسیار دارند خضرت
شاہ ولی اللہ اول حدیث از ایشان سند کردہ اند از

از محمد

Marfat.com

۳۳

از محمد مولانا ظاهر در مدینه سنوت استناد علم حدیث
کرده اند شیخ محمد اعظم از خلفای ایشان است کشف
صحیح دو بدان صریح در شب بیداری حضرت محمد را
پند داشت که منصب قطبیت باو مشتقل شد حضرت حاجی
ارشاد کردند که نزد ما این منصب حالی بحضرت میرزا جان
جانان رسید و کثرت رجوع طالبان بخدمت ایشان
دلیل است برین منصب میفرمودند حضرت حاجی صاحب
تقصیرات طالبان را بتاویل معقول میفرمودند این صفت
ایشان فقیر اختیار کرده ام در باب همه کس گمان
بنیک می کنم نه در حق خود حسنات خود را قابل قبول
نمی دانم عیب و اخلاص در عمل ضرور است در جواب سئله
که برای استفاده فیض باطن معروض داشته بود فرمودند
امید تعالی شما را کشف مقامات عطا فرموده است ما را کشف

Marfat.com

نیست موافقت نخواهد شد بخدمت بزرگی دیگر استعاده نمایند
اگر بنده حاجی صاحب تربیت نسبت باطن نبنده برخود نکرفتند
لیکن از صحبت ایشان فیوض میرسید و درعرض نسبت
باطن وسعتی پیدا میشد ایشان پیر صحبت فقیر اند میفرمودند
روزی بخدمت حضرت حاجی صاحب رفتیم بسیار ملذذ
و ناخوش بودند استفسار کردیم فرمودند دو درویش از
درویشان حضرت محمد زبیر آمده اینجا مراقبه کردند گفتند
آنچه دارید شما هم دارید حاجی صاحب از نسبت باطن خالی
نیستید لیکن همه عمر در خدمت بزرگان اینچنان گذرانیدیم
حرمین شریفین رفتیم دو بار حدیث و علم نافعه شغل داریم
قدم گناه کردیم که نسبت باطن زایل شد عرض نمودیم حضرت
آنها نمانند نسبت باطن بسیار کم یا در ترک دنیا نمی آید
از غایت عفت و حضرت مجدد فرموده اند مرا نسبتی دو نفس

Marfat.com

۳۵

جدید مرحمت کرده اند نزدیکست نزدیکان ازان روزنے
نمایند نسبت باطن حضرت شما همان نسبت غیر مدرکه اوست
ذوق وشوق می شناسند وبس فیوض جدید که بر حضرت
مجدد فائض شد از نسبتهای قرن اول است در غایت
علو ولطافت باز بخدمت حضرت حافظ سعد الله ترجمه الله
رجوع آوردیم فضل ورزید ذکر حضرت حافظ سعد الله که پسر
صحبت حضرت ایشان اند ایشان اند از جمله خلفای حضرت
شیخ محمد صدیق خلیفه وخلف الصدق حضرت ایشان محمد
معصوم اند سی سال استفاده نسبت باطن از ایشان کرده اند
مسافر شدند در واقعه دیدیم که اولیای کرام باستقبال
وزیارت یکی از اولیا میروند پرسیدیم که این بزرگ کیست گفتند
حضرت شیخ احمد نقشبندی است الله تعالی ایشان را غفرانه
جدید ونسبتهای دیگر نوازیده است اولیا برای زیارت ایشان

Marfat.com

برادر مقدس باین واقعه دل ما را بطریقه عزیز توی
دست داد برای کسب نسبتهای طریقه احمدیه بخدمت حضرت
محمد صدیق حاضر شدیم و بالتزام صحبت ذکر و مراقبه و توجه
انوار طریقه اعتباش نمودیم تا سی سال آب خانقاه شریف
ایشان بسر ما میریخت موی سر ما زین خدمت آب بر سر
او مردن سوده شد و در سوسم گرما باحمد آباد این فقیر را
فرستادند از شدت گرما چشم از کار رفت باین جهت
ایشان خدام بسیار جمع آمدن از دست نامه و مناقاه بدا
شدن و دل بمناسبت توجه بکردن کار ساز بغیر نماند و
و غیر خدا در دل صفرت و محبت که بنایت حضرت پیر و
مرشد نقشبند ثبت است بجایست فالحمد لله علی ذالک
کسی بخدمت مبارک ایشان عرض نموده است که شجره
حضرت سید حسن رسول نما رحمة الله علیه زیارت رسول
صلی الله علیه وسلم

Marfat.com

۳۷

صلی اللہ علیہ وسلم حاصل میشد ایشان فرمودند اگر ما خواهیم
دو دو بار شرف زیارت حاصل شود و خواب خان
فیروز جنگ اجرای پدر غازالدین خان عماد الملک که
از مریدان ایشان بود التماس شرف زیارت رسول خدا
نمودند پذیرا شدند و متوجه ایشان بزیارت حبیب خدا شرف
گشت صد روپیه نیاز مقرر کرده باز بخواب رفت باز بار
سعادت مشرف شد صد روپیه دیگر نیاز مقرر کرد و وقت
بیدار شدن آنچه در خواب دیده بود بحضور مبارک عرض نمود و صد
روپیه شکرانه این نعمت عظمی پیش نهاد فرمودند
دیگر کسی ست گفت بزرگی حضرت بی بی صاحبه داشته ام
فرمودند مقصود متوجه ما حاصل شود و نیاز برای دیگران
منفی ندارد و صد دیگر تیز کند رایه خواب خان فیروز جنگ
از مریدان حافظ سعدالله که استفاده از حضرت ایشان

Marfat.com

ماتیر کرده است و بسیاران در تهجد میخوانند و بعد نماز اشراق
بدربار محمد شاه میرفت نماز چاشت خوانده درس بخاری
می شنیدند تمام مال را رکن میداد کسی را که از نوکری برطرف
می کرد جناب یک کهنی و دو کهری کرده تنخواه تمام میداد
قلت مدی روز جناب در پیش است طلاب بسیار بخدمت
مبارک حضرت حافظ صاحب جمع آمدند شاد صبغة الله
نشستی متوسط روز جناب ایشان نسب کرده اند و در آن جناب
ایشان امتیاز دهند قلت مبادی نسبتهای احمدیه نسبتهای
لطایف عالم امر است و در اسطر آن نسبتهای کمالات ثلثه
و شهای سلوک از طریقه حقایق مسبوقه فرموده اند مصرع
تا یار کرا خواهد میلش بکه باشد حضرت ایشان میفرمودند که
ایشان استخاره در باره نسبت کردند فهو المراد الهام شد قلت
می توانند که افاده حضرت ایشان با مراد یکی است یا نه

باین

۳۹

باین باشد که ایشان از مرادات اند و در تکمیل ایشان
اسباب را چندان دخل نیست و مثال بخدمت مبارک
ایشان باستفاده رفتیم و در نسبت باطن غرضی میدا شد
و فیضهای یافتیم لیکن در طول و علو نسبت ترقی نشد
ایشان بسبب ضعف و کبر سن توجهات کم می کردند و
درین طریقه ترقی بتوجه مرشد می شود و بعمل طالبان قوت
در نسبت حاصل می کردد پس بخدمت شیخ الشیوخ افتخار
خلفای طریقهٔ احمدیه حضرت محمد عابد رجوع نمودیم فضل
در ذکر شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد رحمة الله علیه
ایشان از خلفای شیخ عبد الاحد اند و نسبتهای حضرت
مجدد از ایشان حاصل نموده عالم و عابد و زاهد کثیر العبادات
بودند در تهجد شصت بار سورهٔ یس میخواندند از دو ثلث
شب قیام می نمودند هزار رکعت نفل و اثبات هیت هزار

Marfat.com

کلمہ طیبہ و تسبیحات قرآن مجید و درود و کلمات طیبات
و انوار فیض مدد و داشتند و سه سبق از علم نافع درس فرموده
بازارهای انور نسبت و ردلهای طالبان می نمودند بهمت
بجذبت ایشان مجمعی بسیار از طلاب منعقد شد زیاده
از صد کس در حلقهٔ ایشان استفاده می نمودند از کمال
زهد و ورع گوشت و شیر و روغن ترک کرده بودند طعام
سوداوی رعایا بنهارت آورده بود تا پنج سال از گوشت
و روغن و شیر و حلوات هیچ نخوردند اکثر برگ درخت تمر
هندی سائیده نان خورش می ساختند اگر میل شیر شد
محبوب را تحقیق کرده که طرفین او زنهارت نباشد و تا
چهل روز صاف از خلال خورانیده شیر میخوردند مدح رقمزد
و ثنا یات حسن سجایا و حسنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بحال خود یافته اند میفرمودند بش دل ما را بنظر رسانید

از ین

۴۱

ازین عنایات تسلی حاصل شد سیفرمودند روزی حضرت
شیخ ارشاد نمودند الله تعالی امشب نسبتی و فیض نوازارت
فرمود و آن ضمنیت کبری است عرض کردیم اینقدر شب
باقی بود که این فیض خاص فایض شد فرمودند راست
گفتید شما ضمنی ما هستید قلت حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق
ضمنی جناب رسول خدا بودند حضرت امیر خسرو ضمنی سلطان
المشایخ حضرت نظام الدین اولیا و حضرت خازن الرحمه
محمد سعید ضمنی حضرت مجدد رضی الله تعالی عنهم بودند روزی
حضرت ایشان در حق این کمترین فرمودند تو ضمنی ما هستی
قلت این عنایت در حین حیات ایشان بود بعد انتقال
انجناب من کجا و این مرتبه کجا اگر بواسطه ایشان عفو و مغفرت
کنان شود سعادتی است بس عظیم امیرالمومنین حضرت
عمر فاروق میفرمودند کاش با آنچه در حضور رسول خدا توفیق

Marfat.com

۴۴

یافته ایم سبب اجر کرد و بعد از حضرت حسنات و سیات
که عمل آنها برابر باشند عشیت می شناسیم براین حوال
نواخص نشود سفر میروند میرعلیم الله از خلفای حضرت
ایشان در خوابی دیدند که حضرات مشایخ چشتیه نسبت
نقشبندیه از حضرت ایشان کسب کرده بودند از سلسله
ایشان سلب کرده اند نسبت خود بر ایشان نموده
باز مشایخ نقشبندیه آمده تدارک آن کردند ایشان را بجدت
حضرت شیخ بردیم و سوگند در تصرف مشایخ چشتیه
آمده است اما بزرگان نقشبندیه تدارک آن فرموده اند
و بنسبت بکمال است انشاء الله بحضرت شیخ عرض کرده
بودیم بی اختیار و ریا نشسته حضرت ایشان میفرمودند که
جناب ایشان حضرت شیخ در تمامی مقامات بر طوطی
داشتند روزی در مسجد در اندک زمانی زاده بود مردم را

Marfat.com

۴۳

مرید میگرفت از نسبتی که صوفیه آنرا کمال دانسته اند مثلاً
بود و بدون نسبت باطن و تهذیب اخلاق و مشاهدهٔ حضرت
حق و غلبهٔ محبت و معرفت مرید گرفتن حرام گفته اند جناب
مبارک حضرت شیخ بجمال اولی اطلاع و توجه نمودند
بقسمی که از خود گسستن و پیوستن بحق است و بقاء و نسبت
جمع الجمع مشرف شد روزی در مقبره تشریف داشتند
فرمودند مردهای مقبره التماس فیض حق می نمایند از ایشان
بگال مقبره التفاتی نمودند همه اموات در فیض باطن
مبارک که در آنوقت ظهور نسبت عالیه بود مستغرق
شدند گویند جناب مبارک ایشان عادتی داشتند که
هر که پیش ایشان می نشست یا او را میدیدند خصوصاً
در روز جمعه که مردم بسیار جمع میشوند توجه بر آنها
می نمودند میفرمودند ایشان اگرچه اثر توجه نیافته باشند

Marfat.com

۴۴

در قبر خواهند یافت کار ما خدا ست از برکت توجه دل دار
ی کرده و نزد دل ذاکر ایمان نمیرود فالحمد لله حضرت ایشان
میفرمودند جناب حضرت شیخ بعنایت الهی بنده را قبول
نمودند و در حلقه و صحبت ذکر جا دادند آنچه از حضرت سید
سبب کرده بودیم آنرا مسلم داشته توجه بر فوق نمودند باشراع
صحبت ایشان بجمع مقامات طریقهٔ مجددیه بتدریج مناسبت
پیدا شد دوازده سال کسب انوار صحبت مبارک ایشان
کردیم سیر در مقامات بکشف و وجدان دست میداد
در هر مقام انوار و حالات دیگر ظاهر می شد در نور نسبت
و سلوک ترقی می کردند بس بتوجهات علیه آنحضرت
ظاهر و باطن خود را نور حق یافتم هیچ دقیقه از طریقهٔ حضرت
مجدد نماند که بعنایت ایشان حاصل نشد بار سلیک
مقامات از سر نو بسیر مرادی فرمودند که آنجا عمل را دخلی
نیست

Marfat.com

۴۵

نیست محض بتوجهات شریفهٔ ایشان آن سیر حاصل شد
وقتی که بالتفات شریفه زبان لحوقی بحقیقت محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست داد دیدیم که رسول خدا
بجای بند تشریف دارند بند مقابل نشسته باز دیدیم
مقابل رسول خدا تشریف دارند و بند بجای خود نشسته اند
باز دیدیم در هر دو جا جیب خدا تشریف دارند صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پس باین حقیقت عالیه و انوار آن
در اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سوقی
و توفیقی دست داد و ایمان بمقاید اسلام بمین اتباعات
حضرت مجدد قوی تر شد و همین است حاصل سیر
و سلوک چنانچه حضرت خواجه نقشبند در جواب شخصی که
استفسار کرده بود حاصل از درویشی چیست همین
فرمودند که استدلالی کشفی و نظری بدیهی گردد رضی اللہ

Marfat.com

۲۶

عنہ معارف انبیاء کرام علیہم السلام شرایع و عقاید اسلام
نہ امری دیگر است بر توحید مورراہ واضح می کردند غایت
مقاصد ہمین شرایع و عقاید اند و بس سکر و سیتہا از شوائب
قلبی است نہ مقصود حاصل آنست کہ اخلاص و سیر در ذکار
و عبادت نقد وقت شود و ہدایت بصراط مستقیم بہ
ترکردد در وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب
کرام رضی اللہ تعالی عنہم از معارف صوفیہ ہیچ مذکور نبود
اقبال بآخرت و اعراض از دنیا و کمال اتباع و متابعت ایشان
قوی داشتند میفرمودند شخصی از احوال اصحاب ایشان
از انجناب پرسیدہ است کہ درین عزیزان کامل و مکمل کیست
نسبت باطن فرمودند شل ایشان در اصحاب ما کسی نیست
روزی زانوی نبی را بوسہ داوند دو آفتاب مقابل
یکدیگر نشستہ اند تفاوت نیست مگر بقوت و ضعف و قلت

Marfat.com

۴۷

ایشان هژدهم رمضان المبارک ۱۲۵۲ جامع علوم ظاهر
و باطن صاحب مقامات علیه و احوال سنیه یحیی سنن نبویه
قیم طریقهٔ احمدیه نظرش شفاء علل قلبی صحبتش دوای امراض
معنوی توجهات او موصل مقام اندراج نهایت در بدایت
غایت او محصل درجات کمالات و ولایت الملقب بشمس الدین
حبیب الله سیرزا جان جانان که بفضلات الهیه بشهادت
ظاهر و شهادت باطن که بحصول مرتبهٔ فنا فی الله است
فایزش اند بمیمن صحبت سید السادات حضرت سید نور محمد
و حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد طریقهٔ مجددیه و مقامات
و درجات آن کسب نمودند و بشرف صحبت حضرت جانجانان
محمد افضل و حضرت حافظ سعد الله تقویت در انوار و
برکات نسبت احمدیه حاصل کردند بر سند ارشاد حضرت
شاه نقشبند و حضرت مجدد نشسته بارشاد طالبان خدا

Marfat.com

پرداختند و بر التقای نسبت حضور و جمعیت همت برگماشتند
بس ارباب طلب بکسب فیوض الٰہی بخدمت ایشان رجوع
آوردند استغراق تمی و صفا و لطافت نسبت باطنی را روا
دست داد ایشان ختم المشایخ در مبدای این طریقہ بودند امام
العرفا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ کمال معرفت
و کشف صحیح داشتند ایشان را قیم طریقہ صوفیہ عموماً و خصوصاً
نوشتہ اند حضرت حاجی محمد فاخر محدث الہ آبادی در رقعہ
دیدہ ذکر سب سواری پیغمبر خدا با ایشان مرحمت کردند تعبیر
آنست کہ مسلک ایشان اتباع سنت ست بیک توجہ
شریف لطایف جاری بذکر حق سبحانہ می شد و جمعیت
از خواطر حاصل می گشت جذبات قوی و انظار و حضور با طنہا را
سرشار کیفیتہای ساخت قلت اسرار توحید در قلب
فایض می شود و حضرت خواجہ احرار نسبت توحید از آبا کرام

حاصل

Marfat.com

۳۹

حاصل کرده اند و از حضرت مولانا یعقوب چرخی که مجموعه
خواجه نقشبند انتساب دارند نسبت نقشبندی که آن حضرت
و توجه و یاد داشت در کمال ورع و تقوی است کسب نموده اند
حضرت مجدد تسلیک نسبت نقشبندی مقرر فرموده اند که
دران نسبت مزلت اقدام بسیار است و از صراط مستقیم
احتمال انحراف دارد و در اصحاب حضرت ایشان ما نسبت
نقشبندی و نسبت حضرت مجدد رواجی داشت بعضی
از اسرار توحید نیز خطی داشتند سبحان الله و بحمد بتوجهات
حضرت ایشان در هر لطیفه و هر مقام انوار و توجه و جذبات
پیدا می شد در هر مقام کشف یا وجدان صریح تغیرات پیدا
بعضی کشف ندارند نه آنکه تغیرات و حالات متفاوت و واضح
نمی دانستند والا طریقه صوفیه موقوف کرده و مردم باتامل
باستهزا می گویند نسبت جهل درین طریقه معمول است دیدن

Marfat.com

نوار اگر نباشد تغیرات حالات در هر مقام می یابند جهل است
کشف انوار نباشد نه آنکه وجدان حالات ندارشته باشد دیدن
انوار را قاب کشف است و حرارت را یافتن و وجدان وجدان
حالات بهتر است از کشف که در کشف غلط هم می شود و در وجدان
غلطی نیست بعضی را کشف ارواح بعضی را کشف قبور هم دست
میدادو دو کس از مردم افغان غیبت حضرت ایشان ما کردند
که بمردم غیر شرع بشارت مقامات نمیفرمایند حضرت ایشان
بخادم فرمود دو کس در فلان جا نشسته غیبت ما می کنند هر دو را
بیار هر دو را آورد و فرمودند شما غیبت ما می کردید گفتند آری
سبب گفته ایم مردم بی شرع را بشارات مقامات که از شان
می شود در عقل نمی آید فرمودند هر که از اولیا مقرر کنید بر
این بشارات و رفع شبهات آن روح او شهادت میدهد
گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بفرمایند این بشارات
صحیح است

Marfat.com

۵۱

صحیح است پس آنده عزیز و حضرت ایشان توجه بروح
مبارک پیغمبر خدا کردند روح مبارک مقدس پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم تشریف آورده فرمودند آنچه
ایشان می گویند راست و درست ست سبحان الله
یکبار حضرت محمد جان از خلفای حضرت ایشان
بر مزار مبارک حضرت محمد محسن پیر صحبت حضرت سید
نشسته بودند در غیبت از ایشان پرسیدند که در
بشارات حضرت میرزا صاحب چه میفرماید از قبر
مبارک برآمد گفتند همه صحیح جناب شیخ الشیوخ خضر
شیخ محمد عابد بایشان گفتند احوال فلان بزرگ به بینید
ایشان آنچه واضح شد معروض داشتند آنحضرت
قبول نکردند گفتند شما را غلط افتاد اما بعد دو روز فرمودند
آنچه بر شما درین امر واضح گشته همه صحیح است در کشف

Marfat.com

دو ہاتف ماخطا شد روزی حضرت شیخ فرمودند معلوما
و بشارات شما ہمہ صحیح است اگر میگوئید بہر و نشان پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشارات شما را مستحیل نمائیم کہ ہمہ
صحیح است و ارشاد کنید کہ در معلومات میرزا جانجانان
غلط نیست سبحان اللہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
شاہ صفر الدین از اصحاب حضرت احمد خان کہ از اجلۂ
خلفای حضرت محمد زبیر بودند رحمۃ اللہ علیہم میگفت کہ
پیرمن مرا بخدمت حضرت ایشان فرستادند کہ احوال
صفر الدین و آنچہ در باب او گفتہ ام تصحیح آن بکنند حضرت
ایشان فرمودند احوال باطن شما آنچہ تحصیل کردہ اید ہمین
وقت ظاہر میشود لیکن برای احتیاط بعد سہ روز ہم
خواہیم نمود بعد مکرر گویا از لوح محفوظ ثابت شدہ است
و صحیح غلطی ندارد بس مرا قبر فرمودند و احوال من آنچہ

Marfat.com

۵۳

از تجلیات و حالات و اسرار و انوار از پیر خود حاصل
شن بجهیان نمودند اما بعد سه روز حکم فرمودند که آنچه
حضرت پیر شما بشارت فلان مقام گفته اند همه صحیح است
قلت حضرت احمد خان علیه الرحمه نسبت قوی و توجه
رسا داشتند میفرمودند مطلب تب دق و دفع آن
جن چندان کاری نیست یکبار تب محرق بقوت تمام
برداشته بر درختی انداخت از حرارت تب سوخته
شد و مریض صحت یافت قلت علامت صحت کشف
و صدق بشارات حصول کیفیات و تغیرات سینه در باطن
مستفیدان است که در هر مقام احوال و کیفیات
نیک در میافتند و خطوط کامله نقد وقت و اشند
الله تعالی این فقیر حقیر درماند را از برکات حضرت ایشان
خطی کامل عطا فرماید تقریب دو صد کس را اجازت تعلیم

Marfat.com

طریقہ دادہ باشند وزیادہ از بیست پس مقامات عالیہ حضرت
مجدد در صحبت حضرت ایشان مشرف شدہ اند بخلافت
ازیں طریقہ ممتاز گردیدہ بسیار پیر صحبت حضرت ایشان حضرت
حافظ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بافتخار فرمودند ہمین صحبت
و تربیت پیر ما حضرت شیخ محمد صدیق پسر خورد حضرت
ایشان محمد معصوم کہ در بارۂ این فرزند فرمودہ اند از
آنکار ایشان کہ تحصیل جمیع نسبتہای حضرت مجدد
فراغت یافتہ پس بہ نسبت کمالات رسیدہ باشند
قلت تصفیۂ قلب و تزکیۂ نفس قابل اجازت تلقین ذکر
و مراقبہ میشود ببدو وصول بمقامات حضرت مجدد مرتبہ خلافت
حاصل مینماید و ببدو وصول بآنمقامات صدق ازیں طریقہ
میشود واللہ تعالیٰ حضرت ایشان ما را آنقدر قوت تسلیک
مقامات عنایت فرمودہ بود کہ بکمال طالبان توجہات

از صافت

Marfat.com

۵۵

از مسافت بعید می نمودند و ترقیات در باطن مستفیدان
ظاهر میشد حضرت شاه بیک در کابل بودند و توجهات ازشان
جهان آباد بحال ایشان می کردند بس به نسبت اینخاندان
رسیده خلافت یافتند سبحان الله زهی تصرف حضرت
ایشان بر بعضی از طالبان توجهات بطریق طفره می کردند
هرگاه از کیفیات و انوار مقامی بهره میافت توجه در مقام
دیگر مینمودند اگرچه از مقام سابق خط کامل ندارست میفرمودند
کردن مراقبه و خلوت و توجهات بارواح مشایخ کبار رحمهم الله
علیهم در هر مقام قوی و عجیبی هم خواهد رسانید قلت هر مقام
از مقامات الهیه نهایتی ندارد و نهایت کشتن در بارهٔ طالب
مقام را تمام کرده است باین اعتبار است که درین وقت
آنچه از کمال مقام حاصل نموده بصورت اتمام پیدا نموده است
والا قطع مقام و اتمام آن در عمر حضرت نوح علیه السلام هم

Marfat.com

حاصل نمی شود و سیه بخشش غایتی دارد و نه سعدی را سخن پایان
پیرو تشنه نیست و دریا همچنان باقی است حالات هر مقام
فصل در ذکر ترک و تجرید حضرت ایشان علیهم الرضوان و انتقال
حضرت ایشان سال ها در گوشهٔ توکل نشسته هدایت طالبان
می نمایند از دنیا و اهل آن اغراض دارند نواب قمرالدین خان
پیغام محمدشاه پادشاه آوردکه الله تعالی ما را ملکی عطا فرموده است
آنچه منظور باشد از آن قبول نمایند فرمودند الله تعالی میفرماید
قل متاع الدنیا قلیل هفت اقلیم را قلیل فرموده هفتم حصهٔ آن
قلیل یک ولایت پیش شماست چه قدر است که فقیر دست طمع بآن
دراز نماید بعضی از امرای هزار روپیه نذر آوردند قبول نکردند گفت
بحتاجان تقسیم نمایند فرمودند ما را تقسیم نداریم از اینجا بروید
در راه یا ربابِ حاجت تقسیم کنید تا بخانه تقسیم خواهد شد نواب
خان فیروز جنگ پدر غازی الدین خان عماد الملک خانقاه و مسجد جامع

دیوبیسه

Marfat.com

۵۷

دویست قربات برای معاش خود مقرر ساخته عرض نمودند پدر شما
فرمودند ما شما را احمق میدانیم امروز در مانیستیم فردا هست تر
نزدیکست تدبیر آن ضروریست معلوم میشد که تائب حیات وفا کند
یا مکند رزق نو بنو هر روز میرسد در حالت شدت گرسنگی
برگ درختان میخوردند در سیر ما کهنه بوریا بر خود می پیچیدند نه برای
حساب خفیف تر است طعام اهل دنیا نمی خوردند که درین وقت
شبهات بسیار رواج یافته بنان و نمک و سرکه قناعت نمیشود
این قدر اگر ظلمتی داشته باشد بسیار کمتر است قلت
بر روزی بودیم نانی کفاف ۵ سالی بود کهنه دلقی پسندیده
طلب رضا و شوق لقا حاصل زندگی است اهل محبت را اللهم ارزقنی
قلت طلب پارچه نانی بهم دهیشه اگر تا سه روز صبر نتوانند کرد
با اهل و عیال ضعفا باعث نشوند از بندگان مروت سید الطائفه
حضرت جنید بغدادی رحمة الله علیه بوقت چاشت بلند

Marfat.com

بر دوکان میرفتند در دوکان بسته نماز نوافل بسیار میکردند
بعد نماز ظهر دوکان میکشادند در اول عصر شافعی در خانقاه خود
امام بهت ذکر و علم میداشت حضرت خواجه ابوالحسن زرنوی
که از ائمه صوفیه اند بر همین طریقه سوداگری میفرمودند در عبادت
اسباب می نمودند بعد ادای نوافل عبادت پیشه معاش
بقدر ضرورت میکردند سبحان الله دست بکار دل بیار
معمول بزرگان است مقتضای آیه شریفه رجال لا تلهیهم
تجارت ولا بیع عن ذکر الله قلت درویشی بطلب قوت
برخواست ندا آمد ای دون همت صحبت ما را بنانی فروختی
قلت بضرورت هر که بطلب قوت برخواسته است نام فقر
ازو برخواست هر حرف قیصر اشاع بمعنی دارد قاف فقر
بضاعت یابد یاد را بریاضت اگر باین استقامت نماید
فاضل قاف قرب یابد یاری را رحمت و رویه میکردند والا فافهم

Marfat.com

۵۹

قاف قهر یاس را رسوای می شود معاذ الله ایم بر تمنک استغاثت
آنچه موجب رضای حق باشد بدان [illegible] رهای مکرر اختیار باید نمود
اسباب وسایط حق اند سبحانه من بن نظهور صدق وعده ظهور رحمت وقدرتی
حق سبحانه در خلوت نشسته ام پشت بر کدای بر در کریم کار
سازاست عم نواله کسی را بقدرت کامله خود بی اسباب هم
حاجات روا میفرماید فضل حضرت ایشان ما در سلب امراض
توجه وهمت کامله در شش میفرمودند دفع دوا در دردی
کجا بیمن توسل بطریقه حضرت خواجه نقشبند محض توجه ازاله
امراض کرده می شود غلام مصطفی خان از خدام ایشان در
نزع بود بر قرباری او طلب همتی کردند فرمودند موت وحیات
در اختیار الهی است سبحانه مگر توجه مگر توجه میکنم خدا کند که
اثری ظاهر شود از مکان اقامت خود بر مسافت چند عمله
توجه بحال او نمودند گویا جان رفته باز آمد برخواست و نشست

Marfat.com

تا دیری سخن کرده بجان داد حق داد خان گفت سلب مرض
من کرده پرسنکی اند خشد سینک پاک شد من شفا یافتم فلان
زن بیمار بود در خواب رفته سلب مرض او کردند صحیح و سالم
و در میر علی هنر بیمار بود از مسافت بیمه توجه در سلب مرض
او کردند نذر رسید که هنوز وقت شفای او نیامده است
بعد دو سه روز نذر آمد که وقت صحت او رسیده است تو
فرمودند شفا یافت باز بیمار شد توجه نمودند دریافتند که اجلش
رسیده است برای مغفرت گناهان او دعا کردند چشم
باز کرد گفت الحمد لله الحمد لله متوجه بر خود مغفور شدم و گناهان
مرا آمرزیدند و برحمت حق سبحانه پیوست و بهمت حضرت
ایشان کار بر وا میشد چنانچه زنی دامن ایشان گرفت
و ناله نمود که در خانه پسر تو اولاد نخواهد شد دامن شما نمی
گذارم ایشان تا دیری مراقبه نموده فرمودند در خانه پسر تو

فرزند

Marfat.com

۶۱

فرزند میشود مبارک باد و آنچنان واقع شد محمد قاسم گفته برادر
او را در بنارس قید کرده است مراقبه کرد در رشاد فرمودند
بفضل الٰہی نجات می یابد آنچنان شد در چندی خط او می آید
پس محمد قاسم نبوشت الحمد لله که از قید نجات یافته ام
حضرت ایشان بحال مخلصان عنایات کثیره داشتند
در منامات اشارت و بشارت روای مهمات آنها میفرمودند
میفرمودند الله تعالی کارسازبنده گان خود است لیس الله
بکاف عبده لیکن در عالم اسباب فیض او سبحانه بصورت
مرشد ظهوری نماید و کارهای مخلصان روا میشود تا عقیده
قوی گردد و گاه الحلاح اینمعنی هم می شود اکثراین ما جرا معلوم
نمی کرد و قلت یکبار حضرت غوث الاعظم متوجه قبله نشسته
بودند نعره مشکل کشا کردند کفش چپین ایشان به پرواز آمد
کسی را مقدور نیست غیر این احوال نشد بعد چندی سودا گری

Marfat.com

۶۳

آن کفش چو پین و هدیه نیازی آورد گفت قرا قان بر قافله مارند
رجوع بجناب حضرت غوث الاعظم کردیم از هوا بیفتد و کفش
چو پین فرود آمد قرا قان را چنان زدند که زخمی شد بگریختند
و قافله سلامت ماند شخصی بزیارت حضرت خواجه نقشبند قصد
کرد در دریا در راه بود گفت بر دریا پیاده خشک پا بروم برآب
پیاده از دریا بگذشت در راه آهوان را دید گفت خوش صید است
آهوان نزد او آمدند گفت طعامی کرم دل من میخواهد دیگی پر از
طعام کرم پیدا شد وقتی که بحضور حضرت خواجه رسید از نهاد
او فرمودند ای فلان از روزی که از خانه برای من نظر ما بر
دست زیر پای تو ما نهادیم از دریا بخشک پا گذشتی آهوان را
آوردیم و دیگ پر از طعام کرم برای تو ما آوردیم سبحان الله
و بحمد حضرت خواجه نقشبند مسافر سودند احوال تمام روی زمین
را ما شنیده ایم گشت دست مکشف است رحمة الله علیه

Marfat.com

حضرت ایشان میفرمودند شخصی از مکه مشوره آن گفت در
عرفات من یکمصراع مثنوی خواندم مصراع دوم فراموش
بود شما ظاهر شد آن مصراع بیاد دادید همچنین والد حضرت
شاه ولی الله رحمة الله علیه مصرع از اشعار حضرت شیخ سعدی
خواندند مصرع دوم یاد نبود حضرت شیخ سعدی تشریف
آورده آن مصراع یاد دادند از ما و شما بهانه پیاخته
میفرمودند غضب ما بسیار شده بود مردم را ازان ایذا میرسید
مدتها دعا کردیم تا شدی غضب و ایذای مردم کم شد میفرمودند
عزیز را اول از اظهار نام خود در طریقه منع کردیم نام ما پیش
مردم نمیبود پیران را دیدیم و احوال آنها را شنیدیم
شرم می آید که باین عدم لیاقت خود نام پیری بر خود نهیم
محمد رفیع پدر حضرت محمد جمیل خلیفه حضرت ایشان که طریقه
از حضرت ایشان ما داشت اورا از اظهار نام خود منع کرده

Marfat.com

۶۴

بودند میفرمودند حضرت حافظ سعد الله رحمه الله از محمد رفیع
پرسیدند طریقه از که گرفته او را خفا نموده گفت از بزرگان
خود ما را این اخفا ناخوش آمد دلها از او منحرف شد دیدم
از ما امیر المومنین ابو بکر صدیق دلهای پران از او منحرف
شد در دو سه روز هلاک شد معاذ الله شخصی طریقه از حضرت
ایشان کسب کرده بود خود را بابای خود در فیض باطن مشهور
ساخت میفرمودند ما را غیرت آمد نان کسی خوردن و شکر
دیگری گفتن نه از بخشنده ای است در چندی از غیرت بران
هلاک گردید حضرت ایشان کشف واقعات گونه داشتند
چنانچه بعلامتهم که از اجله خلفای حضرت ایشان است دو
بار از ملک خود برای استفاده آمد آن وقت رخصت فرمودند
حالا از حالات ما بشما معلوم نمی شود همدران سال ازین عالم
بآن عالم تشریف بردند رحمة الله علیهم حضرت مولوی غلام

محی الدین

Marfat.com

محی الدین بعد کسب طریقہ از حضرت ایشان رخصت بولمن
شدند ایشان فرمودند دیواری پیش مولوی منظر آید غالب
آنست که از راه برگشته آید و هم چنان شد عزیزی گفت که
من بسیار خوب صورت بودم بر قدم ایشان بوسه دادم
ایشان بدو دست سر مرا برداشتند بدلم گذشت که چهره
مرا خوب صورت دانسته بدو دست برداشته اند از عزیز
می گفت که بعد سالها بتقصیری از من رنجه شدند کسی سفارش
من کرد فرمودند او را باد نیست بما تهمت نمود که مرا خوب
صورت دانسته روی مرا از قدم برداشته اند ما از
تقصیر عفو کردیم حالا باز مصدر حرکت بی ها شد الحمد الله که بعد
چندی عفو نمودند اظهار را منحصر او بعد دوازده سال کردند
میفرمودند خطرات مردم را بهتر از ما نمیدانیم لیک اظهار
آن خوب نیست پرده دریست شخصی بعد انتقال حضرت ایشان

Marfat.com

سخت متاسف بود که ایشان تعهد معاش من می کردند حالا
چه خواهد شد ایشان در خواب او را امر فرمودند حالا زیاده
ازان تعهد خواهم نمود پس او را بسیار فراغت در معاش
حاصل گردید شخصی عرض نمود که زن او را سخت دردزه
شده اضطراری نمایند فرمودند بروید که الله تعالی پسری
تولد فرمود در خانه رفته دیدند که پسر پیدا شده میگرید

در واقعه دیدم که روح حضرت خواجه قطب الدین رحمة الله
علیه از فلان بزرگ رنجیده شده است از گفت رجوع حال
و بیان بزرگ اطلاع کردیم تا خوش شده آخر از اثر غضب
حضرت خواجه فرزند او بمرد تا بار دیگر حضرت خواجه
رفته عذر خواست و بار دیگر قوی پیدا گردید میفرمودند بار دیگر
زن خانه غلط کرده نشستم سخت مغضب بود ثواب کلمه طیبه
موافق حدیث شریف که اگر شخصی برای خود یا برای دیگری

Marfat.com

هفتاد هزار بار کلمهٔ طیبه بخواند مغفرت ظهور می نماید بنام او
بخشیدیم مغفور گردید میفرمودند در نماز بجماعت دیدم
که بچه پیش در فرجه که در جماعت گذاشته بودند در آن
لعب می نماید ما را حدیث شریف یاد آمد در فرجه جماعت نماز
شیطان می درآید مثل اولاد انسان انچنین امور مذکوره
از حضرت ایشان ما بسیار مرویست کشف مقامات که
ملائک و ارواح را عیان میدیدند و از واقعات خبر
میدادند و اجابت دعا که پرتو معجزهٔ پیغمبر است صلی الله علیه
وآله وسلم از ایشان بسیار ظاهر میشد رحمة الله علیهم
فصل آنچه در طریقه مفیدست میفرمودند که پیران کبار را
موده اند دوام مراقبه و نگهداشت خواطر و انظار فیض از
فیاض مرتبهٔ وزارت میرساند و موجب تقویت نسبت
باطن می گردد دلها را با کیفیت نور نمودن از مراقبه میشود

Marfat.com

از کثرت اسم ذات جذبه دست میدهد و از کثرت نفی و اثبات
سلوک حاصل میشود و آن ترک تعلقات و نفی خواطر و قطع مراد است
و ذکر تهلیل زبانی بشرط توجه بدل و توجه بحضرت حق سبحانه
و لفظ معنی و صحت الفاظ نیز فایده ها دارد و رعایت بار است
در ذکر لازم است بعد چند بار گفتن خدایا مقصود من توئی
و رضای تو محبت خود و معرفت خود ده ذکر اسم ذات
و نفی و اثبات در سیر عالم امر موجب ترقی میشود و در سیر
لطایف عالم خلق که عناصر مثله باشند سوای عنصر خاک نماز
نافله با طول قنوت ترقیات می بخشد و در سیر عنصر خاک که
در آنجا تجلی ذاتی دایمی وارد می شود تا آخر سلوک مقامات
مجدده به تلاوت قرآن مجید مقید می باشد و ترقیات می افزاید
تلاوت بترتیل و رعایت قاعده اظهار و اخفا و یرملون و مد
و شد و حسن صوت نسبت باطن را با علی مرتبه قرب میرساند

دسمبر دی

Marfat.com

۶۹

وشهودی عجیب می بخشد در تلاوت هر آیه شریفه حظی علیحده است
اگر تکرار کند بصدق و نیاز و اگر تدبر در معنی دست دهد فوائد
عظیم میدارد و در تلاوت باری در باطن می افتد و بکلی غلبه
میکند قلت سیر و سلوک در مقامات از حرکت علمی است
و از علم مرتبهٔ سافله بمرتبهٔ اعلی روند مثلاً مراقبه در قلب مینمایند
اینجا تجلی افعالی پرتوی می اندازد باز مراقبه تجلیات اسماء
صفات که اصول تجلیات افعالی است می نمایند باز مراقبهٔ
اصول این تجلیات میکند تا آخر مراقبات در مقامات پس
این سیر و تکیف شدن بکیفیات متنوعه همه در جا علم است
و آثار بر باطن سالک ظهوری نماید نهایت در طریقهٔ حضرت مجدد
معمول و مسلوک سفر سوم است از کثرت در وحدت مقامات نهایت
و شرف زیارت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم حاصل کرود
از کثرت استغفار انکسار و صفا پیدا شود از توجه بار و هج

Marfat.com

طیبہ اویسا فیض ہا میرسد و روح را قوتی تازہ دست میدہد
از نسبت بزرگان چشتیہ کہ بچہر و سماع رغبت دارند ذوق
و شوق و گرمی در باطن منعکس می گردد و از نسبت حضرات
قادریہ صفا و لمعانی کہ لازم مرتبۂ محبوبیت حضرت محبوب
سبحانی غوث اعظم است رضی اللہ تعالیٰ عنہ در آئینۂ دل
پرتوی اندازد نسبت حضرات نقشبندیہ حضور و جمعیت
عطا می فرماید در نسبت پیران احمدی چرخی و لطافت
بسیار ست نسبت سہروردیہ مناسب بہ نسبت نقشبندیہ است
و کبرویہ بذوق و شوق چشتیہ مناسب اند چنانکہ
مثنوی حضرت مولانا جلال الدین رومی کبروی رحمۃ اللہ
علیہ پر از اذواق و اشواق محبت و شورش و گرمی است
رحمۃ اللہ علیہم ای مجیب الدعوات قاضی الحاجات عم نوالک
بوسیلۂ این اکابر رحمۃ اللہ علیہم چشم دارم کہ دہی

Marfat.com

۷۱

مرحسن قبول تو کرد و در ساخته فطرهٔ باراني را به تو آنا و مبدا
کني خاک را داشتا و کو یا کني خاک را تلطف با و نیاک
معروف و تلطف با عدا ک ما حمد و ک کمال محبت و
معرفت این بندهٔ ضعیف خود را مرحمت فرما و بر صفاے خود
و رضاے حبیب خود موفق دار مستغفر مو ند در هر ذکر اسم
نوری جدا و دیعت نهاده است بکثرت آن ذکر کیفیتی
خاص پیدا می شود و این همه ظهور حکم حضرت حق سبحانه است
که در پرده الفاظ کیفیات حالات را مخفی داشته در
آینهٔ دلهاے طالبان منعکس میفرماید ادراک حالات موقوف
بر صفاے دل است که بصحبت بزرگان و دوام ذکر و مهدست
خواطر مصفی می گردد و مستعد ظهور انوار و اسرار می شود

در حدیث است فرمو ند پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم اگر شما را
آنچه از من و از ذکر حاصل میشود دوام بذیرد ملائکه با شما

Marfat.com

منصافحہ نمایند در حدیث آن حضرت خطاب بجناب امیرالمومنین
حضرت ابوبکر صدیق گفتند من منافق شدم فرمودند چگونہ
گفتند ہر گاہ بجناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرویم
و آنحضرت مذکور بہشت و دوزخ میفرمایند گویا بچشم سر
می بینم قلت علما گویند بہشت دوزخ عیان می شود قلت
شہود حضرت حق سبحانہ گویا بچشم سر می شود گفت ہر گاہ بخانہ
می آیم و بعیال و امور خانہ مشغول میشوم آنحال نمی ماند حضرت
ابوبکر فرمودند حال ما ہم چنین است پس بحضور آن گفتند
منافق شدیم فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چگونہ است
آنحال عرض نمودند حقیقت را بس فرمودند حال ساعت
بساعت می باشد دوام ندارد تا آخر حدیث میفرمودند برکات
ماہ رمضان از غرہ شعبان ظہور مینماید در نصف آن کوکب
ہلال برکت و انوار بدری کردد و از غرہ رمضان مثل ابتدا

دخان

درخشان میشود و جمعیت انماه در تمام سال می نماید چنانچه حضور
جمعیت و توفیق روز جمعه در تمام هفت روز سراست
می کند در شبهای وتر حالات عجیبه وارد می شود در غایت
ادای صوم ترک کذب و غیبت و لغو فرض است تاریخ ضیاء
نشود و قلت در عشرهٔ ذالحجه خصوصاً از هشتم آن انوار و فیوض
بسیار ظهور می نماید لهذا اعتکاف این عشره مستحب است
نزد یک صوفیهٔ علیه عشرهٔ محرم که توجه دلها بجناب اهل
بیت علیهم السلام میشود و دوازده روز ربیع الاول و از هفتم
ربیع الثانی برکات و فیوض کثیره وارد میشود میسر شوند
برای معلوم نمودن مغیبات دل را از خواطر نگهداشت نموده
تطلع بعالم غیب در خلوتی تفکر باید نمود البته از مقصود اثر
خواهد یافت اما بعد دو سه بار حکم باید کرد و برای حل هر مشکل
آن مشکل در نظر داشته همت بحل آن باید کرد تا چند روز

Marfat.com

در ازالهٔ امراض بسبب آن همت باید نمود تا دیری قلت
برای شفای مریض شفائی او در نظر داشته همت بر صحت
او باید بست صحیح خواهد شد همت در بر هر چه بسته شود در
چندی بوقوع می آید هر گاه توجه و حضور و جمع همت قوی
گردد قلت بزرگان این طریقه محض همت و توجه کار کرده اند
و مغیبات را بعضای سنت می یافتند و بزیارت ارواح
اکابر مشرف میشدند فضل اوقات حضرت ایشان ما سوای
طریقهٔ حضرت شاه نقشبند بود پیوسته نسبت باطن
بسیار می نمودند و در وظایف اعمال و ماکولات میسر
مقصور میداشتند یرید الله بکم الیسر الا به پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله وسلم هر دو امر مختار فرمودند الیسر اختیار فرمودند
در شدت نهایت و ریاضات دوام و مواظبت نمی توانستند
قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم احب الاعمال الی الله

Marfat.com

۷۵

ادوارمہا میگزرمودند درینوقت شبہات بسیار رواج یافتہ
تقوی و ورع مختل شدہ است اگر عمل برخصت و جائز کردہ
شود بسیار غنیمت است توسط در اعمال و ماکولات و
دوام پرداخت نسبت باطن و اتباع سنن حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریقہ شریفہ حضرت شاہ نقشبند است
رضی اللہ تعالی عنہم فضل در فوایدیکہ بر زبان مبارک حضرت
ایشان ہا می گذشت رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ عقیدہ منیر سرور
چنانچہ محبت ائمہ اطہار اہلبیت عظام واجب است تعظیم اصحاب کرام
رضی اللہ تعالی عنہم نیز فرض است این اکابر بہ تبلیغ قرآن مجید
واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت باسلام
نمودہ اند و در ترویج دین و اسلام سعیہای موفور بجا آوردہ
جان و مال در رضای حق سبحانہ و رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مبذول فرمودہ اند باتفاق بدایشان فی سبیل اللہ

Marfat.com

اتفاق ذهب دیگران مثل احد نمیرسد الله تعالی لایق حمت
مبارک رسول خود کرد پاک از لوث دنیا و غرض نفس و هوا
بودند صلی الله علیه وآله وسلم یارانی برگزید که محبت خدا و رسول
بر ایشان غالب بود و از اغراض دنیه نفسانیه بری بودند
صلی الله علیه وآله واصحابه وبارک وسلم قرآن مجید و حدیث از
مناقب ایشان پر است همه اصحاب الوالالباب رسول خدا
چشمه حکمت بودند و در فهم کتاب و سنت و رضای حق سبحانه
رای صواب داشتند مخالفان قدر ایشان ندانسته و
نفوس مقدسه اینها مثل نفوس خبیثه خود انگاشته زبان
طعن دراز کردند باین گمان بد که در بارهٔ آن جانبازان رضای
الهی دارند شما والله لازم می آید که قرآن مجید و دین حمید
کافران رسانیده باشند و دینی که بروایت کفار ثابت
شود بران چه اعتماد و هر که در صحبت پیغمبر کمالی که یابد

Marfat.com

مذاکرند مسلمان نشدند و خدا ایشان را نیامرزید و پیغمبر شفاعت
این ناکردہ ہیچ امیدی نماند در راہ خدا جہاد نکردہ ایم احکام
چنانچہ باید بجا نیاوردہ ایم العیاذ باللہ اللھم متبعا علی حبک
وحب من یحبک وحب اہل بیتہ وحب اصحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم در عمل فروع میفرمودند در اعمال متابعہ فقہ و حدیث
ضرورت قصوری در ان راہ نیابد نجات اخروی مرتب
بہر کہ از مجتہدان اقتدا نماید بقرب حق سبحانہ میرساند
اشتغال از مذہبی بمذہبی چہ فایدہ دارد مگر کسی کہ بفکر سلیم و عقل
رسا فہم قرآن و حدیث می نماید و نزد او رجحان مذہبی ثابت
شدہ دلایل اہل مذاہب اربعہ دریافتہ دلیل قوی بر ترجیح
دارد در اشتغال معذور ست لیکن روزی از حسرت فرسودند ما
ماموریم باتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در صورت ثبوت
حدیث صحیح تردد چرا باشد سلسلہ روایت حدیث میرسید

Marfat.com

بنی معصوم کہ از خطا مامون ہست و حال روایت معلوم است
و روایت فقہ سیر سید مجتہد کہ خطا ہم می نماید و حال روایت
آن معلوم نیست بحثی کہ ما را بحدیث عنایت کردہ اند بیان
آن نتوانیم نمود درس حدیث و قرآن مجید و علوم صوفیہ در نسبت
با ضعف قوت می نخشد و انوار و اخلاق حسنہ عطا میفرماید و صبر
و قناعت و توکل و رضا و تسلیم ازان می افزاید مطالعہ مکتوبات
حضرت مجدد تصحیح عقاید و تصحیح تدقیقات و علوم صوفیہ علیہ
می بخشد و در عقیدہ با ولیاء رحمۃ اللہ علیہم میفرمودند فضل متقدمین
بر متاخرین ثابت است از جہت تلقین و تربیت و ی
نسبت آن اکابر نباید نمود و متاخرین را بر سابقین اعتقاد
فضل نباید کرد و کہ مغلوب محبت معذور است و در رسالہ
توحید میفرمودند مشرب وحدت وجود در متاخرین شیوع
یافتہ بر ترک آداب شریعت باعث گردید این از کمال

ناقصی است

Marfat.com

نافهمی است قدما سخن بر مزد ایمان نمودند و بر شریعت استقامت
ورشتند نفرمودند پس حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمه
علیه قضا کرد مردم برای تعزیت آمدند ناخوش شد فرمودند
دیروز مرا تمنی سخت تر پیش آمد بود تعزیت آن چرا نکردید
وقت شب نماز تهجد از من فوت شده بود قلت صاحب
قوت القلوب روایت نموده الناس قبلة الانبیاء اما تو سنن
پنهم پس اتباع سنت سبب حیات و محبت قلبی است
اللهم ارزقنا اتباع حبیبک المصطفی صلی الله علیه وآله وسلم هر کرا
از کثرت ذکر و خلوت و ترک و ریاضات این معرفت
حاصل شود علما را برا و نیز انکار است بوهم و خیال و مراقبه همه
اوست و هم این معرفت بر خود غالب کردن و خود را محو صرف
گرفتن دور است از شرع تاب الله علیهم شک نیست که این
معرفت در سیر لطیفه قلب وارد میشود و مغلوب میسازد

Marfat.com

ما بعد ازان اگر دستگیری لطف و فضل عام برسد سعادت
دیدارش می آید در مقصود بودن این معرفت اختلافت
ابو الکارم رکن الدین علا والدوله رحمة الله علیه که ترقیات
کثیره در مراتب قرب نموده و بیان لطایف که در قدما نبود
کرده و علوم آن لطایف را تفصیل و توضیح نموده برین معرفة
انکار دارد و در نفحات حضرت مولوی جامی مطارحات
ایشان با عبد الرزاق کاشی درین مسئله مذکور است
حضرت مجدد میفرماید از والد ماجد خود که از خلفای حضرت
شیخ عبد القدوس اند رحمة الله علیه رسایل توحید خوانده
این معرفت علمی حاصل کرده بودیم بس بشرف صحبت و زیارت
شیخ المشایخ حضرت خواجه محمد باقی انعلم عیان شد و در رسایل
توحیدیه حضرت ابن عربی آنرا بیان نموده اند بسبب لحوق
نسبت باطن بآن در به مقتضی این معنی کردید و سخت مستلزم
کردید

کردانید بس ترقی ازان مرتبه واقع شد و علومی دیگر حاصل
و طریقه جدید ورای طرق متعارفه مرحمت گردید و ازاں
و مرشد ما حضرت خواجه قدس سره ازاں مسلم داشتند از معرفت
سابقه هیچ اثری نماند معرفت دیگر حاصل شد و از ظهور وحدت
شهود است در محالی ممکنات در مرآت ظهور پرتو آفتاب
و شعشعان اوست و جرم آئینه بر صرافت خود است
چنان نیست که آفتاب و جرم مرآت یکی شده باشد و ظهور
معرفت ثانیه در سیر لطایف فوقانی میشود و قلت حضرت
خواجه حافظ میفرماید عکس روی تو چو در آئینه جام افتاده
عارف از خنده می در طمع خام افتاده شک نیست که
مذهب حضرت ابن عربی و اتباع ایشان که توحید
وجود یست و آن یکی یافتن و یکی دیدن هستی هیچ است
در افراد موجودات در سیر قلب واضح میشود و در سیر

Marfat.com

تعریف فوقانی ظهور وحدت شهود یست که نسبت حضرت
بندہ است و آن نیز دیدن شهود حضرت حق است در مرایائے
ممکنات یکی نیکه طریقهٔ حضرت مجدد سلوک می نمایند این
هر دو معرفت را بوجدان و کشف خود می یابند فالحمدلله
در سماع ذکر میفرمودند ذکر چهر گرمی و حرارت می بخشد
بنابرین است برای گذاردن وقت قلب اختیار کرده اند ما
چهر توسط ثابت می شود و از قرارات پیغمبر خدا تا بحجره سیدنا
یعنی صحن خانه حضرت ابوبکر صدیق را فرمودند اذکی بلند
بخوانند و حضرت عمر را امر کردند اذکی آهسته بخوانند
حضرت خواجه نقشبند ذکر خفیه اختیار کرده اند که افضل
از چهر ست بمراتب و هر وقت میشود و عمل بفرمایت او
در سماع میفرمودند سماع رقت قلب می آرد و رقت
قلب طلب رحمت میفرماید پس سماع سبب نزول رحمت است

۸۳

سماع عبارت از کلام موزون و حسن صوت وان
هر دو امر مباح و حلال اند یا برای زیادتی شوق و ذوق
یا برای رفع افسردگی سماع می شنوند سماع دوای
دلهای حزین است اگر تداخل محظورات شرعی و ملاهی
و زنان و امرد در ان نباشد خلوتی باشد خالی از غیر
همه ذاکر و شاغل عمری در کسب اذواق محبت بسر برده
و خطوط نفس ایشان نماز قلت حقوق نفس است که با نهایت
قوام بدن توانند شد عادت داشته باشند انچنین
عزیزان سزاوارند بسماع حسن صوت با معانی اشعار محبت
و شوق حالات و وجد میفزاید که بیان دردها و اضطراب در
طلب مطلوب و صیحه و نعره طریقه رهنماست بارک الله فیما
اعطاهم بعضی صحابه رضی الله تعالی عنهم کلمات نوازش حق
خود از زبان حبیب خدا شنیده خجل گردیدند معنی خجل یا برما باد

Marfat.com

طالب مضطرب راہی در برشدن مطلوب میخواند چرخی
می نماید رقصی می برارد رضی اللہ عنہم انجمن است در آداب مریدان
حضرت ابو نجیب سہروردی رحمہ اللہ گوید ہرگاہ مرا بیخودی
مقرر وصف ایشان صحابہ وارد شدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بسیار خوش شدند و قوال را طلبیدند بخوانند سمعت جیہ الہوی
بندی آنحضرت وجد کردند ردای مبارک را در دوش افگند
و آنرا پاره پاره کرده تقسیم فرمودند ہرگز ثابت نیست شیخ شہاب الدین
رحمہ اللہ قبول نکرده اند حق آنست این حرکت که کمالات تجلی
ذاتی و صفاتی که کمال ظاہر آنحضرت ست مقتضی وجد متعارف نیست
ارباب قلوب ناقصہ وجد خطہا دارند و سماع بکمال پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نمیرسد و اثری ندارد حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ
عنہ فرموده اند که سماع در قرن اول نبود مسافران جایز داشته اند
در طریقہ خود معمول نفرمودند جنگی و نای بحضور ایشان آوردند

نقشبند

Marfat.com

گفتند ما انیکار نکنیم پیغمبر خدا و اصحاب کرام نکرده اند و انکار هم
نکنیم مشائخ سماع می شنوند قلت مدار نسبت حضرت نقشبند
بر حضور و جمعیت و طمانیت است و انتظراب سماع منافات
ان نیست مناسبت بطریقه نقشبندیه ندارد و طریقه مجدده
شعبه ایست از نقشبندیه در استماع قرآن مجید حالات نیک
می باشد حسن صوت و حزن در تلاوت قرآن مجید شرط است
در مجلس مبارک سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
رحمة الله علیه ملاهی هرگز نبود سفر نمودند شرط است در سماع
که محظورات شرعی در میان نباشد انچنین است در فوائد
الفواید و سیر الاولیا مسطور است حضرت ایشان که نسبت
باطن در وجودیه عبارت از ظهور اسرار وجود ی است و در
شهودیه عبارتست از دیدن شهود واحد حقیقی مراد است
کمنات قلت توجه و نگاهی که دل را از کثرت و مراقبه و

Marfat.com

صحبت بزرگان پیدا شود و از ایشان نسبت گیرند هرگاه آن توجهات
سلسله را در گیرد و هم فوق نمایند نسبت نقشبندی حاصل
از اینست در مسئله جبر و اختیار میفرمودند که علمای اهل سنت
و جماعت میفرمایند جبر مستقل است و نه اختیار مستقل است
بین بین که از تعبیر مکسب کرده اند نزد صوفیه که میگویند
ممکنات برای تجلیات حضرت حق اند سبحانه و از تجلیات
الهیه تجلی اختیار حضرت حق است سبحانه در دلهای
بندگان پس باین تجلی المختار پرتوی از اختیار حضرت سبحانه
در دلها تافته اگر به نصیبی از قدرت و اختیار نسبت نمایند
دور نیست و در حق ایشان صبر و رضا میفرمودند بزرگی بلایی
سخت مبتلا بود مثل بلای حضرت ایوب علیه السلام کسی
بعیادت او رفته است گفت حالت ابتلا ظاهر است
حاجت پرسیدن ندارد ولیکن مانند حضرت ایوب
علیه السلام

Marfat.com

علیہ السلام اضطراب و بیصبری نکرده ام و نگفته ام رب
انی مسنی الضر پس صبر این بزرگ زیاده از صبر پیغمبر شد
و صبر نمی است از ایمان بس ولی را افضل بر نبی لازم آید
در جواب گفته اند که بی صبری عبارت از شکایت سوی
غیر است و حضرت ایوب شکایت بسوی غیر نکرده اند
پس اشکال دفع شد و بخاطر می آید که حضرت ایوب
علیہ السلام سالها بر بلای جسمانی و هلاک اولاد و اموال
و تحقیر کفار صبر کردند چون دانسته شد که این بلای بتضرع
و زاری رفع نمی شود و این دانستن ما بوحی باشد یا بفکر
و تضرع که لازم بندگی است و مراد حضرت حق سبحانه
بس بپاس مرضی حق صبر را گذاشته برضا که فوق
صبر است ترقی کردند و اظهار عجز و افتقار نمودند بدرگاهی
انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین و در صبر ایشان قصور

Marfat.com

ر دیناقه راضی مراد حق گردیدند لهذا تشریف انا وجدنا ه
ه را یافتند واللہ اعلم میفرمودند این توجه با مرضی ا
شد شخصی از ما ملالی بجا داشت بخواب اوامر فرمودند
بمیرزا صاحب غبار خاطر چرا داری برو عذر بخواه ایشان
بحال ما التفات ی نمایند پس امر عذر خواست و این
خواب بیان نمود میفرمودند از بزرگان دین سخنان در
غلبهٔ احوال سرزده است هر سخن را تاویلی است اگر اکثر
کلمات آنها موافق شرع باشند بعضی را توجیه باید نمود
در کلام حضرت مجدد سخنهاست که بتاویل معقول می شود
کلام الهی نیز کلمات اند که آنجا تاویل ی نمایند مثل
استوا ر عرش و ید اللہ و غیر هما و ضحک و هقوی و غیر هما در
کلام رسول خدا صلی اللہ علیه و اله وسلم امر هم تاویل اند
از ظاهر قلت حضرت شیخ عبد الحق محدث رحمه اللہ رساله

در انکار

Marfat.com

در انکار کلام ایشان نوشته اند و عالم را بر طعن و ضیت
ایشان باعث شده غفرا فقد له اگر مطالعهٔ مکتوبات ایشان
می کردند یا بعد شیخ المشایخ حضرت محمد باقی قدس سره
ملاقات ایشان می نمودند سفر کمالات جدیده ایشان شده
هرگز انکار نمیفرمودند قول حضرت شیخ محدث که شما انکار
بر خود کردید هرگز ثابت نمی شود ایشان میفرمایند هرچه
مرا حاصل شد همه بواسطهٔ حضرت خواجه است قولهم شما
و نبی بجناب حضرت غوث الاعظم کردید نوشته اید که نزد
ایشان ناقص بود نسبت نقصان بجناب حضرت غوث الاعظم
در تسبیح کلام ایشان میت انیهما فقراست از سکران شنیده
بی تحقیق تحریر نموده اند حضرت مجدد نوشته اند که حضرت
غوث الاعظم واسطهٔ فیض ولایت اند تا قیامت در عدد
اهل بیت و اهل غلام اند سبحان الله این مدح حضرت

Marfat.com

غوث الاعظم و رای فکر سعرضان است قولهم در مقام خلت
بواسطه فردی از افراد است درین مرتبه ترقی و افزونی حاصل
شد بلکه گویم بواسطه جمع است که مامورند بطلب صلوة ابراهیمی
تمام امت را داخل است در افزونی این مرتبه از بعضی کم از بعضی
زیاده قولهم ترقی توسط بعضی قابل اند اما همسری نکرده شما
همسری سوی کنید سبحان الله ایشان صریح میفرمایند
همسری کفر است شرکت خادم است با مخدوم انیست حال
مثلما که چشم بسته اعتراض می نمایند غفرالله لهم این چنین هر
اعتراض را جوابی مهمست نزد عقل و شرع میفرسودند پیران
نقشبندی رحمة الله علیه وجزاهم الله عنا جزاء الجزا کمال در
حصول حضور و توجه قلب و شمول انوران تمام بدن را فرموده
اند و این حضور و توجه پرتو از مرتبه احسان است که در حدیث
الاحسان ان تعبد ربک کانک تراه و بحصول مرتبه احسان

Marfat.com

کامل میشود سیران مجددی رحمة الله علیهم و افاض علینا من برکاتهم
در طریقه خود مقامات بسیار بیان نموده اند باین تفصیل که انسان
مرکب از ده لطیفه است پنج از عالم امر قلب و روح و سر و خفی
و اخفی و پنج از عالم خلق نفس و عناصر اربعه اصول لطایف
امر بعرش مجید و اصول آن اصول در تجلیات صفات الهیه
سیر مینماید و فنای هر لطیفه بظهور تجلیاتی است که آن لطیفه از آن
تجلیات ناشی شده اند و فنای نفس در ظهور تجلیات اصول
آن تجلیات است و عناصر ثلثه سوای عنصر خاک را فنای در تجلیات
مسمی بالباطن فرموده اند و عنصر خاک را خلعی از تجلیات ذاتیه
تصور از آن حظ بکمالات نبوت می کنند قلت کمالات نبوت
عبارت از ظهور تجلی ذاتی ذاتیست و نبوت عبارت از شرایع
و احکام است که بوحی بر نبی می آید فرق است میان هر دو
میفرمودند در کمالات نبوت و رسالت و کمالات اولوالعزم

Marfat.com

سلوک از بحثی دایمی نصیبی کامل دست میدهد بالجمله هفت
ولایت و بیست کمالات و هفت حقایق بیان کرده اند و این
ولایت و کمالات و حقایق جمع مشتبان این طریقه را حاصل است
لهذا اختلاف در حالات اینها ظاهر است قلت این مقامات
فرزندان حضرت مجدد را حاصل شده بود و معلوم نیست که خلفا
باین مقامات رسیده باشند و ازین اکابر در خلفای
ایشان آن مقامات ظاهر شد حضرت مجدد در تسلیک مقامات
در سیری نمودند که حالات و انوار و کیفیات و اسرار جدیده
بقه است چنانچه باید در باطنها رسوخی یابد اما فرزندان
ایشان برای ترویج طریقه سعی ها بسیار نمودند و عزیزان
ثبت بسیار باین مراتب رسیده اشاعه این طریقه جدیده
مجددیه فرموده اند الحق بقدر تک الکاملة و رحمک الله تعالی
قصر حقیر در مانده راز این طریقه و فیوض این اکابر خلی وافر در دنیا

و آخرت

Marfat.com

۹۳

وآخرت اندرانی فرماوا صحاب این مسکین را نیز امین دعا
در فوایدکه بسیار نافع است حضرت ایشان ما اختلاط باهل
دنیا کم می کردند که انعکاس فاطر انهاکه در جمع اسباب
وشهامات می باشد دل را کدر میسازد وان ظلمت بعد دیر
میرود خلوت دوست بودند وصفای وقت راکه از ازو
دست میدهد لازم میدانستند مذکور مردم خربه بنکی نمی کردند
با نیک بد زمانه کاری ندارند تعظیم می نمودند علما وسادات را
به هرکی موافق قدر او سلوک میفرمودند از لغو ولایعنی اجتناب
داشتند موافق شریعت عمل می آوردند میفرمودند آنچه خلاف
شرع در اطوار ما باشد اطلاع باید نمود اعمال ما موافق
حدیث شریف یا روایة فقه است مذکور اولیا علیهم الرحمه
همیشه برزبان داشتند در توجه نسبت باطن خود استغراق
می ورزیدند اگر بهرکی در نسبت باطن ذوق وحلاوت

Marfat.com

نماز بود وقت دوام توجه بدل و توجه بحق سبحانه و تعالی است
خواطر فرض طریقت است و مدار قرب بر انست و کثرت انوار
اعمال بمدد جمعیت باطن میشود اگرچه کیفیت و ذوق نباشد در
سلامت محبت بسیار مغلوب احوال نسبت بودند خلوت در
انجمن داشتند کسی سخن در حضور پریشان شوانست کرد میدادا
در استغراق نسبت خلل شود بذوق و حلاوت محبت
شیرین کام بودند گویا مصری در دهان دارند میخورند شرب
محبت داشتند که آن استغراق است در نسبت یادداشت
لهذا کثرت عبادات از ایشان مروی است مکرر فاضله
طریقه شریفه که جمعیت شریف بمحض آن مصروف بود بدعوتها
پر نشد که فیت صالحه دو رخ کم مانده است میفرمودند که درین
وقت تقوی کجاست عمل بفتوی هم غنیمت است قلت قاضی
خان مفتی علمای حنفیه نوشته است درین وقت حلال است که

Marfat.com

۹۵

مرام صریح نباشد علم زمان چهل شیوع یافته معاملات بناء کردید
معاذالله سبحانه از جای که شبهه قوی باشد و از طعام اشتباه
ضرورت ناچار ما بلن ظلمت سرایت نکند در محبت مشایخ خود
راسخ بودند سفر سودمند اگر دانم فایده و ترقی در صحبت حاصل
نمی شود البته بملاقات او بروم هر گاه حضرت امام مهدی
علیه السلام تشریف بیاورند با الرامس و العین بزیارت ایشان
خواهم رفت قلت از زیارت مشایخ منظور حصول انوار بحث
ایشان است و تدقیقات علوم صوفیه اینچنین عزیزان بیابان
شده اند بجز زیارت قبور پیران خود میسر نشدند که فوائد بسیار
دارد از تصفیهٔ روح و ترقی نسبت باطن قلت بدن و قلتکه
قوتی داشت استفاده از زیارت مزارات مقدسه میکرد
و کیفیاتی چند در خود می یافت حالا که تا مسجد رفتن
متعذر است این سعادت از کجا الله ارمنی برحمته واسعة سالقه

Marfat.com

نمی ندارم که تحفه بجناب کبریای تو آرم انا هندوانا لیه راجعون
بشاعت را بر جمال غیب و بدلا و بجنبا ملاقات میشد نعمی از ابدال
شیرشاه و رشاه با محمد رفیع که از مخلصان ایشان بود ملاقات
دست حضرت ایشان با محمد رفیع فرمودند ما ملاقات او
بخواهیم کشته اگر باین ملاقات مشهور شوم زیانی بتو خواهد
رسید من در طبقه ایشان می آیم لیکن کسی مرا نمی بیند
مقرر کرد که بر زینهای مسجد جامع ملاقات نماید حضرت ایشان
در وقت رفتن نماز با او مصافحه کردند شهرتی یافت بمحمد رفیع
گفت که ازین سبب بر تو بلا خواهد آمد صدقه بده صدقه بلا
و باین صدقه از بلا محفوظ ماندی بس خفیه بر زیارت حضرت ایشان
می آمد و آنچه میفرمودند بجا می آورد یکبار او را فرمودند مهر قاضی
لاهور بر ین قرطاس در کار است بلاهور رفت و با ندک زمانی
مهر قاضی بران ثبت کرد و نزد او آورد گفت دیر ازان جهت

شد که

Marfat.com

شد که قاضی فراغت نداشت والا دو سه قدم میرود می آید
سبحان الله یکبار زری برای نکاح درکار بود گفت من
می آرم در قلعهٔ پادشاهی بخوابگاه محمد شاه پادشاه رفعت
زری زیر بالین پادشاه هر شب می نهادند صبح بارباب
حاجت نفقه می کردند آن زر را بر داشت پادشاه را خبر
شد گفت کیستی گفت من آنم که بشفاعت من شما را زر می
گذاشتند حکم شده بود این فاسق را بکشید پادشاه گفت
زیاده طلب ناگفت همین قدر بسنده است یکبار یکی از
ابدال بخدمت حضرت ایشان آمد گفت امر کرده اند که
شما بیایدان طریقه بگویید سورهٔ اخلاص برای محافظت
نجیب خان بخوانند ایشان فرمودند از کجا می آئی گفت
از اجمیر و غایب شد حضرت ایشان فرمودند ما را معلوم است که
قطب ارشاد کیست و قطب مدار کدام است اما ظاهر نکنم

Marfat.com

نهاد اسرار الهی اند اسرار مخفی می باید میفرمودند بیا شیطان
متشکل شده بصورت ملاهی زاهد آمد گفت شما چنین طریقه با
بنده چرا اختیار کردید شما شاعر از کیفیتها اطلاع دارید گفتم
دل بدست خداست بهر طریقه که خواست ما را ارادت و اخلاص
مرحمت فرمود و غایب شد میفرمودند بعضی از علما از ما پرسیدند
که از طریقه چرا اختیار نمودید گفتیم ما باتباع از طریقه توفیق
اتباع سنت زیاده یافتیم و باتباع سنت انوار و کیفیات
از طریقه می افزاید فالحمد لله علی ذلک فصل در عجایب قدرت
حضرت حق سبحانه میفرمودند طفل چند ماهه بودم مرا بادایه
در خانه ما درخت اناری بود میوه های آنرا برای حفاظت
گنبدهای سرخ پوشیده بودند میفرمودند ضمیر مایه طفلیت
من از آتش محبت سرشته شده مرا بادایه طفل بودم
زنی حبشیه وغلام در خانه ما آمد چشم من بچشم او آشنا شد و

دل

Marfat.com

۹۹

دل بستگی ره داد هر گاه می آمد خوش میشدم والا آب
گریه بجای شیر غذای ما بود پنج ساله بودم عشق من مشهور
شد که این طفل مزاج عاشقانه دارد در جوانی با جوانان
زیبا شمایل محبت داشت داد استحادی بهم رسید او تب کرد
مرا تب گرفت دوا خورد در تب او تخفیفی شد مرا نیز خفتی
از تب حاصل گشت نیم شبی ماه تابان بود درهای خانه بند
صورت مثالی او حاضر شد کلهای رنگین که در صحن خانه بود
چیده بر سر ریاحین نهاد و غایب شد صبح آن کلهای رنگین را
بر سر ریا بود سبحان الله میفرمودند درویشی عاشق زنی بود
از طعن مردم بجان آمده اراده خانه پدر نمود در دریا کشتی
نشست دایه او کفش او را بدریا انداخت درویش که همراه
بود کفت کفش معشوقه خود را از دریا بیرون آر درویش خود را
در دریا انداخت و در تلاش کفش معشوقه غرق شد زن

Marfat.com

۱۰۰

بخانه پدر رفته بسیار مضطرب شد برگشت و کشتی در دریا نشسته
پرسید که درویش کجا غرق شد بود ملاح نشان داد زن خود را
در دریا انداخت او را بعد چندین روز از دریا بیرون آورند
با درویش همکنار بود مبشر سودند زنی در تکیه درویشی در اندرون
و دلربا بود درویش بدیدن او دل از دست بداد زن در
نشسته بیرون رفت درویش بالای درختی برای تحفه رسیدند
چندانکه در تر میرفت درویش بر درخت بر تر میشد آخر
بیفتاد و جان بداد زن بجای که رفته بود زود تر بپیمانه پر
در تکیه آمد پرسید درویش کجاست جایش بگفتند برگورا و
آمد و متاسف بنشست گوریکافت و بگور در آمد هر دو هم
آغوش یکدیگر بخواب حدم رفتند میغر سودند منصب داری
پادشاهی عاشق زنی بود زن خواست که در بجمع شادی رود
منع کرد نه پذیرفت و برفت عاشق دست زیر سر نهاد

از دهلی

Marfat.com

۱۰۱

آمد و همین نشست و راند که زمالی بر دزن از جمع شادی
برگشت شنید که عاشق او مرده است نزدیک نعش او متفکر
بنشست در سامعهٔ جان داد میفرمودند لطاووس عاشق
بود بر زنی جمیله مردم او را طعن می کردند که یار لطاووس است
روزی لطاووس آمد و بدید او را و رقص می کرد زن میل سرمه
کرم کرد گفت چشم خود پیش من نه لطاووس چشم پیش نهاد
میل کرم در چشم او کرد کور شد گفت چشم دیگرم نیز پیش آر لطاووس
چشم دوم پیش آورد میل کرم در چشم دیگر کرد لطاووس تباهیها
کرد و بمرد زن بعد یکدو روز تباسف و اندوه تباهیها کرده بمرد
میفرمودند شخصی فاخته شکار کرده ذبح نمود پرها را زیر دیواری
انداخت فاختهٔ دیگر خس خاشاک بران پرها کرد کرده از لانهٔ
خنکر سوزان آورد بران خس خاشاک بگذاشت پری مرده
خود را در سوختن داد منصب دار را پادشاه در محاورات شما

Marfat.com

۱۰۴

می گفت یکبار نا خوش شده تو گفت منصب دور راغیرت امد گفت
ی حضرت شما مرا تو نگوئید بیفتاد و بمرد از شدت جوش غیرت
می کشد خیاطی نا بینا بود در قطع دوخت لباس ها یکرد فضل
اخیر نا بینا میشود یکبار بشرف زیارت رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم سعادت یافتم در منامی دیدم که من برابر آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم دراز خوابیده ام و اثر تنفس مبارک بمن میرسید
از چنین واقعه و چنین اثر تمام نور گشتم چند روز حاجت خوردن
و پوشیدن نداشتم پرسیدم یا رسول الله در باب حضرت مجدد
چه میفرمائید فرمودند باین علوم و معارف دیگر در امت کیست
آنچه از کلام ایشان یاد باشد بخوانید عرض کردم ایشان میگویند
قدس الله سبحانه و راد الورا ثم و راد الورا را بسیار خوش شدند و تحسین
بسیار فرمودند قلت یعنی ذات بچون متحد بمکن متولد شد هر چند
از حضیض امکان باوج وجوب عروج نماید کسی از اتحاد گفته است

اشتباه

Marfat.com

۱۰۳

اشتباه نعکوس اسما و صفات کرده در آینه مکس آفتاب تابان است
نه ذرات خورشید درخشان مالسراب و رب الارباب بیت
چه ممکن است رود دنع نبن کی رسین زمین فلک شود و آدمی خدا نشود
حضرت خواجه حافظ میفرمایند عکس روی تو چو در آئینه جام افتاد
عارف از خنده می در طمع خام افتاد میفرمودند یکبار رسول خدا
را دیدیم بر فیل سوار شد فرود آمن گفتند بیائید ما شما بشما نها برابر کنیم
بتیسر نخواطر نمی آمد قلت بهر کرا بجناب حضرت ایشان ما نیازی
بود البته بزیارت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم شرف میشدند همچنین
نیازمندان حضرت ایشان بود می گفت من پیغمبر خدا را زیارت کردم
شخصی در سفر همراه ایشان بود رنج راه بسیار کشید گفت این
رنج سبب راحت بر کمال من شد بزیارت جناب پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله وسلم سرافراز گردیدم میفرمودند بجناب شیخ الشیوخ حضرت
شیخ محمد عابد برای بیعت و اجازت طریقه قادریه عرض کردیم

Marfat.com

۱۰۴

فرمودند مراقبت بنشینید شما را بجازت این خاندان از جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہم یاب ی نمائیم بس خود نیز مراقبہ
نمودند در غیب دیدیم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با صحاب کرام
و اولیا عظام تشریف دارند و حضرت شیخ برای اجازت قادریہ
برای این فقیر عرض می نمایند فرمودند بسید عبدالقادر بگویید
بس بجناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کردند حضرت
غوث از اعظم پذیرا نمودہ بخادم گفتند کہ بترک خلعت اجازت بیارد خلعتے
ارسالی آوردہ بامر ایشان بر کردن ما نہادیم حضرت
شیخ بنده را فرمودند آداب بیجا آرید چشم کشادہ اینما جرا عرض
کردیم فرمودند ہمچنین دیدیم باین اجازت و خلعت بترک در احوال
بنده ترقی یافتیم کیفیات تازہ فایض می شد الحمد اللہ میفرمودند
یکبار احمد خان از خفقای محمد زیر رحمۃ اللہ علیہم آمد گفتند در خواب
دیدم کہ حضرت خواجہ قطب الدین بشما نکاح صیبہ خود کردند شما را

Marfat.com

۱۰۵

فیضی از ایشان خواهد رسید بس کیفیتی و حالتی نیک از جناب مبارک
ایشان در باطن من فایض شد سیفرمودند وقتی که کیفیات نسبت
ایشان ظاهر میشود بمطلع خورشید می آید ذوق و شوق غلبه می نماید
سیفرمودند بنهایت الهی سبحانه از نسبت خاندان حضرت مجدد که
جامع نسبتهای نقشبندی و قادری و چشتی است فایدها برداشته ام
و علماء و عقلا از دور و نزدیک بر سیدن فیوض باطن کسب می نمایند شکر انعام عنایات
الیه سقدور بیان نیست لیک کمالات بنهایات حضرت حق سبحانه
نهایتی ندارد و اگر یقین داریم که از خدمت بزرگی زیاده ازین حاصل
میشود دلی بیچ قصور و تهور بخدمت او حاضر شویم ربما در راه خدا
جمله ادب باید بود تا جان باقیست در طلب باید بود تا دریا در پایاست
تکه بکامت ریزند کم باید کرد تشنه لب باید بود فضل در میان انداخت
حضرت ایشان ازین جهان فانی بآن جهان باقی چون عمر شریف بسر
هشتاد رسید فرمودند اشغال ما نزدیک بر سیصد است شهادت

Marfat.com

دره ندا اجرا دارد مالکه پیرم و طاقت مجاهدت ندارم جهاد
بشرایط میسر منیت الله تعالی بر همه چیز قادر است شب هفتم
محرم الحرام جماعت رافضیان در وقت بخت خان در دولت
خانهٔ ایشان درآمدند پرسیدند که میرزا جان جانان نام
شما هست فرمودند آری پس گولهٔ طمانچه بر ایشان زدند
قریب بدل خورد افتادند شب دهم محرم وقت نماز مغرب
انتقال فرمودند رضی الله تعالی عنهم ورحمة الله علیهم رحمة
واسعة وجزاهم الله سبحانه خیر الجزا نعش حمید آمات شهید
تاریخ وصال ایشان هست فضل در ذکر فضلای حضرت ایشان
بدانکه بتوجهات حضرت ایشان طالبان بسیار بحضور
بیعت و جذبات و واردات و یادداشت رسیده اند
و از نشستهای حضرت بحدوکه در اینجا صفای و اطمنان و
اتصال بکیف دست میدهد بهیچ یافته نسبت توحید و جرد

Marfat.com

۱۰۷

به حضرت خواجه احرار از آبای کرام خود داشته اند حضرت مجدد
آنرا موقوف نموده بنسبت یاد داشت که از حضرت شاه نقشبند
بحضرت خواجه احرار رسیده آنرا رواج داده اند که دران
تشرع و توسع بسیار است و مشابه است به نسبت اصحاب
کرام رضی الله تعالی عنهم و بس مفید است بطالبان و در نسبت
توحید احتمال ظهور خلاف شرع هست بس اسرار توحید
در خلفای حضرت ایشان کم ظاهر شد و تحقق بمرتبهٔ احسان
و وسع شعار خود داشتند و بهمین نسبت حضور و یاد داشت
تهذیب دل ها می نمودند جمعیت از خواطر و توجه بحضرت حق سبحانه
بسیار غنیمت است مدار طریقه بر اتباع سنت و توسط است
در اعمال و ترک عادات و مالوفات و ریاضت و کثرت
عبادت درین طریقه معمول نیست و خوارق عادات ازین
عزیزان کم مردی است بهمت و توجه دلها را ذاکر نمودن و سکینه

Marfat.com

۱۰۸

وبیعت القا فرمودن کرامات این متربان بارگاه الٰہی است
سبحانہ اگرچہ ولایت بدون مقامات عشر توبہ وانابت
وصبر وقناعت وتوکل وغیرہ حاصل نمیشود اما در طریقہ منصرت
شاہ نقشبند خلاصہ این مقامات مندرج است ومانند
اصحاب کرام ہمت بمرتبہ احسان واتباع سنن مصطفی دارند
حضرت قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ از اجلہ خلفای حضرت
ایشان اند در نسب میرسند بحضرت امیر المؤمنین عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ عالم وحافظ وفقیہ ومحدث ومفسر در
علوم صوفیہ مہارت تمام داشتند اول در طریقہ چشتیہ بر
دست شیخ المشیوخ حضرت شیخ محمد عابد مصافحہ بیعت
نمودہ باو از نسبت باطن کردند باز بر دست حضرت ایشان
در نقشبندیہ بیعت کردند ومقامات این طریقہ در اندک مدت
رسیدہ خلافت واجازت متقن طریقہ یافتند سفر نمودند

هژده

۱۰۹

بیژده ساله بودم که از تحصیل علم و مقامات انطریقه فراغت
یافتم تعلم علم و کسب فیوض طریقه می کردم و تا سی و پنج سال
از وطن خود بخدمت آنحضرت مشرف شده ام و آنحضرت در
باقی پت آمن بخانه فقیر تشریف میداشتند و استفاده انوار
صحبت مبارک می نمودم بحال من بسیار عنایت میفرمودند
الله تعالی مرا رای صایب در فقه و حدیث و تفسیر عطا فرمود
است در علم لغت شاگردم استاد خود را و علوم دقیقه و متعلقات
فلاسفه را تا تامل مطالعه دریافته ام درین علوم مرا حاجت
باستمداد نیست رساله مسمی باخذ بالاقوی و دیگر رسایل مفیده
در فقه تالیف کرده ام و بعد آنحضرت تفسیری مسمی باسم
مظهری تالیف نموده ام جامع مذاهب اربعه و احادیث
و اقوال صوفیه دران درج ساخته ام امیدوار بکمتر توجه قرآن
مجید در تهجد و صد رکعت نماز و ظیفه دارشدم و در انفصال

Marfat.com

۱۱۰

قضایا بنیک تامل مسیر سوند در اوایل احوال خود بزیارت حضرت
غوث الثقلین و حضرت کبیر اولیا جلال الدین پانی پتی به خود
مشرف شده و عنایت کثیره بحال خود دریافته بعد از ان
حضرت ایشان جناب غوث الثقلین متعزیا الحضرت نزد
ایشان تشریف فرما شدند سبحان الله ذات و الا صفات
حضرت قاضی علیه الرحمه در علم و عمل و نسبت مجددیه ایتی لود
از ریاضت الهی سبحانه نزدیک بمنی در وقت ایشان کسی
مثل ایشان بر روی زمین نبود و در کمالات ظاهر و باطن
در اصحاب حضرت ایشان عدیل نداشتند رحمة الله علیه
بکمال شان بسیار عنایت سیر شده اصحاب حضرت ایشان
را فرمودند ما و شما را تنظیم ایشان ضرور است در شهر در وقتی
و ترویج طریقت استقامت بر کمال دارند جزاهم الله
چون منی را اکرام نمایند فلا محمد تند علی ذلک دو سه بس توجه

ایشان

Marfat.com

ایشان بنسبت شریفه رسیدند اشتغل علم و تفضل مساعدت
مسلمانان برایشان بسیار غالب بود حضرت ایشان در بار
حضرت قاضی ثناء الله فرمودند که در نسبت با من ما و شما هیچ تفاوت
نیست قاضی فضل الله برادر کلان ایشان توجهات حضرت
ایشان بمقامات طریقه رسیده اند مولوی احمد احمد فرزند
حضرت قاضی ثناء الله فاضل و حافظ از حضرت ایشان کسب
نسبتهای طریقه کرده اند در اوقات کسب طریقه از صبح
تا چاشت بلند مراقبه می نشستند و زیاده از سی هزار کلمه
میخواندند در ایام حفظ کلام الله مجید دو سپاره هر روز
تلاوت می کردند حضرت میر علیم الله از کبرای خلفای
حضرت ایشان اند بجمیع مقامات طریقه مشرف شده اند در
صحبت با جناب شلی نداشتند بخدمت شیخ الشیوخ حضرت
شیخ محمد عابد رسیدن استفاضه نموده اند قبضی از آثار

Marfat.com

حضرات چشتیه یافته اند عجب بنجودی واز خود رفتگی در
حضرت ایشان دربارهٔ ایشان سپر سودند که حالا شما را حاجت ما

نماند است رحمة الله علیه حضرت شیخ محمد احسان علیه الرحمة
و الغفران از کمل خلفای حضرت ایشان اند معمور و مخمور
کیفیات نسبت باطن بودند اگرچه در نسبت مجددیه بکر
یت مقتضای طینت ایشان بودی گفتند در اول عمر
داعیهٔ سلطنت پیدا شد بر مزار سلطان المشایخ حضرت نظام
الدین اولیا رحمة الله علیهم که در برابر جات است
پیالها برای این آرزو رفتم بس بدلم آمد که درویشی
اختیار کنم که سلطان المشایخ باین منصب از فیض
درویشی رسیده اند بخدمت درویشان سپر فتم گفتند شما
بخدمت حضرت سپر زر جان جانان بروید کار شما پیش
ایشان است بدل گفتم که ایشان شاعر با مردان سلطنت

Marfat.com

۱۱۳

دررند درویشی راچه واپند شبی بخواب دیدم ایشان شیر
وبرنج خورده بقیه مرا عنایت فرمودند بس بخدمت ایشان
رفتم فرمودند چرا آن سرگذشت عرض کردم که مردم برای
آمدن بخدمت شما باعث شدازین گفتم ایشان شاعرا
نوجوانان بسیار علاقات دارند درویشی چه دارند
فرمودند منظور چیست عرض کردم اگر چیزی از فیض باطن
دارید بمن عطا نمائید فرمودند مراقب چشم بسته بنشینید
مراقبه نمودم توجه کردند ازین قوت تاثیر متیاپها نمودم
گریبان چاک برسر خاک می غلطیدم بس بالتزام صحبت
مبارک ازنسبتهای عزیزان بهره ها یافتم فالحمدلله شورشها
برمن غالب بود بطریقه طفره توجهات بر لطایف فرمودند
طمانیت دست داد که درنسبت عالیه حضرت مجدد
اطمینان وصفا حاصل میشود در وقت سلوک طریقه شدت فقر

Marfat.com

۱۱۴

وفاقه من بسیار رسید سه فاقه را یکفاقه میدانستم کهنه چادری
بود که بر سر دوش می انداختم بس حضرت اندکی آرد و یک
پرهنی عطا نمودند ببرکت آن شدت فاقه و برهنگی برداشت
مبدل شد در وقت فتنه ابدالی ایشان بهمت و توجه تو
بر دروازه کوچه نشستند که ابدالیان درون محله نیایند از
صبح تا شام هیچ غارت کردن نیامد وقتی که ضعف ایشان را
دریافت مراقبه گذاشتند راه غارت کردن بگشادند ایشان
باستماع اسم ذات نعره های کردند شخصی گفت سلب مرض نمایند
همه ایشان شنیدند این اسم مبارک بهوش شدند و مرض
او زایل شد حضرت شیخ محمد نبیره زاده ولاد و امجاد حضرت شیخ
سلم رحمة الله علیه از اعزه منتهای انتخاب اند بفقر و فاقه
و تجرید حلقه ذکر و مراقبه می نمودند خواجه عباد الله و
جمال الدین از رسحاب ایشان بخدمت حضرت شیخ

سلمه

Marfat.com

۱۱۵

ساوک نسبت باطن نموده اجازت تلقین ذکر و مراقبه فرمودند

حضرت شاه رحمت الله از جمله خلفای آنحضرت اند در ترک

و تجرید استقامت قوی در شش هفت ماه را کفایه میدانشد

سرداران افغان آزمودی نمودند که نقدی یا روزینه

قبول فرمایند باکثرت عیال پذیرائی کردند حلقه ذکر و مراقبه

و اشاعه طریقه احمدیه می نمودند در دل ها فیض محبت و حضور

القا میفرمودند حضرت سید مولوی نعیم الله علم تحصیلی

از جناب حاجی محمد افضل خوانده اند و علم قرآن مجید و

بتجوید قرأت از قاری عبد الغفور سند کرده و بفیض صحبة

حضرت ایشان ما به نسبتهای حضرت مجدد فایض شده در س

علم و حلقه مراقبه می کردند برای اسماع کلام الله در رمضان

المبارک نزد حضرت ایشان می آمدند آنحضرت میفرمودند

که شماهای خود بر چشم ما نهاده آمدید جزاکم الله جناب ایشان

Marfat.com

۱۱۶

بخضرت خود خواندن و ندر رهی حسن نمائه حضرت مولوی خلد

بخش رحمة الله علیه از اولاد حضرت شیخ جلال نهان سیری رحمة الله علیه عالم و فاضل و حافظ قرآن مجید از مقبولان و خلفای حضرت ایشان بودند بیمن تربیت بخضرت سلوک طریقهٔ مجددیه بکمال کردند و بدرس علم در رشاد نسبت بامن بطالبان اوقات معمور داشتند در باس امر بخضرت ایشان و سید نعیم الله بسیار اهتمام می نمودند حضرت ایشان از انها راضی بودند کاهی امری خلاف مرضی مبارک ظاهر از ایشان شده باشد روزی که خبر واقعهٔ ناگزیر حضرت مولوی قلندر بخش رسید فرمودند کویا صد پسر از یاران من مردند انا لله و انا الیه راجعون حضرت مولوی ثناء الله سبلی رحمة الله علیه طریقه از حضرت خواجه موسی خان همیشره حضرت ایشان ما در شده و کسب نسبت نقشبندی مجددی از حضرت ایشان

Marfat.com

۱۱۷

نمودہ علم حدیث از امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ سند
کردہ افاضۂ فیوض باطن و علم حدیث می نمودند ایشان
میفرمودند یکبار طعامی بتکلف از خانۂ امیری آمد طعام
و خوشبو دنفس طمع کرد نخوردم کہ شر الطعام طعام الاغنیا
مگر آنکہ بآن رسانیدہ میشود ہمہ کیفیات باطن مستور
شد بعد مدتہا و تصرفات نسبت بحال شد یکبار در زینہ
ایشان از جای کہ شبہہ قوی در شت مقرر شدہ بود شخصی
بطعن گفت این چنین در زینہ جایز نیست حضرت محمد حسان
فرمودند کہ در سینۂ حضرت مجدد سیل انوار نسبتی می آمد
کہ ہمہ کدورتہا را میبرد و نعرہ زدہ بیہوش افتادند و باین
نعرہ و نام حضرت مجدد فیضی فایض شد کہ تا چند کس در انجا
بودیم ہمہ سرشار فیض حق گشتیم فالحمد للہ حضرت مولوی نعیم اللہ
رحمۃ اللہ علیہ از کبرا از خلفا و اشرف اصحاب حضرت ایشان اند

Marfat.com

۱۱۸

بعد تحصیل علم طریقہ از خلیفہ محمد سہیل خلیفہ حضرت ایشان
کرفتہ تا چہار سال کسب فیوض نقشبندی مجددی کردہ باکمالات
رسیدہ اجازت خلافت یافتند و چندی تا چہل روز فانی
فی اللہ صحبت داشتہ اند ایشانرا در لکھنو و بہرائچ قبولے
پیدا شد طالبان اخذ طریقہ کردند و جمعیت و حضور فایض
شدند بعضی را اجازت تعلیم طریقہ دادہ اند مولوی سراج
خلف ارشید حضرت مولوی قلندر بخش در اصحاب ایشان
ممتاز ند سہ سال از حضرت ایشان استفادہ کردہ و سالہا
از صحبت والد ماجد مستفید بعہد بس کہ بخدمت حضرت مولوی
نعیم اللہ کمال نسبت باطن پیدا کردند و خود را بایشان منسوب
میدارند می گفتند سال ہا از حضرت قاضی ثناء اللہ توجہات
عالیہ کرفتہ ام ذات ایشان بسیار غنیمت است یکی
بخدمت ایشان برای حصول شرف زیارت پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم عرض کردہ او را مراقبہ فرمودند خود نیز توجہ
بروحانیت حبیب خدا نمودند مشرف بزیارت شد شخصی
باینشان عداوتی داشت بروح پرفتوح امیرالمومنین عمر کہ از
از اولاد آنجناب اند التجا بدفع دشمن کردند بس تائید روح
آنجناب پناہ شد بطالبان فیضی میرسانند حضرت غلام
محی الدین عالم و حافظ و محدث تارک طالب حق بسیار نے
از اولاد حضرت غوث الثقلین سخت بزرگ بودند باین بزرگے
و تجرید و با تکلفی می توان گفت از زمرہ جنیدیان اند
حضرت مولوی باب اللہ استاد ایشان برای زیارت مزار
مبارک حضرت غوث الاعظم خواستند بہ بغداد تشریف بردند
جناب غوث پاک بخواب ایشان آمدہ گفتند فرزند من غلام
محی الدین پیش شما تعلم می نمایند دیدن او دیدن من است
مردم ناواقف می گفتند ایشان پیش میرزا صاحب چرا

Marfat.com

۱۲۰

باستفادہ میرونہ میرزا صاحب پیش ایشان می آیند یکروز
غلام محی الدین کہ بحال فقر بسیار مہربان بودند از عمق نسب
پرستان کفتند از نسب بحق نمی پرسند حسب طلبید وقتی کہ
باستفادہ بخدمت حضرت ایشان ما حاضر شدند فرمودند
در شما وحشتی است شیخ وقت را بہ بینید بعد ازان پیش
ما خواہید آمد پس دو سال بزیارت بزرگان وقت رفتم
باز بحضور حضرت ایشان رسیدم استفادہ نسبت باطن
از طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کردند و بکمال و تکمیل رسیدہ
خرقۂ خلافت یافتند میفرمودند وقت عصر کہ ما باینولت
شرف یافتیم شب بخواب دیدم بزرگی سوئن واضحی برائے
ما میخوانند بسیار خوش شدیم امید ہست کہ بفیضی و نسبتی
دیگر فائز شویم پس بوطن رفتہ صحبت حلقہ مراقبہ داشتہ
طالبان حق سبحانہ تعالیٰ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میکردند

مدنی

Marfat.com

۱۳۱

مدتی در وطن تشریف داشته پس بمدینه شریفه رفته در انجا
ازین جهان رخت تاخره بردند رحمة الله علیه حضرت مولوی
غلام یحیی در نسب از سادات کبارند متجر بودند و حافظ کلام الله
رساله بر حاشیه میرزاهد نوشته اند بکار کلبه می ایدکه بت
یکی بزرگان قادری ارادت نموده خلافت انخاندان حاصل
کردند بحضور حضرت ایشان نارسیده طریقه نقشبندیه کسب
نمودند و بخلافت خاندان نقشبندیه مجددیه فایض شده
هدایت طالبان بانطریقه می کردند در بروی خلق بسته
طریقهٔ ذکر و مراقبه پیش گرفتند بامر حضرت ایشان نارساله
در جواب رساله حضرت شاه ولی الله رحمة الله علیه که در
تطبیق مذهب حضرت شیخ ابن عربی که امام قایلان بوحدة
وجودند با مذهب حضرت مجدد که قایل اند بوحدت شهود
تحریر فرموده اند در کمال متانت و بلاغت تطبیق را تعذر

Marfat.com

داشته دفع آن نموده اند قلت معرفت توحید وجودی از
مقامی ناشی است و معرفت توحید شهودی از مقام دیگر میدا
در هر مقام کیفیات و انوار و حالات جدا جدا وارد میشود ازین
اختلافات رائی ساختن مستبعدی نمایند ایشان بسبب مرض
بزرگی توجه فرمودند مرض منعکس شد بر ایشان افتاد مرض
شفا یافت و ایشان بهمان مرض از نجهان رفتند رحمة الله علیه

حضرت مولوی تکلیم الله از مردم بنگاله بتحصیل علوم نموده مطالعه
مکتوبات شریف حضرت مجدد پیش کرفتند اکثر اوقات
شغل کرام ایشان می نمودند می کفتند مرا محبت قوی
بخدمت ایشان دست داد و بمین اشتغال بعلوم و معارف
ایشان حضور و آگاهی بحضرت حق سبحانه پیدا شد بدون
ورزش اذکار و مراقبه بس کسیار ازر خانه قاضی طعامی خوردم
از حضور و صفا زایل شد متحیر شدم باری بخدمت حضرت

Marfat.com

۱۰۳

ایشان رسیده کسب نسبت باطن کردم و بحضور نیز حاصل شد
و اجازت و خلافت بنده را مرحمت نمودند ایشان را در دلم
مرجعیتی پیدا شد و بتعلیم طریقه پرداختن می گفتند یکبار مرا
مشکلی صعب پیش آمد اسباب حل آن نبود در خواب دیدم که
دریای زفارست و من کشتی از کاغذ ساخته میخواهم که
آنرا بطرف بحری آب ببرم و باد در نهایت تندی میوزد
مرا حیرانی در گرفت که از دریا درین تندی باد کشتن
ممکن نیست کسی گفت مترس بعنایت حضرت مجدد که بحال
تو شامل است مشکل تو حل میشود وقت صبح آن مشکل صعب
حل گردید سبحان الله ملت ج اولیا را هست قدرت از آله ۵

تیر جسته باز کرد اند نذر راه ۵ حضرت مولوی عبدالکریم و مولوی
عبدالکریم از مردم بردوان بجناب حضرت ایشان رسیده
کسب انوار و حالات و کیفیات نسبت باطن نموده اجازت

Marfat.com

یافته بوطن خود رفتند مولوی عبدالکریم مرید مولوی عبدالحق
پرداخت بسبت باطن صورت کردند و ریاضات و عبادات
پیش گرفتند ایشانرا قبولی پیدا شد و طالبان طریقه جمع
آمدند کرامات از ایشان ظاهر شد کل ولای وضوی از
شفای بیماران بود و غنای قلبی مرتبه دست داد که شانزده
هزار روپیه نیاز قبول نکردند و کپیر ساخته و پرداخته را
رد فرمودند قلت بضاعتی کیمیای ترا کنم تعلیم که در کپیر
در صناعت نیست * رو قناعت گزین که در عالم کیمیای
ترا قناعت نیست * حضرت میر سین خان از اجله خلفای
حضرت ایشان اند حضرت ایشان با حضرت میر علی اصغر
تجارت می کردند میان محمد مراد سودا کر بودند در بازار
می نشستند خلیفه محمد جمیل عم طالبت داشتند میان
عبدالباقی کثیر العبادت بودند ملتب داری می نمودند

Marfat.com

۱۲۵

روز آخر عمر دل بیار دست بکاری باید ترک معاملات
و کسب معاش از همه اولیا مروی نیست شیخ غلام حسن
طریقهٔ قادری گرفته بودند بخدمت حضرت محمد میر استفاء
کرده اند ایشان بخدمت حضرت ایشان مارجوع آورده
همین تربیت آنجناب حظی از نسبت اینخاندان حاصل
کرده اجازت یافته بطالبان طریقه سکهٔ شاه مراد الله
عرف غلام کاکی از قدمای اصحاب و خلفای حضرت
ایشان اند در ملک بنگاله قبولی یافتند ولی لبان بخدمت
شریف ایشان رسیده استفاده کردند محمد غوث از
اصحاب ایشان ممتاز است مولوی قطب الدین و محمد شاه
و شاه عالم و شاه شفیع و میان بهادر از خلفای حضرت
ایشان اند ملا عبدالرزاق نسبت بالحق اینخاندان از حضرت
ایشان کسب کرده اجازت یافته بتعلیم طریقه می کرد از

Marfat.com

لطافت نسبت باطن لشکایتی داشت حضرت ملا نسیم از جمله
منتهای حضرت ایشان اند تا وه سال استفاده فیوض باطنی
نموده در سابقت حضرت ایشان قدمی راسخ داشتند
نمخوردند و نمی پوشیدند الا باذن مبارک کبار حالت غشیان
او را پیش آمد گفت اگر بفرمائید قی کنم در اخلاص و محبت
ایشان بمرتبه رفیع رسیده بود در ملک خود طالبان را
بدایت بطریقه نقشبندیه مجددیه میکرد و پناه کس را جا نرفت
فرموده باشد جزاه الله خیر الجزا ملا تیمور از نسبت قلبی بهند
تشریف برده تاثیر کلی داشت طالبان باین گرمی و تاثیر نزد
و بسیار جمع شدند محمد حسن عرب بسیار مرتاض و
متعبد بود صائم الدهر از قوت خود شیئی نمیخورد و دو شب
بفقر نمیخوابید و شب خواب نمی کردند همین صحبت مبارک
حضرت ایشان احوال بلند و مقامات ارجمند پیدا نمود

Marfat.com

۱۲۷

نواب ارشاد خان از مقبولان حضرت ایشان اند و اجازت
در سلسله علام مصطفی خان طریقه از جناب شاه ولی الله گرفته
بمن ترمیت و عنایت حضرت ایشان به نسبتهای عالیه رسید
سبحان الله فیوض حضرت شاه نقشبند بفقیر و غنی میرسد
و بولایت میرساند چو قصر اندر قفای شاهی آمد بتدریج
پسند الهی آمد اللهم اجزهم عنی خیر الجزاء بر احوال جمیع مخلصان
حضرت ایشان اطلاع نیست غفر الله لی و لهم نامهای ایشان
نوشته ام احوال این عزیزان از حصول نسبت باطن و
اجازت آنچه معلوم بود نوشته شد اخلاق و اعمال و غیره
که از لوازم نسبت باطن است معلوم نیست البته باخلاق حسنه
و اعمال الهیه موصوف باشند کمترین دروشان بلکه خادمان
ایشان عبد الله عبد القادر و غلام علی غفی عنه اگرچه نسبتی
ندارد که در زمره این مقربان بارگاه الهی خود را داخل نماید

احوال خود مصنف

بیان برای حصول شرف و عزت خود بانتساب با بنیان فیض
لسان حضرت ایشان خود را باین عزیزان ملحق میسازم
اگرچه نیک نیم خاک پای بزرگانم عجب که تشنه بنام نشان رسانم
عم بزرگوار من از جمله علما بودند حفظ قرآن مجید نموده نام من
عبد الله نهادند و امیر المومنین حضرت علی در خواب پدر من
نام من علی فرمودند مادر من در خواب دید بزرگی میگوید نذر
خود را بنده القادر نام مقرر کن همین عنایت بزرگان الله تعالی
مرا از سفتولان خود فرماید اکثر اقربای من علما و حفاظ بودند
زمانه بندی من عالم و حافظ و از بزرگان قادریه بودند زید
و مجاهده علی الدوام داشتند از نسبت قادریه معمور بودند
بزرگان بسیار بابرکت هست بخواستند بردست
بزرگوار ایشان بیعت کنم و در خدمت شریف ایشان
بری خدمت گاری حاضر باشم سعدر نبود مرا ایشان صحبت دارند

در حضرت سلامت

Marfat.com

۱۲۹

خضر علیہ السلام سخت مرتاض کثیر الذکر بود ندا این مقرر تیسیر بعد
حصول مناسبتی بعلم تفسیر و حدیث شریف مصافحہ
بیعت در خاندان قادریہ بر دست مبارک حضرت ایشان
حاصل نمودم و از خدمت سایک متعین در طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ مایۃ الترام صحبت شریفہ انتخاب کردم پانزده سال
بوظیفہ ذکر و مراقبہ سعادت یافتم پس حصول مناسبت نسبت
این خاندان با جازت مطلقہ این کمینہ را نوازش فرمودند دراول
ارادت بندہ اندیشہ ناک بودم کہ در طریقہ حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ عنہ ارادت دارم و در طریقہ نقشبندیہ شغل می کنم سبا دا نامرضی
ایشان باشد دیدم کہ حضرت غوث الثقلین جای تشریف
دارند دوست میخواهم کہ نزد حضرت خواجہ نقشبند حاضر شوم
فرمودند مقصود خدا است بروید مضایقہ نیست در واقعہ
دیدم کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جای تشریف

Marfat.com

دارند واشظار من می برند حاضر شدم برخواسته سعانقه آورد
بسیار شرف زیارت یافتم پرسیدم یارسول الله سن را
چندرائی الحق حدیث شما است فرمودند آری در وقته
دیدم که گوشت چهره من بمقدار دو انگشت از گوشت رخسار
مبارک حضرت سلطان المشائخ شده است و بدنمانست و تر
دیدم که شخصی پیراهن مبارک ایشان آورد گفت ایشان
پیراهن تواند گفتم پیرمن حضرت پیغمبر صاحب اند و بسیار سالخورده
مرد نیز دیدم دو مزار بندگی از سلطان المشائخ دوم از پیغمبر
صاحب کسی گفت این قبر قبر پرست و رشاست بقبر مبارک
حضرت سلطان المشائخ کرد گفتم قبر پیرمن این است و رشاست
مزار حضرت ایشان نمودم بسیار دیدم که حضرت مجدد شریف
و اند میفرمایند تو خلیفه ما هستی تواضع نمودم بسیار دیدم
حضرت خضر علیه السلام در پیراهن من دراز بندگی بسیار دیدم پرسیدم
ایشان نزدیک من نشستند گفتم نام شما چیست فرمودند بهاء الدین

مبارک

Marfat.com

۱۳۱

مبارک یکبار دیدم شخصی خلعتی مرا کرامت کرد گفت حضرت
غوث الاعظم ترا خلعت این امر عنایت کرده اند و احوال
باطن من کیفیتی دیگر بهم رسانید و لمحهٔ بعد رشد یکبار مرا غیب
بودم ندا آمد همه پیران از تو راضی اند و حضرت غوث
الاعظم از همه راضی تر این همه مبشرات اند آثار رضا
و رضا رج می باید در اوایل حال باعث سبب معاش داشتم
آن را ترک کرده شغل قرآن و حدیث و ذکر و مراقبه در پیش
گرفتم صبر و قناعت و توکل پیشه ساختم سختی بسیار بمن
رسید گاهی بوریا بستر و خشتی بالین زیر سر داشتم از شدت
ضعف یکبار در حجره بستم که همین قبر من است ارحم الراحمین
مرا رحم نمود و بدست یکی فتوحی فرستاد بسیار غم نوالهٔ
قریب پنجاه سال است که خلوت و انزوا را گزیده در بردی خلق
بسته در خدمت اهل ذکر الهی سبحانه بسر میبرم فالحمد لله

Marfat.com

۱۳۲

این عزیزان اقراری نمایند که در صحبت تو حضور و جمعیت و نسبت
و دولت و جذبات و واردات و اطمینان و صفا و لطافت
در جمله باطنی ما را حاصل است بس بعضی این اشره را با ایجاب
اجازت و خلافت گشته ام که ترک و انزوا کرده بدوام و مراقبه
و تعمیر اوقات بوظایف عبادات مستعینا بالله سبحانه
بواسطه پیران کبار رحمة الله علیهم کمال و تکمیل این نسبت پیدا
نمایند حضرت حافظ ابو سعید مجددی طریقه از بزرگی گرفته شان
شئون باطن داشتند ایشان نزد نقشبندیه
مجددیه بلقب انوار طریقه مواظبت نمودند و مناسبتی به نسبتهای
مجددیه پیدا کردند ایشان را اجازت و خلافت با شاعه
طریقه سعی دارند و اصحاب ایشان را دیده ام احوال خوب
دارند در احوال خود رساله نوشته نزد بنده آوردند بسیار
خوب و موافق سلوک مکتوبات شریف حضرت مجدد است

سوابق

۱۳۳

بکجه سوانح مذاق حضرت مجدد ست حضرت شاه رفیع الدین
بصدق آن شهادت داد ند بارک الله فیما اعطاه حضرت رفیع
احمد مجددی کسب طریقه شریفه نموده از حقیر خلافت و سیم
تعلیم طریقه می نماید چند ورق در حالات خود نوشته مرا
نمودند همه صحیح بارک الله فیما اعطاه احمد سعید فرزند حضرت
ابو سعید بعلم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال سنت شریفه
قریب ست بوالد ماجد خود حافظ عبدالرحمن مجددی
لطایف عالم امر رسیده اجازت دارد وسلمهم الله تعالی علی
طریقه ائمتهم الکرام حضرت مولوی بشارت الله از اولاد بزرگان
چشتی علم ظاهر تحصیل کرده بیعت درین خاندان بردست
حقیر نموده و بمجالات و معاملات و کیفیات نیک رسیده
اجازت و خلافت دارند و در اصحاب تمتاز اند درس
علم و تعلیم طریقه می نمایند باین همه مکارم سلامت باشند

Marfat.com

۱۳۴

امین مولوی کرم اللہ عالم و محدث و حافظ مجود قرأت قرآن
مجید بطریقۂ محمدیہ بدست فقیر نمودہ مناسبت
بہ نسبتہای شریفۂ اینجانبان ہم رسانید بسیار بزرگ است
باین ہمہ کمالات اللہ تعالیٰ سلامت دارد برای انتفاع
مسلمان باین جامعیت بسیار ماند میر طالب علی از متبحران
چشمۂ علم ظاہر خوانم فیضی از فیوض قلبی ازین لاشی حاصل نمود
زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً رفتند در مکہ معین
در مدینہ زید اقامت دارند تبدیل نام خود بمولوی عبد الغفار
کردہ افادات می نمایند حضرت مولانا خالد خندز اللہ محبتہ و
در خانہ بتجرہ نامہ کتاب حدیث سند کردہ اند از طالبان
تا سہ سال از مسافت یکسالہ راہ از فتن شہر آمن میرسند
در نقشبندیہ مجددیہ بدست فقیر بود باذکار و مراقبات
استغال کردند حضور و جمعیت و جذبات و واردات حاصل
کردہ

Marfat.com

۱۳۵

کردہ نسبت بہ شجرہ مجددیہ ہم رسانید اجازت و
خلافت یافتند و بعد از دستار شریف سرور اکرمیہ عزت
و عبادت و ریاضات برآوردند بعد حسہ روز دختری تناول
می نمودند بشکایت ریوع مبارک حضرت خواجہ نقشبند
کہ از توجہ بغیر منع میفرمودند در نسبت باطن قوت بسیار
حاصل کردند و تاثیرات قوی و خرق عادات پیدا نمودہ مرجع
طالبان خدا گردیدند خواص و عوام بسیار بسوی ایشان
گرد آمدند و نسبت حضرت شاہ نقشبند رواج بسیار دادند
صدر شش خلفا بکہ زیادہ در طریقہ نقشبندیہ دارند گویند
نسبت ایشان بسر انور شان اند و بدین تصدیق قول حضرت
خواجہ رحمت کہ شما را قطب آن بلاد خواہند نمود فالحمد للہ
ایشان از احوال خود چنین ظاہر کردند کہ در مسجد مبارک مدینہ
منورہ در مجمعی از صلحا نشستہ بودم یکی گفت کسی کہ عقیدہ اہل

Marfat.com

سنت دارد و علم حدیث سند نموده، استفاده از طریقه نقشبندیه
کرده شد جهت عوارضی یافته است لهذا عقیده اهل سنت
و جماعت در علم حدیث پسند نموده ام و دعا کنند که الله تعالی
بواسطه روح مبارک رسول کریم صلی الله علیه وآله وسلم بنده
را از فرقه شریفه حضرت شاه نقشبند منتفع فرماید همه دعا کنند
شب دیدم که حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم در شاه جهان آباد
نزد فلانی بزرگ بس بدلالت میرزا رحیم الله بیگ که مخلص شماست
در اینجا امن یافتم الله تعالی مرا شکور فرماید محمد حسن از ملک
در اینجا امن بعد حصول شرف بیعت بر دست فقیه فیضی در جاے
نماز عصر کرد از تلامیذ مولانا خالد است و در بیت المقدس وفات
نام قبولی در دو حضرت سید ... عابد مدنی عالم و حافظ و محدث
از مولانا خالد حضور نقشبندیه اجازت یافته لقای حضور و صحبت
در دل های کمزوره فایض میسر شنیدم بدلالت مولانا خالد

برای

Marfat.com

برای کسب نسبت مجددی پیش این لاشی آن بر نسبتهای
مجددیه منسبت تمام پیدا کرده ابا ورزید و خلافت با فرستند
وی گفتند مرا پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم نزد تو فرستاده
تا بتو بیان کنم این نیکی دعای مسلمانان باین شرف شرف
کرد و صفای وجدان حالات و کشف مقامات و ملاقات
ارواح و دیدن انوار و کشف قلوب و کشف گذشته و آنده
که ایشان را مرحمت کرده اند و رسوخ بیان و ابادت که طریق
ایشان بود زیاده از بیان است سفر میکردند در هر مقام طریقه
که تو توجه نمائی کنی مرا الهام میشود که تو را حاصل شده و از ملک هم
بشارت میرسد و مرا معلوم نیست که در سیره دی من و ایشان
من کسی مثل ایشان باشد ایشان در مسجد جامع نزد آثار شریف
که از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم و دیگر اکابر رضی الله تعالی عنهم
دراست دست فشانده و زیر و زبر گشته اند که در اینجا ظلمت بیان

Marfat.com

پرسیدم از مجاوران آنجا که در این مشهد مبارک چه تبرکهاست
گفتند صندوقی پر از تصاویر کبراهم است یقین معلوم شد
این طایفه از تصاویر بت تصاویر را خوش و پیش خود داشتن
حرام است قالجه قدمای ایشان را رخصت وطن کرده شد لکلکته
رسیده بر دم طریقه تعلیم کردند یکی از متوجهات ایشان در چند
روز جمعیت و حضور و جذبات و واردات و کشف و انوار بارقه
بخدمت دست داد و او را باجازت داده بمدینه منوره فرستند
سنهه ۱۲۵۹ الی الانتفاع المسلمین سید احمد از اولاد امجاد
حضرت مجدد رضی الله عنه طریقه از مولانا خالد گرفته از بغداد نزد
ایشان آمده در طریقه مجددیه بیعت کرده مکمل فیوض طریقه
گردیده باز از تجارت یافته بوطن شریف رفتند از راه دور
رشته اند که علقه و مراقبه میکنم بطالبان فایض میرسد از تاثیرات
توجهات خود و ترقیات مستفیدان و کشوف و واقعات و

Marfat.com

۱۳۹

حالات و زیارت اکابر که اینها را حاصل میشود و شرط او شنید
دیگر عزیزان نیز گاهی نوشته اند شبخان بند جواب
نوشتم می در حصول دوام و بنظری و فیضیات و واردات
شهر لطیفه باید نمود این واقعات بجای اطفال خوبست ۲
سید عبد الله غریب بصحبت مولانا خالد رسید نزد بنده
فیضی کسب کرده اجازت یافته بوطن رفت در ملک
زمین مغرب میرزا رحیم الله متمنی محمد درویش ترک
علاقه روزگار کرده بشرف بیعت درین خاندان مشرف
شد از رود خشتی دریافت کلیم سیاه در بر سر و پا برهنه
بزیارت مزار حضرت شاه نقشبند رفت در بخارا شریف
و نجف اشرف و کربلای معلا رسیده در سلمانیه بخدمت
مولانا خالد حاضر شد بندگی بنده ایشان را مشتاق نمود
بر ولایت هند آورد مدتی اینجا بود باز برگشتند ایشان

Marfat.com

ناسفط شش باهم راه رفت و باز اینجا آمد چندی با آن بیت کرد
پس بو ملن خود بنظیم آمد رفت و عشق نامه بمهر والدین سپرد
در آنجا والدین او حقوق خود بمعاف نمود و او را در راه خدا
آزاد گذاشت که هر جا که خدا باشش پس کسب فیض کرده اجازت
یافته نزد مولانا خالد در سلیمانیه رفت و مدت دو سال در آنجا بود
تعلیم طریقه شروع نموده بنام بندگی عریضه داد که بنده
الی بالبیان آنچه در طریقه مقرر است در صحبت من رسید
میخواهم باز پیش تو بیایم ملا پیر محمد نسبت باطن یا حوال بلند
و مقامات ارجمند حاصل نموده اجازت یافته در کشمیر مرجع
طالبان هست بحالات و واردات او در اصحاب کمی نیست
چنین کسان را از فیوض این طریقه کامیاب نموده اجازت
داده و بارک الله فیه و خطاه کل محمد چندین بار از حرمین نزد
شیخ مذکور نسبت باطن این طریقه حاصل نموده اجازت

یافته

Marfat.com

۱۴۱

بعشق در تک و دو بکمال استقامت تعلیم طریقه ی نقشبندیه
ملا محمد شیر خار تقید از مولوی هراتی داشت بصحبت تقرب پیدا
فیض حاصل کرد باز بوجهی آزرده شد پیش میان عبدالله
وحضرت آقا فنی تمار رشید استفاده کردی گفت میارنت
با من دوستی شد باز پیش نبرد آمد تجدید توبه کرد و نسبت
اویسی شد مولوی صاحب مقدمه حضرت مولوی ثناالله
بسند از ین فقیر طریقه گرفته تربیت بندی کسب کرده
اجازت یافته تعلیم طریقه بینماید مولوی محمد عظیم مولوی
شیر محمد دوستی نور محمد ملا محمد جان که در حرمین شریفین
بودند در مکه معظمه حلقه ذکری نمایند شریف مکه زود زد
میفرماید همراهش علی میان احمد یار سیرزا مراد بیگ که سخت
تارک بودند و میرزا عبدالغفور کسب نسبتهای مجددی کرده اند
مولوی هراتی که تا سه سال ازین فقیر کسب نسبت طریقه

Marfat.com

نمودہ در مند ہر تعلیم معلم ظاہر و متقن طریقہ بھی نماید و مخلف

صاحب ہدایت وارشاد دارد باسم شیخ اخوند محمد

جان مشہور ست و میان قمرالدین از بزرگان قادری ست

منکر این طریقہ بود از شور آمد توبہ کردہ و فیضی خوب

نمودہ خلافت یافت ملا شیر فارسی و محمد سفور کہ بنام

درویشی دین و محمد سرور نان ترک تعلقات کردہ مسلمان

جلیل الرحمن و دیگر عزیزان فیوض این طریقہ بہترین فیر قابل

نمودہ اجازت یافتہ از مقبولان درگاہ اند

سیر شدن بیمار کلاہ خود در آتش نہ اندختند اگر سیدم نخواہم

سوخت کلاہ نسوخت سبحان اللہ و الحمد للہ این ہمہ انعامات

می بوسطہ حضرت ایشان ست علیہم الرحمۃ و الرضوان من

تا ویق عمر بیاد داوند ست و کسان کہ وصف پرستیدنی

بغفلت بسر بردہ باین مرتبہ پیوستم سبحان اللہ از زمرہ نا

کہ عزیزان

Marfat.com

۱۴۳

ن

کہ زیر ان استفادہ نمودہ افادہ فیوض حق سبحانہ کنند
ستاریہای او است عم نوالہ امید دارم کہ در روز قیامت
در زمرہ منتسبان از طریقہ علیہ برخیزم و بمین عنایات حضرت
ایشان از قاصران و مفلسان باشم آمین

Marfat.com

Marfat.com

مجمع التواریخ

(قطعاتِ تاریخ ولادت ووفاتِ اعیان واولیاء کرام)

تصنیف

حافظ غلام محی الدین کنجاہی (ف ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء)

عکس مبنی برنسخہ خطی منحصر بفرد

ذخیرۂ محمد اقبال مجددی (مخزونہ کتابخانہ دانشگاہ پنجاب، لاہور)

بمقدمہ مفصل

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز سخن

۱۹۷۴ء کے آغاز کی بات ہے جب راقم احقر پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور سے منتخب ہو کر علم تاریخ کا لکچرر لگا تو پنجاب کے مشہور عالم و شیخ طریقت حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۲ء) خلیفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) کے بیش بہا کتب خانہ کے باقی ماندہ آثار دیکھے اور مالکان سے درخوست کی کہ چند مخطوطات ہمیں قیمتاً دے دیں تو ان کی رضا مندی سے بعض نہایت نادر الوجود خطی نسخے ہم نے خرید لیے جن میں سے منحر بفرد قلمی نسخہ مجمع التوارث بھی ہے، اس کے مصنف حافظ غلام محی الدین کنجاہی کم سنی میں فوت ہو گئے تو ان مسودات ان کے والد مولوی محمد صالح کنجاہی (مرید خواجہ غلام محی الدین قصوری) جمع کر کے کتابت کیے، اس قدر عمدہ کتابت پنجاب کے ایک دور افتادہ گاؤں کنجاہ کیسے ہوئی سوائے حیرت زدگی کے کچھ نہیں کہا جا سکتا، ان کے کتابت شدہ کئی مخطوطات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں دیکھے تو حیرت و استعجاب اطمینان مسرت میں بدل گئی، اب اس کا اصل مخطوطہ ہمارے ذخیرہ (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) میں (شمارہ ۱۰۰، ms) میں محفوظ ہے۔

آج سے ۳۵ سال پہلے حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی (خلیفہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) نے اشاعت کے لیے

Marfat.com

کے قلم پر پابند ہوئے تھے لیکن مرہٹے کے فتنہ ان کے باعث آپ اسے شائع نہ
کروا سکے۔ آج خوش قسمتی سے افغان مرہٹہ پبلی کیشنز کے ایک جذب محمد نے
اسے افغان اور مرہٹے جیسے جلد پانچ پر مجموعہ مقالات میں شامل کرکے اس کمی کو
احسن کیا ہے۔

۱۵ ستمبر ۲۰۱۰ء

مرتب مخلوص

محمد قیوم مجددی

Marfat.com

مولوی محمد صالح کنجاہی نقشبندی

مجمع التواریخ کے مصنف کا تعلق پنجاب کے مردم خیز قصبہ کنجاہ سے ہے، جو گجرات سے سات میل بجانب مغرب پھالیہ روڈ پر واقع ہے۔

یہاں کے علماء وشعراء میں سے ملا محمد اکرم غنیمت، علامہ محمد ماہ صداقت اور مولوی محمد صالح نے اپنی بھرپور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر تخلیقی ادب میں قابل قدر اضافہ کیا جس کی وجہ سے یہ قصبہ اہل قلم کی توجہ کا مرکز بن گیا، ان کے علاوہ یہاں کے نامور علماء میں سے شیخ ابوالبقا کنجاہی مرید حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ (ف ۱۰۶۴ھ/ ۱۶۵۳ء جو ملا غنیمت کے چچا تھے (۱)، قاضی محمد عبدالنبی ف ۱۰۸۸/ ۱۶۷۸ء میں کنجاہ کے قاضی تھے۔ (۲)

قاضی محمد خوش محمد بن قاضی عبدالنبی، حضرت نوشہؒ کے مرید اور کنجاہ کے قاضی تھے۔ (۳)

قاضی عبدالنبی مرید حضرت نوشہؒ بھی کنجاہ کے قاضی (۴) اور شرح قصیدہ بردہ، رسالہ در حالات حضرت نوشہ (مشمولہ رسالہ (۵) اور تذکرۂ قاضی رضی الدین

(۱) صداقت، محمد ماہ، ثواقب المناقب، قلمی مملوکہ مولانا سیّد شرافت نوشاہی

(۲) محمد عالم عبدالباسط: تاریخ سادات خوارزمیہ ص ۷۰

(۳) احمد علی سندیلوی: مخزن الغرائب، قلمی ورق ۱۰۱۔۱، علی حسن: صبح گلشن ۱۵۶، شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۳/ ۱۴۱، محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین مترجم محمد ایوب قادری ۸۹

(۴) احمد بیگ لاہوری: رسالہ قلمی مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی ورق ۳۶۲

(۵) ایضاً ورق ۱۱۲۔۱۲۲

Marfat.com

کے مصنف تھے، ان کے اشعار صداقت نے نقل کئے ہیں۔(۱)

خاندانی تحریرات کے مطابق قاضی رضی الدین کا انتقال ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء میں ہوا، مفتی غلام سرور نے سال وفات (۲) ۱۱۵۲ھ درست نہیں لکھا ہے۔(۳)

شیخ نظر محمد مرید (۴) حضرت نوشہؒ کے دو بیٹے تھے اوّل ملا محمد اکرم غنیمت اور دوسرے کا نام معلوم نہیں ہے، اس معلوم صاحبزادے کے دو فرزند تھے علامہ محمد ماہ صداقت اور شیخ محمد (۵)

ملا محمد اکرم غنیمت کا شمار پنجاب کے معروف ترین فارسی شعراء میں ہوتا ہے، انہوں نے پنجاب کو نیرنگ عشق جیسی مثنوی دے کر ادبی دنیا میں بلند مقام عطا کیا ہے (۶)۔

علامہ محمد ماہ صداقت، شیخ عبدالرحمن دہلوی کے مرید تھے، ان کے والد، نواب ارادت مند خان شرف الدولہ بہادر کی طرف تحویلدار خزانہ تھے، مہمات ملکی میں ان کے ہمراہ رہتے تھے (۷)، صداقت کابل میں پیدا ہوئے (۸) مروجہ علوم اپنے چچا ملا غنیمت سے پڑھے تھے، ان کو نظم ونثر پر کامل عبور تھا، ثواب المناقب (۹) (در حالات ومقامات حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ) آپ کا لاثانی شاہ کار ہے، اس کے علاوہ فتح نامہ نواب عبدالصمد خان، ساقی نامہ، مثنوی مہتاب، مثنوی

(۱) ایضاً ورق ۱۱۹

(۲) غلام سرور، مفتی لاہوری، خزینۃ الاصفیاء ۱/ ۲۰۲۔ مطبع ثمر ہند، لکھنو ۱۸۷۳ء

(۳) شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۳/ ۱۶۳۔ ۱۸۰

(۴) صداقت: ثواب المناقب، قلمی ورق ۱۲۵

(۵) شرافت: شریف التواریخ ۳/ ۵۱۵

(۶) ایضاً ۳/ ۲۶۰۔ ۳۱۰

(۷) صداقت، ثواب، قلمی ورق ۹

(۸) ایضاً ورق ۹

(۹) ثواقب المناقب، قلمی

Marfat.com

چراغان، گل صنوبر، قصبہ بکلیلہ ودمنہ، دیوان اشعار، رباعیات ابدار، مخمسات رنگین، رقعات، لطائف ہزلیات اور مطلع الاسرار بھی آپ کی تصانیف ہیں، آپ کا انتقال ۱۱۴۸ھ/ ۱۷۲۵ء میں ہوا۔ (۱)

صداقت کے علاوہ کنجاہ میں میاں جعفر شاہ بن شاہ درگاہی بھی تھے، حضرت شاہ محمد غوث لاہوری نے ان سے ملاقات کا حال لکھا ہے۔ (۲)

صاحب مرآۃ العالم بختاور خان کے مقرب لطف اللہ موھب کا تعلق بھی کنجاہ سے تھا، ان کے صرف دو شعر ملتے ہیں۔ (۳)

شیخ یحییٰ کنجاہی نے رائے حاکم سنگھ دیوان کی فرمائش پر مثنوی نیرنگ عشق کی فارسی میں شرح لکھی تھی جس کا خطی نسخہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں محفوظ ہے۔ (۴)

آباؤ اجداد

ان کے والد کا نام مولوی محمد صالح بن مولوی محمد یار تھا، محمد یار نے وظائف و معمولات کا ایک مجموعہ اپنے بیٹے محمد صالح کے لیے لکھا تھا، وضاحت کرتے ہیں:

''تمام شد درودِ مستغاث برائے برخوردارِ سعادت اطوار نیک کردار نور چشم راحت جان لخت جگر محمد صالح تحریر یافت در ۱۲۴۰ ہجری مقدس یک ہزار و دو صدو

(۱) شرافت نوشاہی: شریف التواریخ، جلد سوم حصہ حصہ سوم ۶۸ ـ ۱۰۳

(۲) شاہ محمد غوث: رسالہ ردکسب سلوک و بیان طریقت وحقیقت، مطبوعہ پشاور، ۱۲۸۳ھ ص ۴۲

(۳) محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین ۱۹۴

(۴) قصبہ کنجاہ کی تاریخ وشخصیات سے متعلق ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ ''کنجاہ'' شامل اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور

Marfat.com

چہل بود۔"

مولوی محمد صالح کے پردادا کا نام محمد ادہم تھا(۱)۔ اور جد مادری کا نام محمد ابراہیم بن محمد ادہم تھا، فرماتے ہیں:

"حضرت میاں شیخ محمد ابراہیم طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ عالم وعامل در زہد و تحمل رفیع الشان بود علم ظاہری از بسیار اساتذہ حاصل نمودہ بود چنانچہ از خدمت حضرت میاں محمد فیض و حضرت مرزا مقصود بیگ و حضرت حافظ محمد یونس و حضرت میاں محمد صالح گجراتی رحمۃ اللہ علیہم و در علم باطن مرید حضرت شاہ سید میر است و والدبزرگوارش حضرت میاں محمد ادہم مرحوم مرید حضرت شاہ محمد غوث (لاہوری) بود، حسن صورت و سیرت وبلقای جہاں آرای خواجہ ہر دوسرای صلی اللہ علیہ وسلم در عالم رویا مشرف شدہ... جد مادری اوستاد پاک نہاد این خاکسار نژاد است، و فاتش روز دو شنبہ وقت ظہر بیست و نہم ماہ ربیع الآخر در سال یک ہزار و دو صد وچہل و سہ (۱۲۴۳ھ) از ہجرت بود قبرش در کنجاہ پایان مرقد حضرت پیر سبز غازی است۔(۲)

(۱) احمد حسین احمد، قریشی: مولوی محمد صالح کنجاہی، مقالہ مشمولہ رسالہ شاہین، زمیندار کالج گجرات، دسمبر ۱۹۶۸ء ص ۱۳۵

(۲) محمد صالح کنجاہی: سلسلۃ الاولیاء، بحظ مصنف قلمی مملوکہ جناب پروفیسر قریشی احمد قلعہ داری، گجرات

Marfat.com

کنجاہی کے جد مادری حافظ نور احمد بن حافظ یار محمد تھے، حافظ احمد یار بقول کنجاہی ۱۲۴۳ھ میں فوت ہوئے:

چوں جناب حافظ احمد یار باحکم خدا
شد ز دنیا جانب عقبیٰ رواں نیک خو
سال تاریخ وفات آنجناب زندہ دل
گفتہ در شد روزِ محشرباد احمد یار او(۱)

۱۲۴۳ھ

حافظ یار محمد مذکور نے ۱۲۲۶ھ/۱۸۱۱ء میں انتقال کیا:

قطعہ تاریخ وفات حضرت حافظ یار محمد صاحب گنیانوالہ کہ جد مادری این خاکسار بود چنانچہ جد مادری این خاکسار حافظ نور احمد بن حافظ احمد یار بن حافظ یار محمد بود:

حامد اللہ تارک الدنیا
قدوۂ کاملان اہل تمیز
سال تاریخ او حضوری رب
آفتاب بہشت بالا نیز (۲)

میاں محمد ابراہیم کنجاہی مذکورہ کے ایک صاحبزادے بابا میاں اسمٰعیل نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء میں وفات پائی۔

وقت پیشین روز شنبہ شانزدہم از ربیع الآخر:

---

(۱) غلام محی الدین کنجاہی: مجمع التواریخ، ورق ۱۰۔۱۔

(۲) ایضاً ۱۰۔الف

Marfat.com

ربیع الآخرین را شانزده بود
بروز شنبه وقت ظهر گردید
سنین ارتحالش جستم از عقل
خرد گفتا بخاک پاک خوابید (۱)

میاں اسمٰعیل کے برادر کلاں میاں احمد یار نے ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۵۲ء انتقال کیا:
وقت دمیدن صبح روز آدینه بیستم ذی قعد:

بیستم ذی قعد روز آدینه بود
نیز بدن دمیدان صبحدم
سال تاریخش بجستم از خرد
گفت با آه و فغان هی درود غم (۲)

کنجاہی کے دادا مولوی محمد یار کا انتقال ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۶ء میں ہوا:

روز پنجشنبه وقت پیشین یاز دہم صفر
"باد منظور جناب وهاب(۳)"

۱۲۷۴ھ

کنجاہی نے اپنے خاندان کی بعض خواتین کے سنین ہائے وفات بھی لکھے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے والد کی جد مادری کا نام عظمت خاتون (ف ۱۹ رمضان ۱۲۴۳ھ/ ۱۸۲۷ء) اور جد پدری سلطان بی بی (ف بروز بدھ ۱۴ صفر ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء) اور کنجاہی کی دادی کا نام حسن بی بی (ف سوموار ۲۹ رمضان ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء) اور کنجاہی کی والدہ کا نام حیات بی بی (ف شب شنبہ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء)

(۱) ایضاً ورق ۱۲۔الف (۳) ایضاً ۱۲ب
(۲) ایضاً ورق ۱۲۔الف

Marfat.com

تھا۔(۱)

محمد صالح کنجاہی (والد، کاتب ومرتب مجمع التواریخ)

مولوی محمد صالح کنجاہی، کتاب مجمع التواریخ کے مصنف کے والد، استاد، مرتب اوراس کے کاتب کی حیثیت سے قابل ذکر ہیں، وہ سکھ عہد کے کہنہ مشق خطاط، پرمغز، شاعر، باعمل صوفی اور جید عالم تھے، حدود ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۵ء میں پیدا ہوئے۔(۲)

ان کی تعلیم وتربیت ان کے نانا شیخ محمد ابراہیم کنجاہی کے ہاں ہوئی جو اپنے وقت کے جید عالم دین تھے(۳) مروجہ علوم کی تحصیل کے بعد مولوی محمد صالح کا زیادہ وقت اہل طریقت کی صحبت میں گزرا، جن مشائخ سے زیادہ عقیدت تھی ان میں حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری، نانا شیخ محمد ابراہیم کنجاہی، شیخ محمد قاسم ابوالوفاء ساکن گولیکی، سید محمد بقاء اور سید شاہ میر پشاوری نبیرۂ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری" قابل ذکر ہیں لیکن زیادہ رجحان حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کی طرف تھا۔

مولوی محمد صالح کنجاہی کے خیالات ونظریات سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس وقت کی فضا اور مشائخ کے حالات کا مجمل سا خاکہ پیش کیا جائے جن سے محمد صالح متاثر تھے۔

میاں محمد قاسم ابوالوفاؒ

نہایت متبع شرع بزرگ تھے، اپنے والد میاں محمد اسلم کے شاگرد ومرید تھے۔

---

(۱) غلام محی الدین کنجاہی: قطعات تاریخہائے وفات خواتین براوراق اولین خطی نسخہ سلسلۃ الاولیاء مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین احمد، گجرات

(۲) احمد حسین احمد: مولوی محمد صالح کنجاہی، شاہین ۱۳۷ ـ ۱۳۸

(۳) رجوع کنید باحوال اجداد غلام محی الدین کنجاہی

Marfat.com

۲۷ جمادی الآخر ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء میں انتقال کیا، قصبہ گولیکی (کنجاہ سے جانب جنوب) میں دفن ہوئے مولوی محمد صالح نے خود لکھا ہے:

''عابد و زاہد وفقیہ و شب خیز و طبیب کامل در زمان خودبود، شاگرد و مرید والدبزرگوار خود حضرت میاں محمد اسلم است ووی مرید والد خود حضرت حافظ بدّھا است و وی مرید والد خود حضرت حافظ امان اللہ و ودی مرید حضرت میاں محمد مصطفی لاہوری است و وی مرید حضرت میاں جان محمد لاہوری است ووی مرید حضرت میاں وڈا صاحب است رحمتہ اللہ علیہم و بہ شاہ صاحب حافظ سید عبدالرحیم (ساکن مگھووال) نیز اعتقاد کمال داشت، دانا و شیرین زبان متکلم بود بخیر الکلام ماقل و دل نیکو خو و روشن رو پیوستہ بہ تبسم و از اقوال و افعال ما لایعنی محترز کمال بود حضرت سید محمد بقاء را باوی اعتقاد تمام بود بجائے پیر میدانستی پیر روشن ضمیر این فقیر (محمد صالح) است وفاتش روز شنبہ وقت بامداد بیست و ہفتم از ماہ جمادی الآخر در سال یک ہزار ودو صد وپنجاہ و دو (۱۲۵۲) از ہجرت بود، قبرآں صاحب در موضع گولیکی است کہ سہ کروہ بطرف جنوب از کنجاہ(۱)

(۱) محمد صالح کنجاہی: سلسلۃ الاولیاء قلمی ورق ۶۸ ب۔۶۹۔ا

Marfat.com

سید محمد بقاءؒ

سید عبدالرحیم (۱) کے فرزند ارجمند تھے ۱۲۵۹ھ/ ۱۸۴۳ء میں انتقال کیا قصبہ مگھووال میں اپنے والد کے پایان میں مدفون ہیں، مولوی محمد صالح ان سے بڑے متاثر تھے، اپنی عقیدت مندی کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

"از علم ظاہری و باطنی حظی وافر داشت ...فرزند حافظ سید عبدالرحیم است طریق نقشبندیه از حضرت غلام شاه داشت و وی از والد خود حضرت غلام علی ووی از حضرت شاه محمد بقا سهرندی و طریقه سهروردیه از حضرت میاں محمد قاسم ابو الوفاء داشت ... و حضرت میاں صاحب قصوری (مولانا غلام محی الدین) وی را باین القاب یاد میفرمود، سید محمد بقا تارک الدنیا ولی کامل مکمل فناء فی الله بقا بالله باین گدا خیلی میل خاطر میداشت که در تحریر نمی آید، الحمد لله علی ذلک، وفاتش روزِ شنبه وقت صبح چهارم جمادی الاول در سال یک ہزار و دو صد و پنجاه و نه از ہجرت، قبرش پایان خوارزمی سادات والدبزرگوار خود است" (۲)

(۱) حضرت سید عبدالرحیم "در علم ظاہری و باطنی کامل بود، در توحید و تفرید بلند شان داشت، حضرت نور شاه را باوی اعتقادِ تمام بود که بجای پیر میدانست مریدان وی بسیار بودند، اول ارادت قادریه بحضرت مراد شاه داشت، بعد در طریق نقشبندیه و قادریه بحضرت شاه محمد بقاء و أو از خواجه قطب الدین و از خواجه محمد زبیر و أو از خواجه حجته الله و أو از خواجه محمد معصوم

(۲) محمد صالح: سلسلة الاولیاء قلمی

Marfat.com

خوارزمی سادات میں سے تھے:

سید شاہ میر پشاوریؒ

حضرت سید شاہ محمد غوث (۱) لاہوریؒ بن سیّد حسن پشاوریؒ کے خواہر زادے تھے، مولوی محمد صالح نے انہیں اپنا پیر روشن ضمیر لکھا ہے، ان کی قبر پشاور میں ہے:

"پیر روشن ضمیر حضرت سید شاہ میر رحمتہ اللہ علیہ در عہد خود عالی شان بود خواہر زادہ و مرید حضرت سید محمد غوث است، بصورت ظاہری و باطنی کمال آراستہ بود، در سوق و در دمرتبۂ عالی داشت، قبرش در پشاور و

(۱) حضرت شاہ محمد غوث لاہور کے مشہور عالم اور شیخ طریقت متعدد عربی و فارسی کتابوں کے مصنف اور بخاری شریف کی نہایت ہی بسیط شرح کے مؤلف تھے، آپ کا شجرۂ نسب و طریقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملتا ہے، پشاور میں ۱۰۸۴ھ/ ۱۶۷۳ء کو پیدا ہوئے اپنے والد حضرت سید حسن کی وفات ۱۱۱۵ھ/ ۱۰۷۳ کے بعد ظاہری و باطنی علم کے حصول کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور اس وقت کے اجل علماء و مشائخ سے استفادہ کیا ایک عالم کو ظاہری و باطنی فیض پہنچا کر ۱۷ ربیع الاوّل ۱۱۵۲ھ/ ۱۷۳۹ء میں انتقال کیا مزار مبارک لاہور میں بیرون دہلی دروازہ ہے، آپ کی تصانیف میں سے شرح آپ کی تصانیف میں سے شرح غوثیہ ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۸ء (شرح صحیح بخاری فارسی) قلمی بخط مصنف مملوکہ امیر شاہ قادری، پشاور، رسالہ در کسب سلوک و بیان معرفت و طریقت (فارسی) مطبوعہ پشاور ۱۸۶۶ء، رسالہ ذکر جہر قلمی مملوکہ مولانا سید محمد امیر شاہ قادری، شرح قصیدہ غوثیہ، مطبوعہ، لاہور، ۱۹۱۰ء اسرار التوحید (عربی) و دیگر رسائل در وحدت الوجود بخط مصنف، رونو گراف مملوکہ مولانا سید محمد امیر شاہ، رسالہ مناجات، عربی بخط مصنف، مملوکہ ایضاً رسالہ اصول حدیث، مطبوعہ پشاور، مع اردو ترجمہ (ر۔ک محمد امیر شاہ: تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ، مطبوعہ پشاور، محمد اقبال مجددی: شاہ محمد غوث لاہوری، مقالہ مشمولہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب) ام سلمٰی: محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث لاہوری (مقالہ برائے حصول درجہ ڈاکٹری (عربی) دانشگاہ پنجاب لاہور)، مطبوعہ پشاور، ۱۹۹۰ء

Marfat.com

فرزندش حضرت میر سید قبول متورع و متقی و متزہد
کمال بود، رحمتہ اللہ علیہ "(۱)

وفات

مولوی محمد صالح کی وفات ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء کو کنجاہ میں ہوئی، حضرت پیر سید سبز غازی، کنجاہ کے دروازے کے سامنے دفن ہوئے، ان کا مزار نہایت کسمپرسی کی حالت میں علم و حکمت کی بے بسی پر نوحہ خواں ہے (۲) مولوی تاج الدین ساکن (باگڑیانوالہ) نے قطعات تاریخ وفات کہے تھے، جو سلسلۃ الاولیاء (بخط مولوی تاج الدین) کے آخر میں درج ہیں (۳) ملاحظہ ہو:

صالح محمدیکه عزیز زمان خود بود
بمه دوستانش نور ہدی بگفتا
سال وفات اوچون ز ہاتف سوال کردم
ناگه سروش گفتا وی باخدا برفتا ۱۳۰۷ھ
خوش منش خوش روش و خوش کلام
رفت چو زین دارِ فنا پر محن
سال وصالش چو بجستم خرد
گفت که "واه بودچه شیرین سخن" ۱۳۰۷ھ
دریغا که جامع کمالات دوست
ز دنیا بملک فنا رفت وے

(۱) محمد صالح: سلسلۃ الاولیاء، خطی
(۲) احمد حسین احمد قریشی: مولوی محمد صالح کنجاہی مقالہ مشمولہ رسالہ شاہین، گجرات ۱۶۳
(۳) ایضاً

Marfat.com

سنینش ملک گفت یا آہ آہ

کہ بیہات بیہات بیہات ہے ۱۳۰۷ھ

مولوی صالح کے ایک ہی فرزند حافظ غلام محی الدین کنجاہی تھے، جو کتاب مجمع التواریخ کے مصنف ہیں۔

تصانیف

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد صالح کی تصانیف ضائع ہوگئی تھیں، جس کی وجہ ان کی اولاد کی ان کے حین حیات وفات اور ناخلف تلامذہ ہیں، فقط وہی کتابیں بچ سکی ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی میں ہی کتابت کر کے اپنے مشائخ کرام مولانا غلام محی الدین قصوریؒ اور صاحبزادہ حافظ عبدالرسولؒ کی خدمت میں قصور بھیجی تھیں، ذیل میں بعض تالیفات کا مجمل تعارف کروایا جا رہا ہے:

سلسلۃ الاولیاء

یہ مولوی محمد صالح کی سب سے اہم تصنیف ہے ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۰ء میں لکھی گئی حواشی میں اس سنہ کے بعد کی بھی تاریخیں درج ہیں اس کتاب میں حضرت نبی کریم (ﷺ) سے لے کر معاصر مشائخ تک مجمل طریقہ سے مشائخ کے مناقب درج ہیں، متقدمین کے حالات سرسری ہیں اور ان میں کوئی امتیازی نکات نہیں لکھے گئے وہی مروجہ روایات نقل کرنے پر اکتفا کی ہے البتہ قریب العہد اور معاصرین کے حالات کے سلسلہ میں یہ کتاب ایک منفرد ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور مجمع التواریخ دراصل اسی سلسلۃ الاولیاء کا تکملہ ہے۔

سلسلۃ الاولیاء میں حسب ذیل معاصرین کے حالات قابل توجہ ہیں:

Marfat.com

سید شاہ میر پشاوری، شیخ محمد ابراہیم کنجاہی، محمد قاسم ابوالوفاء، مخدوم عبدالکریم، شاہ غلام علی دہلوی، مولانا غلام محی الدین قصوری، حافظ یار محمد، سید جملہ شاہ، سید نور شاہ، حافظ عبدالرحیم، سید بقاء اللہ، سید عباد اللہ، غلام محی الدین سیالکوٹی ثم کشمیری نبیرہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی، محمد صالح گجراتی، حافظ محمد اعظم، مولوی شکر اللہ، میاں صدر الدین، میاں احمد جی، حافظ نصر اللہ، شاہ عبدالعزیز دہلوی، خلیفہ غلام رسول لاہوری، حافظ غلام محمود، پیر اعظم شاہ، خواجہ سلیمان تونسوی، میاں مفتی محمد کاظم معروف کاکے شاہ، پیر کرم شاہ محلانوالہ، میاں محمد اشرف بھیروی۔

سلسلۃ الاولیاء کے فقط تین خطی نسخوں کا احقر کو علم ہے:

۱..... نسخہ بخط مصنف نوشتہ برائے متبنیٰ وخواہر زادۂ خود غلام یٰسین، بسال ۱۲۹۵ھ مملوکہ جناب پروفیسر قریشی احمد حسین احمد، گجرات، پاکستان۔

۲..... مملوکہ جناب محمد حلیم خان پتن، ملتان (۱)

۳..... نسخہ بخط مولانا سید شرافت نوشاہی مرحوم، ساہن پال، گجرات

مجمع التواریخ

یہ کتاب، مولوی محمد صالح نے اپنے بیٹے کی وفات (۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء) کے بعد مؤلف کے مسودات کی مدد سے مرتب کی اور اس میں ایک مفید ضمیمہ کا اضافہ کیا، جس میں مصنف کے حالات بھی لکھے، جو نہایت قابل قدر ہیں، یہ نسخہ مولوی محمد صالح نے ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں نہایت خوش خط کتابت کر کے اپنے مرشد حافظ عبدالرسولؒ کی خدمت میں قصور بھیجا تھا، جو ہمیں ۱۹۷۴ء میں حضرت حافظ محمد قصوریؒ کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا۔

(۱) تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہای پاکستان، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

Marfat.com

نغمۂ توحیدی

یہ کتاب دراصل معمولات مظہریہ (حالات وملفوظات حضرت میرزا مظہر جان جاناںؒ) مولفہ مولوی نعیم اللہ بہرائچی کی تلخیص ہے، اس کا خطی نسخہ جناب محمد نبیاء، مدرس گورنمنٹ ہائی سکول، پسرور کے پاس ہے۔(۱)

مجموعۂ وظائف

یہ مجموعہ مولوی محمد صالح نے ۱۲۷۷ اور ۱۸۸۹۔ ۱۸۷۲ء میں جمع کیا تھا یہ بھی مرتب وکتابت کر کے نہایت دیدہ زیب خط جلد اور کاغذ وروشنائی سے مزین کیا اور حضرت حافظ عبدالرسول قصوری کی خدمت میں ارسال کیا تھا جو آج حکیم سید ارشاد حسین صاحب ساکن قصور کے پاس محفوظ ہے، ایک اور مجموعہ وظائف مکتوبہ ۱۲۹۴ھ برائے متبنی خود غلام یسٰین کا ذکر پروفیسر قریشی احمد حسین صاحب نے اپنے مقالہ میں کیا ہے۔(۲)

مکتوبات

اس مجموعہ میں مولوی محمد صالح نے اپنے معاصر عرفا کے مکتوبات جو ان کے نام آتے رہے تھے یکجا کر دیئے ہیں اس میں آٹھ مکتوبات مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کے، بارہ خواجہ عبدالرسول قصوریؒ، ونو پیر کرم شاہ محلانوالہؒ اور ایک مکتوب شیخ محمد عمرؒ بن شاہ احمد سعید مجددیؒ کا ہے۔

یہ مجموعہ سلسلۃ الاولیاء کے خطی نسخہ بخط مصنف مملوکہ پروفیسر قریشی احمد احسین احمد صاحب میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

دو بیاضیں

بیاض اوّل میں متقدمین، قریب العہد اور معاصرین کی شان میں قصائد کو یکجا

(۱) احمد احسین احمد: مولوی محمد صالح کنجاہی ۱۵۹ (۲) ایضاً

Marfat.com

کیا گیا ہے، اس کا آغاز ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ کو ہوا اور ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۰ میں مکمل ہوئی، اس کا خطی نسخہ پروفیسر قریشی احمد حسین صاحب کے پاس ہے، دوسری بیاض میں مولوی محمد صالح نے اپنا طبع زاد کلام، نعت و مناقب مشائخ کرام اور شجرات طریقت وغیرہ نظم کئے ہیں۔

ذوقِ شعر و سخن

مولوی محمد صالح کو فارسی زبان پر پوری دسترس حاصل تھی، اپنا مافی الضمیر بخوبی بیان کر سکتے تھے، پہلے قلندر پھر فقیر اور آخر میں صالح تخلص اختیار کیا، تاریخ گوئی پر کامل عبور تھا، سلسلۃ الاولیاء میں یہ اہتمام کیا ہے کہ مشائخ کے سنین نظم کر دیئے ہیں، جن میں خاصی روانی پائی جاتی ہے۔

خطاطی

مولوی محمد صالح نے علمی کتب کی کتابت میں بڑا اہتمام کر رکھا تھا، عمدہ کاغذ، اعلیٰ روشنائی (سرخ و سیاہ) دل پسند تقطیع ہر وقت مدنظر رہتا تھا، ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں احقر کی نظر سے گزر چکی ہیں، ان سلسلۃ الاولیاء مملوکہ پروفیسر قریشی احمد، مجمع التواریخ، شور جنون، مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ذخیرہ مولانا غلام محی الدین قصوری، مجموعہ وظائف مملوکہ حکیم سید ارشاد حسین شاہ صاحب قصور، اپنی دیدہ زیبی کے لحاظ سے پرکشش ہیں نیز منطق الطیر اور مثنوی بوعلی قلندر کے خطی نسخوں کا ذکر قریشی صاحب نے اپنے مقالہ میں کیا ہے۔(۱)

(۱) احمد حسین قریشی: مولوی محمد صالح کنجاہی ۱۶۱۔ ۱۶۳ (ان کے علاوہ غازی شہید بھیروی کی چہل چراغ کا ذکر فہرست مشترک ۸: ۹۵ کیا گیا ہے)۔

Marfat.com

حافظ غلام محی الدین کنجاہی

مجمع التواریخ کے مصنف حافظ غلام محی الدین کنجاہی رجب ۱۲۵۱ھ/ ۱۸۳۵ء کو کنجاہ میں پیدا ہوئے، مصنف کے والد مولوی محمد صالح کنجاہی لکھتے ہیں:

''ولادتش درماہ رجب در سال یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یک از ہجری مقدس بود''(۱)

حافظ کنجاہی کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے بارے میں ہمیں زیادہ معلوم نہیں ہے ہمارا خیال ہے کہ اپنے والد بزرگوار مولوی محمد صالح سے ابتدائی مروجہ کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مولانا غلام محی الدین قصوریؒ اور صاحبزادہ عبدالرسول قصوریؒ سے منسلک ہو گئے ہوں گے ابتدائی درسی کتب کی تحصیل کے بارے میں خود محمد صالح نے تصریح کی ہے:

''کتابہائے نظم چنانچہ بوستان و زلیخا و نیرنگ عشق کہ بس دقیق است بخوب وجہ بیان نمودی کہ تسکین خاطر میگردیدی و ہمچنیں کتابہای فقہ تعلیم می نمود و این بکمال عجب است کو بجز قرآن مجید ہرگز چیزی دیگر نخواندہ بود''(۲)

جب ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء میں مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کا انتقال ہوا تو حافظ کنجاہی نے ان کی وفات کا قطعہ تاریخ لکھا یہ مصنف کی منظومہ پہلی تاریخ تھی، اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی، محمد صالح لکھتے ہیں:

''اولین گفتہ او تاریخ وفات حضرت مولینا میاں صاحب

(۱) محمد صالح: مجمع التواریخ: ضمیمہ ورق ۱۸ (۲) ایضاً

Marfat.com

قصوری است و در آن وقت بیست ساله بود''(۱)

مولانا غلام محی الدینؒ نے اپنے کئی مکتوبات میں حافظ غلام محی الدین کنجاہی کا ذکر کیا ہے، ایک مکتوب میں نصیحت فرماتے ہیں۔

''برخوردار سعادت اطوار میاں غلام محی الدین را تاکید پخته کردن سبق یاد''(۲)

''برخوردار حافظ غلام محی الدین و دیگر دوستان دینی و مخلصان یقینی و اسلمه مسنونه مع اشواق مشحونه پذیر باد، بالنون والصاد''(۳)

حضرت صاحبزادہ عبدالرسول بن مولانا غلام محی الدین قصوری نے اپنے متعدد مکتوبات میں ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا ہے، ملاحظہ ہو:

برادر دینی مخلص یقینی اتحاد آگیں مشفقی حافظ غلام محی الدین(۴)...احبی واعزی میاں غلام محی الدین(۵)

دیگر نوربصر حافظ غلام محی الدین(۶)

---

(۱) ایضاً

(۲) غلام محی الدین قصوری، مکتوبات بنام مولوی محمد صالح (مشمولہ بطور ضمیمہ در سلسلۃ الاولیاء) خطی مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین احمد، گجرات، مکتوب دوم ورق ۱۔ب

(۳) ایضاً، مکتوب ششم ورق ۳ب مکتوب ہفتم ورق ۴۔۱ مکتوب ہشتم ۴ب

(۴) عبدالرسول قصوری: مکتوبات بنام مولوی محمد صالح مشمولہ ہمیں ضمیمہ مکتوب نمبر ۱ ورق ۵۔الف

(۵) ایضاً، مکتوب چہارم و ششم ورق ۷ب

(۶) ایضاً، مکتوب ہشتم ورق ۸۔الف

Marfat.com

مصنف کا فن تاریخ گوئی!

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ حافظ کنجاہی کو بچپن ہی سے تاریخ گوئی کے فن سے لگاؤ تھا۔ ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء میں جب حافظ کنجاہی نے حضرت صاحبزادہ عبدالرسول قصوریؒ کی مدح میں طویل فارسی قصیدہ لکھ کر ممدوح کی خدمت میں قصور بھیجا تو صاحبزادہ صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عجب فصاحت و بلاغت و شیرین و نمکین بود بہ شعر متقدمین شباہت تمام دارد"(۱)

حافظ کنجاہی کے والد مولوی محمد صالح نے مصنف کی وفات کے بعد ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء میں مجمع التواریخ مرتب کر کے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ارسال کی، تو جواباً فرمایا:

"کلام الہام ترجمان حبیب الرحمن روحی و زوجی حضرت حافظ غلام محی الدین اسکنہ اللہ تعالیٰ فی اعلیٰ علیین نور چشم و سرور صدر حاصل گردید"۔(۲)

حافظ کنجاہی کی وفات (۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء) کی خبر سن کر پنجاب کے مشہور تاریخ گو عالم و شاعر مولوی عبداللہ ساکن چک عمر نے اسی نسبت سے گنج تاریخ سے ان کی تاریخ وفات نکالی، فرماتے ہیں:

گنج تاریخ بہ دل پاکش "گنج تاریخ" گشت تاریخ (۳)

(۱۲۸۴ھ)

---

(۱) ایضاً۔ مکتوب اول ورق ۵۔ الف

(۲) ایضاً مکتوب ۱۲۔ ورق اب

(۳) مجمع التواریخ، ضمیمہ ہذا ورق ۱۸ ب

Marfat.com

وفات حافظ کنجاہی

انہوں نے ۱۳ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء بوقت سحر روز پنجشنبہ کنجاہ میں وفات پائی اور وہ رجب ۱۲۵۱ھ/ ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے اس حساب سے عمر صرف ۳۴ سال تھی۔

مصنف مولوی محمد صالح کے اکلوتے لڑکے تھے وفات پر باپ کو سخت صدمہ ہوا اور ان کا گھر بالکل اجڑ گیا، ان کے علاوہ ایک صاحبزادی بیگم بی بی تھیں جو غلام محمد قلعداری کے عقد میں تھیں، ان کے بطن سے غلام یٰسین تولد ہوا اور ایک بچی عابدہ بی بی بھی پیدا ہوئیں، عابدہ بی بی بھی جلد فوت ہوگئیں اس کے بعد بیگم بی بی دختر محمد صالح نے بھی باپ کے حین حیات ۱۱ ذی الحج ۱۲۱۸ھ میں انتقال کیا (۱) تو ان حالات میں مولوی محمد صالح کو انتہائی صدمہ ہوا ایسے میں اپنے نواسے غلام یٰسین کو متبنیٰ بنا کر مولوی محمد صالح زندگی کے باقی دن گزارنے لگے، مشہور تاریخ گو مولوی عبداللہ ساکن عمر چک نے حافظ غلام محی الدین کنجاہی کی وفات کے سانحہ کی خبر سن کر قطعہ تاریخ وفات لکھا، جس کے ہر مصرعہ سے سال وفات برآمد ہوتا ہے ؎

حافظ سالم کمال از دین آہ کہ آمادہ شد بخلد برین
شیخ سال وصال گو پس ازین آہ جان غلام محی الدین
گنج تاریخ بند دل پاکش "گنج تاریخ" گشت تاریخش
(۲)

مولوی عبداللہ کے علاوہ دیگر معاصر علماء و مشائخ کو بھی حافظ غلام محی الدین کی

(۱) احمد حسین قریشی: مولوی محمد صالح کنجاہی۔ مقالہ مشمولہ رسالہ شاہین، گجرات ج ۵ ش ۲ دسمبر ۱۹۶۸ء، ۱۴۹۔۱۵۰

(۲) مجمع التواریخ، ضمیمہ ورق ۱۸ ب

Marfat.com

ناگہانی موت نے خاصا متاثر کیا، حضرت حافظ عبدالرسول قصوریؒ نے اپنے مکتوبات میں اس سانحہ پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے، فرماتے ہیں:

از سنوح سانحه بوش ربا و جانگزاء انتقال فرزند آن مشفق بسیار از غم والم دامن گیر حال حسرت اشتمال شد، انا للّٰه وانا الیه رجعون اگرچه این غم نه آن غم است که بدستیاری معبره مجره و بیل قلم ازین دریای زخار عبور توان کرد واین الم نه آن الم است که بآه و ویلا سوز دل و حرکت جگر توان به آورد مگر چونکه سوائے اعتصام بحبل المتین صبر و شکیبای چاره دیگر نیست، چار و نا چار بصبر گرایند، الله تعالیٰ آن مهربان را استقامت و صبر ارزانی فرموده به نعم البدل محفوظ العافیت فرماید، آمین یارب العالمین (۱)

مکتوب نہم میں پھر فرماتے ہیں:

"سابق، فقیر از انتقال و ارتحال ۔۔۔ حضرت میاں حافظ غلام محی الدین مرحوم مغفور خیلی از طرف آن مخلص صادق الوفا مضطرب الاوقات بود، حالاً از ملازمت طبیعت فیض طویت سامی زبانی حکیم پیر بخش صاحب ڈنگه والا بسمع رسیده، نهایت قلقی بخاطر رسیده، بالعشی والابکار از جناب پروردگار حضرت پیران کبار و مزار پر انوار (مولانا غلام محی الدین

(۱) عبدالرسول قصوری: مکتوب ہشتم، نوشتہ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ ورق ۸ ب ۹ ۔ الف

Marfat.com

قصوری) خواستہ میرود کہ بحق سبحانہ تعالیٰ آن متوفی راغریق بحار مغفرت فرمودہ ، آں مخلص را صحت و عافیت دارین نصیب کناد "(۱)

۱۲۹۳ھ میں جب مولوی محمد صالح نے مجمع التواریخ کا یہ نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضرت صاحبزادہ عبدالرسولؒ کی خدمت میں قصور بھیجا تو اس کے حسن خط کی تعریف کے بعد مصنف کی ناگہانی موت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

از مہاجرت صوری آن برادر مہربان حزن و ملال کمال در دل نیاز منزل میماند و یادشما گاہی از دل نمیرود و ہر وقت دعا با بصد التجا برائے صلاح دارین و حصولِ مرادات کونین شما میکنم اللہ تعالیٰ بفضل خود آن مہربان را از غموم و ہجوم دنیا محفوظ داشتہ در محبت خود و محبان خود محو و مستغرق گرداناد(۲)

مجمع التواریخ

مجمع التواریخ میں حضرت نبی کریم ﷺ سے لے کر اپنے معاصر علماء و مشائخ و اقرباء کے سنین ولادت اور وفات نظم کئے گئے ہیں، بعض متقدمین کے سنین وفات غلط بھی ہیں اور بعض کے سنین وفات میں جو اختلاف چلے آرہے ہیں ان کا لحاظ نہیں رکھا گیا، البتہ قریب العہد اور معاصرین کے سنین وفات کے لئے یہ کتاب منفرد ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

---

(۱) ایضاً مکتوب نہم رمضان ۱۲۸۷ھ ورق ۹۔۱، ب

(۲) مکتوب ۱۲۔نوشتہ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۳ھ ق ۱۰ ب

Marfat.com

یہ کتاب محض قطعات تاریخ کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ ان قطعات میں اعیان کے مناقب بھی ملیں گے گویا یہ ایک منظوم تذکرہ ہے، خصوصاً اس میں پنجاب کے علماء و مشائخ کے سنین وفات نہایت قابل توجہ ہیں، جن کی تاریخ ہائے وفات کا علم نہیں تھا، پہلی مرتبہ اس کتاب کے ذریعہ پنجاب کے ان مشائخ کے سنین وفات کا علم ہوا ہے۔

خطی نسخہ

مجمع التواریخ کا خطی نسخہ جو مصنف کے والد مولوی محمد صالح نے ۱۲۹۳ھ میں خود کتابت کر کے اپنے اور اپنے بیٹے (مصنف) کے مرشد حضرت صاحبزادہ عبدالرسولؒ کی خدمت میں ارسال کیا تھا کے پہلے ورق پر لکھا ہے۔ ''جناب خواجہ عبدالرسول روشن دل'' حضرت صاحبزادہ اپنے ۱۲۹۳ھ کے ایک مکتوب بنام مولوی محمد صالح میں اس کتاب کے حسن خط کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جمادی الآخر ۱۲۹۳ بجری اخلاص و اختصاص پناہ اتحاد و ارشاد دستگاہ احبی و اعزی حضرت محمد صالح اصلح اللہ تعالیٰ احوالہ و حصل اماله و جعل الی خیر مآله بحرمة النبی وآله از مهجور مکسور محزون ملول عبدالرسول زرقه الله و الرسول ،بعد تسلیما ذاکیات و اشتیاقات مضمرات و دعوات حصول مرادات مشهود آنکه رقیمه کریمه و نسخه مجمع التواریخ از دست میاں غلام احمد و اسمعیل بخیریت رسید از دیدن حسن خط مبارک وکلام الهام ترجمان حبیب الرحمن روحی و زوحی حضرت غلام محی الدین اسکنه الله تعالیٰ فی

Marfat.com

اعلی علین نور چشم و سرور صدر حاصل گردید لیکن از مہاجرت صوری آن برادر مہربان حزن و ملال کمال در دل نیاز منزل میماند ویادِ تماگابی از دل نمیرود بر وقت دعابا بصد التجابائے برائے صلاح دارین و حصول مرادات کونین شمامیکنم اللہ تعالیٰ بفضل خود آن مہربان راز غموم و ہموم دنیا محفوظ داشتہ در محبت خود و محبان خود مستغرق گرداناد، چیزی برائے برآمدن حاجات نوشتہ بعمل آرند"(۱)

اگرچہ اس نسخہ کے آخر میں ترقیمہ نہیں ہے، تاہم اس کے بخط مولوی محمد صالح ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کیوں کہ مولوی محمد صالح کے جن دستخطی ترقیموں کے یہاں عکس دیئے گئے ہیں مجمع التواریخ کا خط ان سے ملتا ہے۔

اس میں بعض قطعات مولوی محمد صالح نے اپنی تصنیف سلسلۃ الاولیاء کے حواشی پر نقل کر دیئے تھے انہیں حواشی کو پروفیسر قریشی احمد حسین احمد صاحب نے یکجا کر کے اس کی ایک نقل ڈاکٹر وحید قریشی صاحب، لاہور کو دی تھی (۲) اور اس کی دوسری نقل اپنی کتاب تاریخ گجرات میں شامل کردی ہے، اصل خطی نسخہ کے بارے میں پروفیسر قریشی صاحب لکھتے ہیں:

اس کا اصل مخطوط گم ہو چکا ہے.....راقم نے سلسلۃ الاولیاء کے حواشی سے نقل کر کے مرتب کی ہے۔(۳)

---

(۱) عبدالرسول قصوریؒ: مکتوب دوازدہم جمادی الاخریٰ ۱۲۹۳ھ مشمولہ ضمیمہ سلسلۃ الاولیاء خطی

(۲) احمد حسین احمد قریشی: گجرات کی تمدنی تاریخ، خطی مملوکہ مصنف مدظلہ، جلد دوم ص ۱۴۱ حاشیہ

(۳) ذخیرہ ڈاکٹر وحید قریسی (اس نسخے کا ذکر فہرست مشترک ۱۰/۷۷ میں بھی کیا گیا ہے

Marfat.com

یہی گم شدہ خطی نسخہ ہمیں حضرت مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا ہے اس میں بہت سے قطعات ایسے ہیں جو قریشی صاحب کے نقل کردہ نسخہ میں نہیں ہیں۔

استدراک

کتاب جواہر علویہ تصنیف حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددیؒ کے اردو ترجمہ شائع کردہ ملک فضل الدین، کشمیری بازار، لاہور میں حضرت ابوعلی فارمدیؒ اور حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ کے حالات کے سلسلے میں ان بزرگوں کے قطعات تاریخ وفات غلام محی الدین کنجاہی سے منسوب ہیں (۱) اور یہ قطعات غلام محی الدین کنجاہی کی مجمع التواریخ میں بھی موجود ہیں (۲)۔ اور مولوی محمد صالح نے سلسلۃ الاولیاء میں بھی ان بزرگوں کے قطعات تاریخ وفات، حافظ غلام محی الدین سے منسوب کیے ہیں (۳) اور یہ واقعی حافظ غلام محی الدین ہی کی تصنیف ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان قطعات کا تعلق جواہر علویہ کے اصل متن سے متعلق نہیں ہے جس کے وجوہ یہ ہیں:

۱۔ شاہ رؤف احمد رافت ۱۲۴۹ھ میں انتقال کر گئے تھے۔

۲۔ ان قطعات کے مصنف (غلام محی الدین) ۱۲۵۱ھ میں متولد ہوئے، گویا شاہ رؤف احمدؒ کی وفات کے وقت حافظ غلام محی الدین دو یا تین سال کے تھے۔

۳۔ حافظ غلام محی الدین کے والد مولوی محمد صالح کے قول کے مطابق غلام محی الدین نے پہلا قطعہ تاریخ، مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کی وفات ۱۲۷۰ھ پر لکھا،

(۱) رافت، رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور ص ۴۶۔۴۷

(۲) غلام محی الدین کنجاہی: مجمع التواریخ۔ ورق ۷۔۱، ب

(۳) محمد صالح کنجاہی: سلسلۃ الاولیاء، ۴ قلمی ورق ۷۹ ب۔ ۸۰۔۱

Marfat.com

جبکہ شاہ رؤف احمدؒ کو انتقال کئے سترہ برس ہو گئے تھے۔

اس لیے ہمارا خیال ہے کہ ملک فضل الدین نے جواہر علویہ کے جس خطی نسخہ سے یہ ترجمہ کروایا ہے وہ نسخہ مولوی محمد صالح کے کتب خانہ میں رہ چکا ہوگا جس کے حواشی پر یہ قطعات منقول ہوں گے اور مترجم نے کم علمی کی وجہ سے اسے متن کا جز سمجھ لیا۔

حاصل یہ ہے کہ ان قطعات کا شاہ رؤف احمدؒ کے متن سے کوئی تعلق نہیں ہے ہم نے اپنے ایک سفر دہلی (۱۹۸۹ء) کے دوران حضرت ابوالحسن زید فاروقی مرحوم کے آبائی کتب خانہ میں اسی غرض سے جواہر علویہ کا وہ خطی نسخہ دیکھا ہے جو اس کے بزرگ مصنف نے نقل کروا کر حضرت شاہ ابوسعید مجددی دہلوی (ف ۱۲۵۰ھ) کو دہلی بھیجا تھا (مقامات خیر ۲۳) اس کے متن میں واقعی یہ قطعات تاریخ درج نہیں ہیں۔ (ورق ۲۷۔۲۸)

Marfat.com

هوالله العلیم

بتوفیق حاکم حکم کن فیکون

این دُر رِ مکنون یعنی باغ دلآرا

مسمّٰی

بمجمع التواریخ

از بحور غیب بظهور آمده

از زبان کرامت نشان

حافظ غلام محی الدین مخلص بـ

جعل الله مثواه فی اعلیین

مع الاولیاء و الصالحین

رضوان الله علیهم اجمعین:

Marfat.com

ربّ یسّر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وتمم بالخیر

الحمد للہ ربّ العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ وآتباعہ اجمعین۔ اما بعد
این تاریخات وفات خلفاء الراشدین وائمہ
معصومین وتابعین وتبع تابعین ودیگر
بزرگان دین وغیرہم تاریخات ولادت کوکبان
ومساجد ومکانات از نیازمند درگاہ ایزدی احقر العباد
غلام محی الدین ابن محمد صالح کنجاہی حفظہما اللہ

Marfat.com

۲

عن الله واهی بعضی از آنها بصنعتی و وزنی علیحده

برآورده بمنه وکرمه ∴ تاریخ وفات حضرت ابابکر صدیق رضی الله عنه

فرد

بخوان تاریخ نقل شاه اصحاب ∴ تهی گیتی شد از صدیق اکبر

۱۳ ۱۰۲۰ ۱۰۴۹ ۱۰۰۲۲ ۳۰

تاریخ وفات حضرت عمر خطاب رضی الله عنه ابیات

سال تاریخ قدوه اصحاب ∴ جستم از عقل یا اولی الالباب

۲۳

گفت بی او بماند بی سر و پا ∴ در جهان مهر و عدل و دین و هدا

۵ ۴ ۱۰ ۴

قطعه تاریخ وفات حضرت عثمان ذی النورین رضی الله عنه

از پی تاریخ آن عین الحیا ∴ چون ز ناتف جستم ای نیکو وجود

ناتفم گفتا که بی او در جهان ∴ بی سر و پا شد حیا و شکر و جود

۳۶

فرد تاریخ وفات حضرت علی اسد الله الغالب کرم الله وجهه.

بخوان سال نقل شه مرتضا ∴ علی سر فدا کرد در راه حق

۴۰

رباعی تاریخ وفات حضرت امام حسن رضی الله عنه.

سال تاریخ آن امام جلی ∴ نور چشم نبی و ابن علی

Marfat.com

ہاتفم گفت باتاسّف وحزن ∴ ماند اسلام بی امام تہی۔

تاریخ وفات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ رباعی

سالِ تاریخِ قبلۂ شہداء ∴ آن قتیلِ بسیفِ عشقِ خدا۔
ہاتفم گفت باصد آہ وفغان ∴ دین وایمان شدہ ست بی سر ویا

تاریخ وفات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ۔ ابیات

سالِ تاریخ زینتِ عبّاد ∴ جستم از عقل ای خجستہ نہاد۔
گفت بی او شدست بی سر ویا ∴ اندر آفاق زہد وصدق وصفا۔

تاریخ وفات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ۔ بیت

سالِ تاریخ امامِ عالمین ∴ ای اخی برخوان زماہ اوج دین۔

تاریخ وفات حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ ابیات

حیف آن جعفرِ فرزندِ رسول ∴ از جہان رفت وجہان گشت ملول
سالِ تاریخِ وفاتش دریاب ∴ گشت بی او گلِ ایمان بی آب

تاریخ وفات حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ۔ قطعہ

Marfat.com

حیف از وزیرِ مُسدّس درگذشت ∴ موسیِ کاظم امامِ انس و جان.
سالِ تاریخِ وفاتش گفتِ عقل ∴ از فراقش گشت گیتی بی روان.
۱۸۳ ۵۰ ۱۰۲۰ ۱۰۰ ۱۶۳

قطعہ تاریخ وفات حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ۔

حیف رفت از جہان امام رضا ∴ قبلۂ کاملانِ اہلِ قلوب۔
گفت تاریخِ او خرد گریان ∴ آہ دوران تہی شد از محبوب۔
۲۰۳ ۶۴ ۲۰۰ ۵۰۱ ۲۶۲۶۴

بیت تاریخ وفات حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ۔

سالِ نقلِ تقیِ امامِ جہان ∴ گفت ہاتف امامِ اہلِ جنان۔
۲۲۲ ۵۰ ۱۴۱ ۱۰۰ ۵۰ ۳۰

فرد تاریخ وفات حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ۔

سالِ تاریخِ امامِ دین نقی ∴ ہاتفم گفتا ملیکِ ملک دین۔
۲۵۴ ۱۰۰ ۴۰ ۳۰ ۴ ۲۰۰ ۴۰ ۳۰ ۴

فرد تاریخ وفات حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ۔

سالِ امامِ حسنِ عسکری ∴ عقلِ من گفت کہ محبوبِ رب۔
۲۶۰ ۲۰۰ ۲۶۲۸۴

ابیات تاریخ وفات حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ۔

قبلۂ تابعینِ اویسِ قرن ∴ بود اندر قرن سہیلِ یمن۔

Marfat.com

سالِ تاریخ آن قبول نبی ∴ خرد م گفت جوز لفظِ زکی ۳۰۷

قطعہ دو تاریخ وفات حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ جد بادر حضرت امام جعفر صادق

بود یک دُردانۂ دریائی دین ∴ حضرتِ قاسم امامِ اہلِ خود ۱۰۲

سالِ تاریخِ وفاتش گفت عقل ∴ زبدہ بود و زبدہ بود و زبدہ بود

شہِ قاسم پیرِ سرمدی بود ∴ قائم برہِ محمدی بود ۱۰۲

تاریخِ وفاتش ای نکو رو ∴ از لفظِ محمدی همی جو ۱۰۴۴۸۴

قطعہ دو تاریخ وفات حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

سراجِ امتِ خیر البشر بود ∴ بورع و زہد بود از جملہ اولیٰ

چو جستم از خرد تاریخِ شمشی ∴ خرد گفتا کہ بد محبوب مولیٰ ۱۵۰

امامِ دین در دریائی سرمد ∴ سراجِ امتان پاک احمد

چو پرسیدم زہاتفِ سالِ نقلش ∴ بگفتا جوز محبوب محمد ۱۵۰

قطعہ تاریخ وفات حضرت امام مالک ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ

بہ محزون دلِ جہان شد چون زین جہان رفت ∴ بہ مالک امام خضرِ جبین و نجستہ پی

تاریخ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
قطب ۲۹۱۰

Marfat.com

۴

از عقل خواستم چو سنین رحیل او ∴ گفتا خرد بیام جنان باد جایگاه
۱۲۲ ۴ ۳ ۵ ۱ ۲ ۵ ۱ ۴ ۳ ۱۱۱۶

قطعہ تاریخ وفات حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

شافعی آن امامِ مُطّلبی ∴ قِدوۂ اُمّتِ رسول اللہ
۲۰۴
گفت ہاتف بگوشِ خاطرِ من ∴ سالِ تاریخِ او قبول اللہ
۳۰ ۴ ۱ ۲ ۶ ۲ ۱۰۰

رباعی تاریخ وفات حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمدِ حنبل آن امامِ جہان ∴ مُقتدائی فریقِ زندہ دلان
۲۴۱
جستم از عقل سالِ تاریخش ∴ گفت باد ابدِ مکین بجنان
۱۲ ۴ ۱ ۴ ۲ ۱ ۴ ۲ ۱۰ ۲ ۴ ۲ ۵ ۱۰ ۳ ۵ ۱۰

فرد تاریخ وفات حضرت امام حمّاد فرزند امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما

۱۷۶
سالِ تاریخِ خواجہ حمّاد ∴ جاودان حامدِ الٰہی بود
۴۶۲ ۵ ۱۰ ۴ ۱۴ ۸ ۱۰ ۵ ۱۴ ۶۱۳

فرد تاریخ وفات حضرت امام ابو یوسف شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۲
سنینِ ارتحالِ آن امامِ دین ابو یوسف ∴ بگفتا ناگہان ہاتف مسبّح دایماً بود
۶۰۴ ۸ ۲ ۶۰۴ ۱۰ ۱۴ ۸ ۶۱

فرد تاریخ وفات حضرت امام محمد شیبانی شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۹
از پئی تاریخ شیبانی امام ∴ گو دوام او حامد اللہ بود
۴۶۲ ۵ ۳ ۱۰ ۴ ۱۴ ۸ ۱۰۶ ۱ ۴ ۸ ۱۶۴

Marfat.com

فرد تاریخ وفات حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۸

تاریخ سالہائی وفات امام زفر :: چون خواستم ز عقل بگفتا محب حق

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو سلیمان داؤد طائی شاگرد امام اعظم و مرید حبیب عجمی رح
۱۶۵

سنین ارتحال شیخ داؤد :: ولی اللہ بدہ داؤد طائی

فرد تاریخ وفات حضرت عبد الرحمان معروف کرخی شاگرد امام اعظم و مرید داؤد طائی رح
۲۰۰

سال تاریخ خواجہ معروف :: گفت ہاتف بگو قبول نبی

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو الحسن عبد اللہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۳

سنین ارتحال پیر عالم ابو الحسن سری :: بگفتا ناگہان دل خرد و قطب ربانی

رباعی تاریخ وفات حضرت سلطان المحققین شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

امام دین ابو القاسم جنید آن شیخ ربانی :: بملک جاودانی رفت چون زین عالم فانی
۲۹۷

سنین ارتحال او ز عقل خویش پرسیدم :: خرد تاریخ او گفتا کہ بود قطب حقانی

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو بکر جعفر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۴

سال تاریخ وفات شبلی :: درجنان باد ابد جاء او

Marfat.com

تاریخ فوت شبلی چون خواستم ز عقل ∴ گفتا خرد بگو که زهی پیر اہل دین
۳۳۴ ۲۱۰۵ ۳۴۹ ۱۲۰ ۴۰۱۰

ایضاً بردو فرد

تاریخ فوت شبلی چون خواستم ز عقل ∴ گفتا خرد بگو که مرید جنید بود
۴۰۲۰۰ ۴۱۰۳ ۴۱۵ ۶۲ ۴

فرد تاریخ وفات حضرت ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح ۴۲۵

سنین ارتحال عبد واحد ∴ یکی ہا و یکی کاف و یکی تا
۲۰۰ ۵۰ ۴۰۰

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو الحسن علی ہکاری رحمۃ اللہ علیہ

پئی سال آن شیخ ہکاری است ∴ دو جیم و دو میم و دو را ی است
۴۸۶ ۶۰۰ ۸۰ ۴۰۰

قطعہ تاریخ وفات سلطان الاولیا حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخدومی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ مخدومی مبارک بو سعید ∴ ماہ برج دین و شاہ و اصلان
۵۱۳

سال تاریخ وصال پاک او ∴ ہاتفم گفتا کہ قطب عارفان
۹۱۰۰ ۲۱۰۷ ۱۸۰ ۵

قطب الاقطاب

قطعہ تاریخ ولادت حضرت شیخ محی الدین عبد القادر غوث الاعظم رض

منور کوکب اسلام و ایمان ∴ چو از برج ولادت گشت ساطع
۴۷۱

بگفتا عقل تاریخ طلوعش ∴ کہ وہ نجم ہدی گردید طالع
۳۰۵۶ ۱۰۴۵۴ ۲۰۲۰ ۴۱۰۴ ۱۹۰۷ ۳۰۴

و تاریخ وقت تشریف برون غوث الاعظم از جیلان ببغداد رضی اللہ عنہ ۰

Marfat.com

چون ز جیلان بجانبِ بغداد قطعه بُرد تشریف خویش غوثِ جهان.
۴۸۹

سالِ تاریخِ او بگفت خرد :: ماهِ جیلان برآمد از جیلان.
۱۴۰۳۵۱ ۱۳۰۱ ۲۰۵ ۱۲۰۱ ۴۱ ۱۳۰۳۷

فرد

از مقدمِ خود چون نوردِ . بغداد شد آن ماهِ گیلان.
۴۸۹

تاریخِ قدومش گفت خرد . مه گیل بدارِ سلام آمد.
۱۴۰۲۵۴ ۱۳۰۲۱۰ ۱۴۲۳۰۲ ۱۳۰۶۰۲ ۱۴۰۱۱ ۴۴

ابیات تاریخ وقت تدریس نمودن و وعظ و تلقین جناب غوث الاعظم رضی الله عنه.

چون بتدریس و وعظ و تلقین :: گشت مشغول شیخ محیی الدین.
۵۲۲

سالِ تاریخِ آن بفکرِ رسا :: گفته شد رهنمایِ راهِ هدی.
۱۰۴۵۵۱ ۱۲۰۱۱ ۱۴۰۵ ۱۲۰۵

فرد تاریخ وفات حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه.

۵۶۱

تاریخِ فوتِ غوثِ جهان قطبِ عالمین :: چون خواستم ز عقل بگفتا قیامتی.
۱۰۴۰۰ ۱۰۲۰۰ ۱۴۰۱

رباعی در تاریخ وفات باباصاحب حضرت سید محمد ابراهیم گنجاهی رحمة الله

هیهات مات مولینا محمد ابراهیم :: فصاح اللهم علی ارواح العالم النعیم
۱۲۴۳

فقل تاریخه من هذه الآیة الکریمة :: اولئک المقربون فی جنات النعیم
۱۰۶۱ ۱۲۰۱ ۱۳۰۲ ۱۴۰۲۰ ۱۰۰ ۱۳۰۶۲ ۱۰۸ ۱۴۰۳ ۱۵۰ ۱۴۰۴

این عربی است از آیه برآورده

Marfat.com

در بیتا که آن شیخ روشن روان ایضاً رباعی — چو جان از بدن رخت بست جهان
۱۲۴۳

خرد گفت تاریخ آن زنده دل :: که باد امکین ریاض جنان

۱۲۴۱۴۰۲۰۵۱۰۲۰۰۱۱۰۲۰۰۵۱۰۲۰۴۱۴۱۲

فرد تاریخ وفات حضرت ممشاد علو دینوری مرید حضرت جنید بغدادی و نیز مرید خواجه بصری
۲۹۹

سالِ تاریخِ خواجهٔ ممشاد :: قدوهٔ اولیای حق بوده

۴۶۲۱۰۰۸ ۱۰۱۱۰۳۰۶۱۵۶۴۱۰۰

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو نجیب عبد القاهر ضیاء الدین سهروردی قدس سره
۵۶۳

سالِ تاریخِ بو نجیب آن شیخ :: تا تقم گفت قطب گیتی بود

۴۶۲۱۰۲۰۱۰۲۰۲۹۱۰۰

نظم در تاریخ وفات حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین عمر سهروردی قدس سره

شهاب الدین عمر شیخ الشیوخ آن :: امام زمره اهل یقین بود

۶۳۲

سنین ارتحالش گفت هاتف :: شهاب الدین مه ایمان و دین بود

۶۳۲۰۵۱۰۴۱۰۱۶۵۱۰۴۱۰۵۹۰۴۲۰۳۱۲۰۵۱۲۰۳۰۵۲

فرد در تاریخ وفات شیخ عمر

خرد گفت سنین رحیل شیخ شیوخ :: ولی شهاب الدین واصل اله بود

۶۳۲۰۱۰۴۱۲۰۱۰۹۰۲۰۵۱۰۲۳۱۲۰۳۰۲۰۶

ابیات در تاریخ وفات حضرت غوث بهاء الدین زکریا ملتانی قدس سره

پیر ملتانی بهاء الدین ولی :: قطب حق وارث علم نبی

۶۶۶

سال تاریخ وصالش این شده :: واصل سبحان بهاء الدین شده

۴۶۶۰۲۰۹۰۱۶۰۲۵۱۸۲۶۰۲۰۵۱۰۴۱۶۱۰۴۳۰۵

Marfat.com

۶۶۶
پئی تاریخ نقل پیر ملتان ایضاً تو لفظِ قطب را شش بار بخوان
۲۹۱۰۰

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ صدرالدین فرزند پیر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
۶۸۴

بخوان سال تاریخ شہ صدرِ دین ؛ دوبار و دو میم و دو شین ای اخی
۶۰۰ ۸۰ ۴۰۰

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ رکن العالم رکن الدین فرزند شیخ صدرالدین ممدوح مرحوم
۷۳۵

پئی تاریخ رکنِ دین و عالم ؛ خرد گفتا کہ او قطب خدا بود
۶۲۱۴۶۰۲۹۱۰۰۲۱

فرد دوتاریخ وفات حضرت حافظ مخدوم اسمٰعیل میاں وڈا صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۸۵

سالِ تاریخِ میان وڈا بگو ؛ مات اسماعیل در راہ حبیب
۱۴۰۶۰۱۴۰۷۰۱۴۰۲۰۰۴۰۲۰۰۱۵۰۲۰۲

قطعہ
آن خلیلِ مصطفا و عاشقِ رب الجلیل ؛ شیخ اسمٰعیل اعظم زاولیائے اہلِ دول
۱۰۸۵

از پئی تاریخِ آن ہیدار دل ہاتف بگفت ؛ وہ چہ اسمٰعیل جان قربان بحبِ یار کرد
۳۰۶۰۱۵۰۱۴۰۶۰۱۵۰۱۳۰۱۴۰۱۰۰۵۰۱۲۰۰۵۰۱۲۰۰۲۸۰۲۰۰۲

فرد دوتاریخ وفات حضرت شیخ نجم الدین احمد کبریٰ ولی تراش رقہ رحمۃ اللہ علیہ
ابوالجناب
۶۱۸

سالِ تاریخِ نجم دیں ببر ؛ گفت دل ہاءِ مات قطب جہان
۱۱۵۰۱۴۰۰۲۹۱۰۰۵۰۱۵۳
۶۱۸

فرد
سالِ نقلِ شیخ نجم الدین بگو ؛ حیف و حیف و حیف و حیف و حیف و حیف
۱۰۸۶۸۰۱۰۸۶۸۰۱۰۸۶۸۰۱۰۸۶۸۰۱۰۸۶۸۰۱۰۸

بیت تاریخ تولد مولینا جناب جلال الدین محمد رومی قدس سرہ

Marfat.com

سالہائی ولادتِ آن شاہ ؛ گفت عقل آفتاب عالیجاہ
۶۰۴

فرد تاریخ وفات حضرت امیر عالم ضیاء الحق حسام الدین چلپی خلیفہ حضرت مولینا روم
۶۸۲

سالِ تاریخِ وصالش زین بخوان ؛ جنتی باد احسام الدین آمین
۶۸۳

سالِ تاریخِ وفاتش زین بر آر بیت ؛ وہ حسام الدین حبیب کردگار
۶۸۳

فرد تاریخ وفات حضرت سلطان الولد بہاء الدین فرزند مولینا روم
۷۱۲

تاریخ وفاتِ بہاء الدین ؛ گو وہ در بحر فنا فی اللہ
۷۱۲

قطعہ تاریخ وفات سلطان العارفین حضرت ابا یزید طیفور بسطامی قدس سرہ

بایزید آن امام ربانی ؛ قبلۂ عارفان اہل شہود
۲۶۱

سالِ تاریخ فوتِ آن شہ دین ؛ گفتہ شد قطب اہل ایمان بود
۲۶۱

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۵

سالِ تاریخ پیرِ خرقانی ؛ گو تو وی عارفِ الٰہی بود
۴۲۵

فرد تاریخ وفات حضرت شیخ ابو علی فضل فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
۴۷۷

ہست تاریخ شیخ فارمدی ؛ بو علی قطب واصل سبحان
۴۷۷

۱۳۳

Marfat.com

بیت تاریخ وفات حضرت خواجہ ابو یوسف یعقوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۵

سالِ تاریخ خواجۂ ہمدان ؛ گفت دل بہ عزیز مصر جنان

فرد تاریخ وفات حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۷۵

سالِ تاریخ غجدوانی پیر ؛ ہادیٔ قطب جہان شد از گیہان

فرد تاریخ وفات حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۸

ہست تاریخ علی رامیتنی ؛ آہ ہی از انتقال این ولی

فرد تاریخ وفات حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۰

عابدِ حق بد شہِ میرِ کلال ؛ ہست تاریخش ز لفظِ حق بیار

قطعہ تاریخ وفات حضرت ناصر الدین عبید اللہ خواجۂ احرار رحمۃ اللہ علیہ

زین جہان رفت چو خواجۂ احرار ؛ ناصر الدین شہ نیکو انجام

۸۹۵

سال تاریخ وفاتش برگو ؛ دائمش باد بفردوس مقام

فرد تاریخ وفات خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۱۲

سالِ تاریخ خواجۂ آفاق ؛ گفت ہاتف کہ بود شیخ کمل

تمام

Marfat.com

دیگر از رفیع سوداء ماہی منظر کا ہوا جو قاتل اک فرقد شوم ؛ اور اُونکے شہادت کی ہوئی خبر عموم ؛ تاریخ وفات اونکی

بیت تاریخ وفات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح

۱۰۳۴

سال نقل امام ربانی ؛ گو بشد فوت قطب سبحانی

فرد تاریخ وفات عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم فرزند امام ربانی رح

۱۰۷۹

ہست تاریخ خواجہ معصوم ؛ ہادیٔ مہتدیان قطب جہان

ہست تاریخ وفات حضرت سید نور محمد بداونی رح

۱۱۳۵

سنینش کہ از غیر رنج آمدہ ؛ ہزار و صد و سی و پنج آمدہ

قطعہ دو تاریخ وفات حضرت مولینا و مرشدنا خواجہ غلام محیی الدین قصوری قدس اللہ سرہ العزیز

روز پنجشنبہ بیست و یکم ذی قعدہ

بہر تاریخ آن امام جہان ؛ چون کمر بستم ای خجستہ نہاد

۱۲۷۰

ناگہان اندرون گوش دلم ؛ گفت ہاتف کہ داغ ہر جانے

بیضاً قطعہ

پیر عالم ز عالم فانی ؛ جائی در ملک لی زوال گرفت

از پئی رفتنش ازین عالم ؛ دل اہل جہان ملال گرفت

۱۲۷۰

خرد م گفت سال او نالان ؛ شمس دین نبی زوال گرفت

تاریخ وفات حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیت

Marfat.com

پئی سالِ تاریخِ آن مقتدا ۔ ہمیخوان دونون و دولام دو نخ
۱۰ ۶۰ ۱۰۰

فرد تاریخ وفات حضرت خواجہ ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۶

سالِ تاریخ خواجہ شیخ ابراہیم ۔ ہاتفم گفت قطب اہل ہدیٰ۔
۱۰۴۵ ۳۰۵ ۲۹۱۰

فرد تاریخ وفات حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح۔

۵۲۷

سالِ تاریخ وفاتِ مودود ۔ قطب اقطابِ زمن قطب الدین۔
۱۲۹۱۰۰ ۲۱۹۱۰۰ ۵۰۴۷ ۱۲۹۱۰۰ ۵۰۴۲

قطعہ تاریخ وفات حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ

خواجہ عثمان ملکِ ہارون ۔ راست رو و راست شو راست گو
بحرِ حیا کانِ وفا شمعِ دین ۔ مکہ نشین عیسیٰ دم خضر رو۔
۶۳۳

گفت خرد سالِ رحیلش چنین ۔ باد بفردوس برین جاءِ او۔
۶۱۱۱۳ ۵۱۰۲ ۲۶۰۶۴ ۸۰۲۴۱۲

قطعہ تاریخ وفات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ

زندہ دل قطبِ جہان خواجہ دین ۔ بلبلِ گلشنِ عشق بیچون۔
۶۴۳

ملہمِ غیب سنینش گفتہ ۔ باد جاوید بفردوس درون۔
۶۰۵۰ ۴۰۶۰۶۴ ۸۰۲۴۱۰۶۱۳۴۱۲

قطعہ تاریخ وفات حضرت شیخ نصیر الدین اودہی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نصیر الدین چراغ دہلوی پیر ؛ ز فیض حق بدش درگاہ والا

پئی تاریخ سالِ نقلِ او گفت ؛ بمن تا قبول حق تعالیٰ

۷۵۷

فرد در تاریخ وفات حضرت میر ابو الحسن علی بن عثمان جلابی ہجویری مشہور داتا گنج بخش لاہوری

۴۵۴

سنین ارتحال شاہِ ہجویر ؛ بگو مقبول درگاہ الٰہی

ایضاً

فرد

شاہِ ما گنج بخش لاہوری ؛ پیر لاہور ہست تاریخش

۱۰۱ ۲۰ ۳۰ ۶۵۱ ۲۰۰

فرد در تاریخ وفات حضرت شیخ محمود المشہور میاں میر لاہوری قدس سرہ

۱۴۰

بہرِ تاریخ فوتِ میاں میر ؛ گفت دل شیخ ایزدی محمود

ایضاً

فرد

سالِ فوتِ شیخ میاں میر گو ؛ بادشاہِ لشکرِ اقطابِ دین

۴۱۲ ۳۰ ۱ ۵ ۳۰ ۳۰۰ ۲ ۳۰ ۲ ۱۰۰ ۱ ۹ ۲ ۳۰ ۵۰

فرد در تاریخ وفات شیخ الاسلام خواجہ احمد جام قدس سرہ

۴۴۱

جنابِ شیخ احمد جام قدوۂ اولیاءِ حق ؛ پئی تاریخِ فوتِ او بگو مقبولِ ربانی

۴۰۰ ۶۰ ۲۰ ۱ ۵۰ ۲

فرد در تاریخ وفات شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

۶۵۴

بگو سالِ فوتِ علی شاذلی ؛ دو شین و دو کاف و دو ہا و دو نا

فرد در تاریخ وفات مخزن العراقی

۴۶۸۸ ۶۰ ۴۰

بخوان سالِ تاریخِ فخرِ عراق ؛ دو دال و دو میم و دو شین ای جوان

۶۰۰ ۸۰ ۸

Marfat.com

فرد تاریخ وفات حضرت شمس الدین محمد بن علیا تبریزی قدس سرہ۔

۶۴۵

سنینِ ارتحالِ شمسِ تبریز ؛ مکانِ او بجنّت جاودان باد

۴۱۲۵ ۴۶۱۳ ۴۰۳۲۶۱ ۴۱۲۴

فرد دوم تاریخ وفات شیخ حمید الدین سعید ناگوری مُرید خواجہ اجمیر قدس سرہ۔

۶۵۲

سالِ فوتِ سعید ناگوری ؛ بُود تا زندہ حامدِ حق بود

۴۶۲ ۸۴۲ ۶۵۲

ایضاً فرد

سنِ نقلِ حمید الدّینِ ناگور ؛ بجنّت منزلِ او دائما باد

۴۱۲۱ ۱۰۱۴ ۶۱۲ ۷۵۴ ۴۰۵۳۲

وفات

فرد تاریخ ابو الفیض شیخ ذو النّون بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۵

چو بُد قطبِ زمان ذو النّون مصری ؛ بجو تاریخش از قطب الزّمانہ

۲۴۵

ایضاً فرد

سالِ تاریخِ فوتِ ذو النّون ؛ بادل و جان محبِّ مولیٰ بود

۴۱۲ ۴۶۲ ۱۳۶ ۲۸۴ ۲۱۰۳۶

فرد تاریخ وفات شیخ ابو عبد اللہ سفیان بن سعد الثوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۰

تاریخِ وفاتِ شیخِ توری ؛ گفتا خِردم قبولِ ایزد

۴۷ ۱۰۱ ۷۲۱۰۰

قطعہ دو تاریخ وفات حضرت شیخ بشر حافی قدس سرہ

چو شیخِ اہلِ تقوی بشرِ حافی ؛ ازین صحرا بہ بُستان بقا رفت

۲۲۷

سروشم گفت تاریخِ وفاتش ؛ دریغا گل ز گلزارِ ہدی رفت

۱۰۴۵ ۱۴۲ ۲۰ ۲۰۰

عدد کلی از گلزار ہدی

سال تاریخ برآورد یا شیخ ۱۱۱۰

۱۰

ایضاً ۲۲۷

سال تاریخ شیخ دنیا و دین فرد گو تو حافی محب اللہ بود۔

بیت تاریخ وفات شیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ

۶۴۴

سن فوت شاہ مدار ای ہمام دو با و دو کاف و دو شین خوان تمام۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت حافظ یار محمد صاحب۔ گنیانوالہ رحمۃ اللہ علیہ

این خاکسار بود چنانچہ جدّ ما در این خاکسار حافظ نور احمد ابن حافظ احمد یار

حامد اللہ تارک الدنیا ؛ قدوۂ کاملان اہل تمیز

۱۲۲۶

سال تاریخ او حضوری رب ؛ آفتاب بہشت بالا نیز

۱۲۲۶

قطعہ تاریخ وفات حضرت حافظ احمد یار فرزند حافظ یار محمد صاحب مرحوم

چون جناب حافظ احمد یار با حکم خدا ؛ شد ز دنیا جانب عقبیٰ روان اے نیکخو

سال تاریخ وفات آنجناب زندہ دل ؛ گفتہ شد در روز محشر باد احمد یار او

۱۲۴۰

قطعہ تاریخ وفات حضرت سید نا و مولینا سید محمد لقا فرزند حضرت سید حافظ عبد الرحیم گنیوالے

روز شنبہ وقت چاشت چہارم از جمادی الاول

چراغ خانہ دین نور شاہ رو شد دل ؛ چو گشت جانش از سنجن دنیوی بی قید

۱۲۴۲

سنین حین رحلتش بگفت ملہم غیب ؛ کہ صد خلد برین باد جاء وی جاوید

۱۲۴۵

قطعہ تاریخ وفات حضرت سید نا و مولینا سید محمد لقا فرزند حضرت سید حافظ عبد الرحیم گنیوالے

Marfat.com

زوصف حضرت سیّد بقا چہ میگویم : کہ بود خصلت و خلق محمدی در وے
۱۲۵۹

بگفت سالِ رحلیش چو جستم از ہاتف : ہزار رحمت حق باد جاودان بر وی

ایضاً قطعہ

در بیغ و حسرت و افسوس رفت زین عالم : مہ سپہر ولایت جناب سیّد بقا
۱۲۵۹

دلِ شکستہ من گفت سالِ تاریخش : ستون محکم اسلام اوفتاد از ما

مثنوی در تاریخ وفات حضرت میاں محمد صالح صاحب گوجراتی رحمۃ اللہ علیہ

ہی کہ صالح محمد از عالم : رفت و جان جہان گرفت الم
چون نگیرد الم روانِ جہان : کہ بداز عالمان زندہ دلان
بود فرشتہ بشکلِ انسانی : مہر برجِ سپہرِ ایمانی
رحمتِ حق نثارِ جانش باد : دایما در جنان مکانش باد
۱۲۴۴

سالِ تاریخ آن نہفتہ بخاک : گوہرِ فوتش شدہ دل دین چاک

ایضاً

خوان دگر بار با دلِ محزون : سالِ تاریخ او دعا مضمون
۱۲۴۴

ای خداوند خالقِ کہ و مہ : دایم اندر جنان قرارش دہ

بیت در تاریخ وفات حضرت مولوی شکر اللہ چک عمر والہ رحمۃ اللہ علیہ

بتاریخ

Marfat.com

بتاریخش از غیب آمد ندا : فرو میشده شمس دین علاء
۱۲۱۰

بخوان باز تاریخ نقلش چنان : ابد باد خوش مسکن وی جنان
۱۲۱۰

فرد تاریخ وفات حضرت میان صدرالدین جهلمی مرحوم.

سال فوت جناب صدرالدین : باد مرحوم رحمت رحمان
۱۲۴۸

قطعه تاریخ وفات حضرت حافظ نصرالله جوڑوی رحمه الله

افسوس و درد و حیف کزین دیر شش جهت : رحلت نمود حافظ نصرالله نیکخو
۱۲۴۸

هاتف بگفت سال رحیلش بخاطرم : حافظ دوام باد قبول جناب او
۱۲۴۸

قطعه تاریخ وفات حضرت مولینا حافظ شاه عبدالعزیز ابن شاه ولی الله دهلوی رحمة الله علیهما

پیشوای اهل ایمان مولوی عبدالعزیز : زین جهان بربست رخت کوچ آن فرخنده پی
۱۲۳۹

سال تاریخ وفات او بمن هاتف بگفت : منکسف شد آفتاب دین و ایمان آه و ای
۱۲۳۹

رباعی تاریخ وفات حضرت مولوی فخرالدین دهلوی رحمة الله علیه

آن فخر زمان و ذخر یقین : خورشید سما و ماه زمین
۱۱۹۶

تاریخ وفاتش گفت خرد : مقبول الهی فخرالدین.
۱۱۹۶

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات حضرت خواجہ سلیمان سنگھروالہ رحمۃ اللہ علیہ

چون ازین دیر مدلس ای جوان ؛ در بہشت ہشت شد آن پیر فرد۔
۱۲۶۷

سالِ تاریخش از ہیمصرع بجو ؛ از وفات قطب گیتی آہ و درد۔
۴۲۰ ۱۸۰۶۷۱ ۴۰۰ ۱۰۲۹۱ ۴۰۰ ۱۰۲۲۰ ۴۰۰ ۴۶۵۱۱۰

قطعہ تاریخ وفات حضرت حافظ محمد عظیم واعظ پیشاوری رحمۃ اللہ علیہ

حافظِ قرآن چو محمد عظیم ؛ رفت سوئی جنتِ رب الفلق
۱۲۷۵

چون زخرد جستم تاریخِ او ؛ گفت خرد حافظ مقبول حق
۱۰۸ ۱۸۰۸۰۰۴۹۰۰۱۰۶۲۳

قطعہ تاریخ وفات حضرت پیر کرم شاہ محلہ نوالہ رحمۃ اللہ علیہ

زین جہان حضرت کرم شاہ پیر دین ؛ چون خرامان شد سوئی دار السلام
۱۲۶۶

سالِ تاریخش بگفت الہامِ غیب ؛ باد در جنت قرارِ وی مدام
۱۴۰۰۱۰۶۲۱۲۰۰۵۳۲۰۴۴۱۲

یک قطعہ سہ تاریخ وفات حضرت میاں محمد اشرف پیرہ والے رحمۃ اللہ علیہ مصرع

۱۲۷۹

اشرف مرد بشوق الٰہی ؛ مصرع ایضاً ؛ در بہشت ہست بجز سرمد این زیبا در
۱۰۰۱۰۲۰۴۰۸۰۲۰۳۰۱ ۱۰۰۱۰۲۰۴۰۲۴۲۰۳۰۱ ۴۰۰۱۰۲۰۶۰۶۰۴۰۲ ۴۰۰۱۰۲۰۶۰۸۲۲۰۴ ۴۰۰۱۰۱۰۴۲۰۶۰۷۱۲۱

ایضاً قطعہ

زین جہان رفت چون میاں اشرف ؛ گفت اندر ضمیر من ہاتف۔
۱۲۷۹

این نو تازہ گلشن گیتی ؛ از گل اشرفی بگشت تہی۔
۱۰۰۱۰۲۰۴۰۶۲۰۴۰۵۷۱ ۴۰۰۱۰۲۰۹۳۰۱۰۴۰۲ ۱۰۰۸۰۲۰۳۳۱۰۴۰۲

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات حضرت باباصاحب میاں اسماعیل ابن حضرت میاں محمد ابراہیم گنجا

وقت پیشین روز شنبہ شانزدہم از ربیع الآخر

مُفرّح خوبرو اسماعیل صاحب ؛ بدار الخلد چون جانش خرامید

ربیع الآخرین را شانزدہ بود ؛ بروزِ شنبہ وقتِ ظہر گردید۔

۱۲۶۹

سنینِ ارتحالش جستم از عقل ؛ خرد گفتا بخاکِ پاک خوابید۔

۱۲۶۹

قطعہ دوم تاریخ وفات حضرت باباصاحب میاں احمد یار برادر کلاں حضرت میاں اسماعیل موصوف

وقت دمیدن صبح روز آدینہ بیستم ذی قعدہ

حضرت احمد یار نیکوکار بود ؛ رحمتِ حق بر روانش وا شود

رفت از دنیا سوئی دار البقا ؛ از وفاتش ہست صد رنج و الم

بیستم ذیقعدہ روز آدینہ بود ؛ نیز بدوقتِ دمیدن صبحدم

۱۲۶۹

سالِ تاریخش بجستم از خرد ؛ گفت با آہ و فغان ہی درد و غم

قطعہ ایضاً

آن احمد یار حضرتِ من ؛ زین سجنِ فنا چو گشت بی قید

۱۲۶۹

تاریخ وفاتِ او خرد گفت ؛ در گلشنِ خلد باد جاوید۔

یک مصرع

دو قطعہ سہ تاریخ وفات جدّ شریف حضرت میاں محمد یار صاحب غفر اللہ لہ

۱۲۷۳

روز پنجشنبہ وقت پیشین پانزدہم ماہ صفر مصرع باد منظور جناب وہاب

Marfat.com

حیف صد حیف ایضاً قطعہ
کہ خواجہ اما رفت فیظہ بُرد آرام زآب و گل من۔
۱۲۰۷۳۱
گفت تاریخش ہاتف از غیب : رفت و آرام ربود از دل من
۱۲۰۷۳۱
ایضاً قطعہ
جناب جنت مرحومی محمد یار نیکو خو : زد نیا رفت صد رحمت بروحش از خدا باد
۱۲۷۳
چنین گفت ست تاریخ وفات او ہاتف : بلطف خود محمد یار او را روز جزا باد
۱۳۰۲
فرد تاریخ وفات حضرت سید کرم شاہ مگھووالی از اولاد سید محمد شریف بعد پیر حیدر اللہ
۱۲۶۸
حیف صد حضرت کرم شاہ درگذشت : رحمت حق باد بروی بر مدام
۱۲۶۸
فرد تاریخ وفات حضرت میاں محمد اویس شیخ پوری غفر اللہ لہ
۱۲۷۵
سنین رحیل محمد اویس : زہیات وہیہات وہیہات جو
۱۲۷۵
فرد دو تاریخ وفات حضرت مولوی صدر الدین نبیرہ حضرت مولوی شکر اللہ
چک عمر والا کہ مارش گزیدہ بود : سنین فوت صدر الدین محمد
۱۲۷۵
گزیدش مار و مرد افسوس بر دل : فرد ہست سنین رحلت آن صدر دین
مار گزید و بشہادت رسید : دو تاریخ وفات حضرت میاں
قطعہ
نور محمد کھیڑی صاحب گروٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علی الدوام

Marfat.com

شیخ دین نورِ محمد آنکہ بود ؛ مرد فرد و مرد فرد و مرد فرد.
۱۲۷۸

سالِ تاریخ وفاتش خوان بنغم ؛ درد و درد و درد و درد و درد و درد.

ایضاً

رفت و بیخوابی بادیدهٔ احباب سپرد ؛ غم او صبر و قرار از دل بیتاب سپرد.
۱۲۷۸

بہر من چو گفتم بخرد سال رحیلش برگو ؛ گفت صد حیف که خاقانی بیتاب نمرد.

قطعہ تاریخ وفات میاں کریم بخش مگھووالی نبیرہ چودھری مبارک.

حیف میان کریم بخش سعید ؛ زین سپنجی سرائی رفت بعید
۱۲۷۹

روز دوشنبہ نیز نوزدہم ؛ بود دست از مہ ربیع یکم

سال تاریخ او خرد بنوشت ؛ باد دایم قرار او ببہشت.

قطعہ تاریخ وفات حضرت امام علی شاہ رٹھ انوالہ

چو با قضائے خدا رحلت از جہان فرمود ؛ جناب شاہ امام علی بملکِ بقا.
۱۲۸۲

بگفت سالِ رحیلش چو جستم از ناقد ؛ شہ امام علی مقبل خدا باد.
۱۲۸۱

ایضاً

چہار تاریخ وفات حضرت سید خان محمد کیرانوالیہ مصرع سیدی خان محمدی اسلام حق.
۱۲۸۱

بیت گفت تاریخ فوت آن حضرت ایضاً ؛ دل مغموم آہ و حسرت.
۱۲۸۱

Marfat.com

ای حافظ مقبول حق ۔۔۔ بودل صاحب

قطعہ تاریخ وفات حافظ صاحب

حیف صد حیف کزین دیر کہن ۔ رفت مثلی کہ ز تن جان برود.
سیّدی خانِ محمد خوشخو ۔ مفتی و قاضی شرعِ امجد.
۱۲۸۱

قطعہ ایضاً

گفت تاریخ رحیلش عقلم ۔ باد منظور جناب ایزد.
۱۲۸۱

قطعہ ایضاً

حیف صد حیف کہ آن شاہِ سعید ۔ خواجۂ سیّد مانیک سرشت
بیست و سہ بود ز ماہِ شوّال ۔ شبِ شنبہ کہ این عالم ہشت.
۱۲۸۱

سال تاریخ وفات آن شاہ ۔ گفت دل وہ گل بستانِ بہشت

قطعہ سنہ تاریخ وفات حافظ غلام رسول والد ماجد حضرت حافظ نورالدین جکوڑ والہ

چون ازین دیر سپنجی بر صنائی ایزد ۔ شربتِ وصل بدادند بجامِ حافظ.
عصر و سہ شنبہ و ہم یازدہم بد زرجب ۔ سوئی جناتِ عدن گشت خرامِ حافظ.
روحِ حافظ چو بگردید روان سوئی بہشت ۔ از بہشت آمد رضوان بسلامِ حافظ.
سالِ تاریخ وفات او بگوش دلِ من ۔ گفت ہاتف بجنان باد مقامِ حافظ.
۱۲۸۳

قطعہ ریفت

ہمہ علم حافظ غلام رسول ۔ فرو رفت در برجِ خاکی چو ماہ.
سنینِ رحیلش چو ہاتف بگفت ۔ ز فوتِ حسین مرد بہبود آہ.
۱۲۸۳

Marfat.com

۱۲۸۳

سنینِ جلتِ حافظانِ غلامِ رسول ز فرد ۔ ہزار رحمتِ حق باد و مسدم وی را

قطعہ تاریخ وفاتِ عمو منصب فیض احمد مرحوم مدینہ والہ قریش در اُدو دال

روز پنجشنبہ بیست و دویم ربیع الاوّل

فیضِ احمد کہ مرد نیکو بود ۔ رفت زین خانۂ کہن بنیاد

سالِ تاریخِ جلتش ای دوست ۔ گو برو لطف و فیضِ احمد باد

۱۲۸۴

تاریخات ولادت اولاد تاریخ تولد غلام حسین این اخی نورالٰہی اما او یکسال زیست نظم اللہ تعالےٰ بفضلِ خویش نعم البدلش فرزند دیگر عطا فرمودہ بمنہ وکرمہ

خالقِ الخلق واحد است و صمد ۔ الّذی لم یلد و لم یولد۔

حمدِ او زینتِ زبان و دہن ۔ وصفِ او زیورِ عروسِ سخن۔

بکرِ فکرِ سخنورانِ جہان ۔ نکتہ زا ساختہ است اوسبحان۔

کرد با لطفِ خویش روشن تر ۔ دیدۂ آن اخی بنورِ پسر۔

پسری نونہالِ باغِ جنان ۔ روشنی بخش دیدۂ دل و جان

سعد طالع قریبِ او بادا ۔ عمرِ طبعی نصیبِ او بادا۔

سالِ تاریخِ آن نہالِ مراد ۔ شد تولّد پسر مبارک باد

۱۲۸۴

باز تاریخِ آن مجلّی عین ۔ گو زید دایما غلام حسین۔

۱۲۸۴

تاریخ وفات میاں محمد حسن مخمر حجام اوزدو شنبہ وقت اشراق بیستم ربیع الثانی ۱۲۹۰

تاریخ وفات بیبی ۱۲۹۰

تاریخ وفات بیبی ۱۲۹۰

تاریخ وفات

Marfat.com

تاریخ ولادت سید محمد شریف ولد حضرت سید مصطفیٰ مگنوالی از ہر مصرع یک تاریخ برآید

نظم ۱۲۷۲

بوقتِ ہمایون و یوم شریف : بسال بہ از فضل و لطف لطیف

۱۲۷۲

زجیب خفی ہمچو بدر منیر : زہی جلوہ گر شد محمد شریف

مہ طلعتش دلفروز کمال : ندارد بخوبی چو مہ ہمردیف

درون بہار حیاتش مدام : نیارد زمانہ زباد خریف

فردیضہ

گفت آسمان بدید چو ہمزہ فرید : بجہان دراز عمر محمد شریف باد

قطعہ تاریخ ولادت فرزند ارجمند برخوردار غلام یٰسین در ماہ ربیع الآخر بعمر طبعی بہرہ یاب باد بمنہ

زائید پسر بفضلِ ایزد باداریط : باعقل و بسال پیر و بابخت جوان

۱۲۸۰

تاریخِ تولدش بمن ہاتف گفت : دائم بزید غلام یٰسین بجہان

قطعہ دو تاریخ ولادت برخوردار غلام حسن پسر اخی نور الٰہی زاد اللہ تعالیٰ عمرہ

در آخرین شبِ ماہِ مبارکِ رمضان : بوقتِ شام و شبِ چار شنبہ بس احسن

بوفقِ کامِ دلِ دوستان بہیئتِ حسن : پسر شدست تولد چو ماہِ نو روشن

۱۲۸۳

پئے شمارِ سنینِ تولدش ای دوست : بگو بناز ابد ہا زید غلام حسن

چون

۲۸

Marfat.com

۱۵

ایضاً
چون خانۂ اخی بمہ دل ساد وقت نیک ۔ قطعۂ لطف خدا بکرد منوّر ز نور نور
۱۲۸۳
تاریخ بہر زادن آن نور چشم گو ۔ ماند دوام و دایم روشن بسراج نور

تاریخات مساجد ۔ تاریخ مسجد مرصع چہار نوالی کہ دیگر بار تعمیر شدہ بود

قطعہ
چو از فضل خدا این خانۂ پاک ۔ دگر بارہ شدہ خوش تازہ بنیاد
۱۲۷۵
خرد تاریخ تعمیرش چنین گفت ۔ بدیگر بار مسجد گشت آباد

قطعہ تاریخ مسجد گوجراتی کہ بانی او الٰہی بخش قانونگو بودہ

الٰہی بخش مسجد نو بنا کرد ۔ برون و اندرون نور علی نور
۱۲۷۷
غلام محی دین تاریخ او گفت ۔ بخوان مسجد نیکو گشت معمور

قطعہ دو تاریخ مسجد بہیرہ کہ از اہتمام حضرت مولوی احمد الدین بگی واقع است ۔

ز مولینا جناب احمد الدین ۔ شدہ معمور مسجد فرخ انجام
۱۲۸۱
غلام محی دین پرسید تاریخ ۔ زہاتف گفت ہذا بیت الاسلام

ایضاً
مسجد چو جدید گشت تعمیر ۔ از یمن امام اہل تفسیر ابیات
آن گنج دقایق بیانی ۔ صرّاف جواہر معانی

Marfat.com

در علم و عمل شده یگانه ۞ استادِ فواضل زمانه،
سالارِ گروهِ اهلِ حق بین ۞ مخدوم جنابِ احمد الدین.
تا هست تراب و آتش و باد ۞ آباد ز فیضِ او جهان باد
تاریخ عمارتش چنین است ۞ گفته ز غلام محیی دین است.
۱۲۸۱
در وقت نکو وَ راشد الهام ۞ وه خانهٔ دین و بیت اسلام
۱۱۱ ۵۶ ۱۶۰ ۵ ۱۰۲ ۶۵ ۱۰۲ ۴۲ ۶۱ ۴۲

قطعه تاریخ وقت طبع نسخه فتوح الغیب که بر دو تاریخ مولوی غلام رسول قلمبور دارد

جناب شیخ محیی الدین و ملت ۞ فتوح الغیب فرمودست از غیب
ز فیض و یمن آن ای یار نیکو ۞ همی یابند بهره شاب و هم شیب
غلام محیی دین تاریخ طبعش ۞ بگفت از لطف او سبحان بی عیب
۱۲۸۲
فتوح الغیب هست ای صاحب هوش ۞ پر انوار هدی بی شک و ریب
۲۱۰۱۰۰۰ ۳۰ ۸ ۶ ۴ ۳۰ ۱۰۴۵۲۱۶۵۱ ۲۱۰۳۰۲۳۰

۱۵۳۷

از عدد لفظ فتوح الغیب که یکهزار و پانصد و سی و هفت باشند عدد
۵۳۲
لفظ شک ریب که پانصد و سی و دو میشوند برآورده بجایش
۲۷۷
عدد لفظ انوار هدی که دویست و هفتاد و هفت میشوند درآورده شوند تاریخ

Marfat.com

۱۶

قطعہ در تاریخ کتاب ردِ نجدیہ کہ از تصنیف حضرت حافظ نورالدین بگوری دامت

نمود انوار آن نورِ اسلام و دین ؛ رہ و مذہب دین بشمع کتاب

زہی شمع تابندہ کز پرتوش ؛ نمود ارشد راہِ حق بر صواب

دلِ دوستان گشت پروانہ اش ؛ وز و حاسدان را جگر شد کباب

شبم گشت روشن ز بینش زغیب ؛ ز وی سینۂ نجدیان داغ داغ

۱۰۶۷ ۱۰۶۰ ۵۵ ۳۰۴ ۱۱۰۴۵ ۱۰۰۱

ایضاً ابیات

ہست صد شکر کایزدِ منان ؛ اندرین عہد ثانیِ نعمان

از عنایات و مہربانیہا ؛ ساخت از بہر حفظِ دین پیدا

حافظِ شرع و نورِ ملت و دین ؛ ہست در شرع و دین بامکین

پیشوائی بشاہراہِ یقین ؛ یعنی حافظ جناب نورالدین

یا الٰہی ہمیشہ بودش باد ؛ دائما فیض از وجودش باد

کرد تصنیف اندرین ایام ؛ ردِ نجدیہ بہر نفع عوام

با براہین و با دلائلِ خوب ؛ ہست آن نسخہ جملگی مرغوب

سطر سطرش کہ تیغ آتش است ؛ از پئی حاسدانِ این دین است

۱۲۸۴

۳۱۱

Marfat.com

نائب ذوالفقار در پیکار : از مدد ہائی حیدر کرار .

این غلام غلام محی الدین : چون کمر بست از برائی سنین
۱۲۹۳

گفت ہاتف بسنین او رون : وہ چہ شمشیر از پئی دشمن .
۵۳۰۶ ۴۰ ۲۰۰ ۴ ۳۰۰ ۱۰۲۰۰ ۲۰ ۱۲۷ ۴۰۰ ۲۰۰ ۵

رباعی در تاریخ از وقت جمع نمودن کتاب سلسلۃ الاولیاء

بفضل خداوند حاجت روا : شد اتمام این نامۂ دلکشا .
۱۲۶۷

خرد سال تاریخ این نامہ گفت : شد انجام وہ نسخۂ جانفزا
۱۳۰۰ ۵ ۱۳۰۰ ۴ ۵۰۶ ۶۰۰ ۵ ۱۳۰۶ ۶۰۰ ۸۰۰

ایضاً قطعہ

این کتابی پر از معانی دین : چون بانجام شد بفضل احد
۱۲۶۷

رفتہ بودند از سن ہجری : سبع و شصت و یکی ہزار و دو صد
۶۰۰ ۷۰۰ ۶ ۶۰ ۳۰۰ ۶ ۴۰ ۱۰۰ ۲ ۱۰۰ ۵ ۱۰۰ ۲ ۴۰۰ ۶ ۶ ۴۰۰ ۴

بیت دو تاریخ از وقت نوشتن کتاب سلسلۃ الاولیاء

۱۲۸۳

سنین تمت چون جستم از خرد : بگفت سلسلۃ الاولیا شدہ
۶۰۰ ۴۰۰ ۶۰ ۳۰۰ ۶۰ ۴۰۰ ۱۳۰ ۶ ۱۰۰ ۳۰۰ ۱۰۰ ۵

چو جستم سال اتمامش ز ہاتف فرد : بمن ہاتف بگفتا تم بالخیر
۱۲۰ ۸۰۰ ۴۰۰ ۱۳۰۰ ۶۰۰ ۴۰۰

قطعہ تاریخ باران زرد کہ در گجرات باریدہ بود در ماہ چیت مطابق گفتہ نور پیر

دی مدت در گجرات شد از باریدن عصفر گون باران .

Marfat.com

۱۷

بین رازِ خدا چه هویدا شد وه جلّ وعظّم شان اللہ
از بهر نوشتنِ تاریخش مستحسن بودم گفت خرد ۱۲۷۴

دمی قدرتِ حق چه پدید آمد سبحان اللہ سبحان اللہ
۱۰۰۰۰ ۴ ۲۰۰ ۴ ۶ ۱۰۰ ۳ ۵ ۲ ۴ ۱۰ ۴ ۱ ۴ ۶۰ ۲ ۱ ۵ ۳۲ ۳۲ ۶۰ ۲ ۱ ۵ ۳۲۰

قطعه در تاریخ ستاره گیسودار که آزادم دارگویند هم در ماه صفر طلوع کرد در ماه ربیع الثانی

برفلک شد پدید همچو علم ∴ اختر ذو ذوائبه ای یار
۱۲۷۵

هاتفم گفت سالِ تاریخش ∴ یک عیان گشت نجم گیسودار
۴۰ ۲۰ ۱۰ ۷ ۱۱۰ ۵ ۲۰ ۳۰۰ ۵ ۳۰ ۴۰ ۶۶۰ ۱۰

ایضاً قطعه

عیان شد در صفر اختر بگردون ∴ بسانِ یک لوا از بهر تاسز
۱۲۷۵

بجستم از خردِ سالِ طلوعش ∴ خرد گفتا پدید آمد چه اختر
۴۰ ۲۰ ۶۰ ۵ ۳ ۴۰ ۴ ۱۱ ۴۰ ۴ ۱ ۴۰ ۲

نظم تاریخ حجره که سقفش رنگین تیار کنانید بنوا بیش حضرت محسن شاد گفته شده فقیر

چون بیمن فقیر نیک خصال ∴ حجره تعمیر شد بخوش احوال
۱۲۷۵

هست تاریخ آن بنا چنین ∴ گشت آباد حجره رنگین
۲۰ ۳۰ ۴۰ ۲ ۱۱ ۴۰ ۴ ۱ ۳۰ ۸ ۲۰ ۲۰ ۵ ۲۰ ۱ ۵

ابیات این تاریخ بوقت نوشتن این تاریخها این نیز از مؤلف این تاریخهاست

سراسر این چمن بروجه احسن ∴ شگفت از نوکِ کلکِ خواجه امین

مراد والده

Marfat.com

گهی نارد ز لطفِ پاکِ سبحان ❊ خزان ره در بهارِ این گلستان
۱۲۸۴

بجو تاریخ این باغِ دلآرا ❊ زبستانِ بهارِ دانش ورا
۱۱ ۲۶۳۲ ۵۱۴ ۲۱۵۲ ۵۱۴ ۶۰۲

اتمام رسید مجمع التواریخ قریب یکصد و هفتاد هستند سوای آنها هم اند
این باغِ دلآرا یعنی

نبذی احوالِ مؤلف حافظ غلام محی الدین غفر اللہ لہ عجب
شخصی بود دانا و دقیقه شناس و متقی و متورع و مستقیم بر شرع
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قلیل کلام خوش طبع و پاک مزاج
در عمرِ خود از کسی نرنجید و نه کسی را رنجانید متودی و متحمل و صابر
و شاکر و دائما ذاکرِ حق جل جلالہ در عالم رؤیا بصحبت رسول کریم
روی گفتے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدم و نیز گفت کہ شبی در خدمت
طریق
حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز مستفید شدم و هم گفت
کہ شبی حضرت حافظ شاہ غلام علی عبد اللہ قیوم زمان دہلوی
در رؤیا
رحمۃ اللہ علیہ نزدِ من جلوس فرمود و یک شخصی دیگر کہ واقف من
بشاہ صاحب
نبود هم نشست بود جناب شاہ صاحب بمحبت و شفقت با من کلام میکردند

Marfat.com

آن شخص گفت که این کدام کس است که با نیمهربانی با کلام مینمایند
شاہصاحب
بزرگ من دست نهاده میفرمودند که این فرزند من است اسه بار
مورخ کمال بود که برنگار رنگ تاریخ صنعت گفتی واز مادهٔ تاریخ کوائف
تاریخ معلوم گردیدی وکتابهاء نظم چنانچه بوستان وزلیخا
ونیرنگ عشق که بس دقیق ست بخوبی وجه بیان نمودی که تسکین خاطر
میگردیدی وهمچنین کتابهاء فقه تعلیم مینمود واین کمال عجب است
که بجز قرآن مجید هرگز چیزی دیگر نخوانده بود اوّلین گفتهٔ او تاریخ وفات
حضرت مولینا میاں صاحب قصوری ست او در آنوقت بیست ساله بود
وآخرین تاریخ انسخهٔ ردّ نجدیه که تصنیف حضرت حافظ نورالدین صاحب چکوڑی رحمة الله است
ودر آنوقت عمرش سی وچهار سال رسیده بود ولادتش در ماه
در سال یکهزار ودو صد وپنجاه ویک از هجرت مقدس بود ووفاتش
وقت سحر روز پنجشنبه سیزدهم ماه رمضان در سال یکهزار ودو صد
وهشتاد وچهار از هجرت مقدّس بود غفرالله له ولابویه

Marfat.com

بیت سیالِ تاریخِ غلامِ محیی دین ؛ چار الف و چار کاف و چار شین

دیگر تاریخ او که مادهٔ تاریخ هم از دست قطعه

هیهات و حسرتا که غلامِ محیی دین
زین سجن سوئی مُلکِ بقا گشت خوشخرام ؛ وقتِ سحر که از شب یکپاس مانده بود
روزِ خمیس و سیزدهم از مهِ صیام ؛ گفتا سروش غیب سنین رحیل او

بادا مزارِ رحمت سبحان براو مدام ؛ دیگر از بیان شیخ عبد العزیز چک عمر دالہ ست این عبارت تاریخ او این مولوی صدر الدین ا

از استماع واقعهٔ جانکاه یعنی انتقال حافظ غلام محیی الدین صاحب که سر آمد سخنورانِ زمان بود الم و غمی رو داده که بتقریر و تحریر نمیگنجد غفر الله بمنه و کرمه در تاریخ آن گنج تاریخ تاریخی گفته که هر مصراع آن تاریخ تمام است

رباعی

حافظِ سالم کمال ازدین ؛ وه که آماده شد بخلد برین
شیخ سالِ وصال گو پس ازین ؛ آه جانِ غلامِ محیی الدین

فرد ایضاً عنہ

گنجِ تاریخ بُد دلِ پاکش ؛ گنج تاریخ گشت تاریخش

Marfat.com

۱۹

این قصیده هم از غلام محی الدین کنجاهی در مدح حضرت میانصاحب جامع کمالات ظاهری و باطنی جناب ابوسعید فخر الدین حافظ عبدالرسول قصوری سلمه الله تعالی

قصیده

صدف سینهٔ من مسکین : باد پرورز وصف شاه مهین
آنکه از مولدش قصور بیافت : سر بلندی و رفعت از پروین
فکرت اندیش مدح او چو شدم : کرد بر فکر من فلک تحسین
شکر لله که با چنین نعمت : کرد مارا بفضل خویش قرین
مسجد خامه صحن کاغذ شد : گاه تحریر وصف آن شه دین
فخر دین بوسعید عبد رسول : زینت عالمان دین متین
شاه اورنگ کشور اسلام : ماه برج سپهر شرع مبین
نکته دان حقیقت و عرفان : زبدهٔ کاملان اهل یقین
از پی طالبان راه حق است : پیشوائی طریقهٔ تلقین
از خیال جمال او دل شان : هست رشک نگارخانهٔ چین
یکیک انگشت او بوقت دعا : دان کلید در سپهر برین

Marfat.com

قطعه

هست امیدم که گر گذارِ لطف ؛ یک توجه بحالِ این غمگین
یا بداز جملهٔ مشکلات و غموم ؛ خاطرِ این حزین همه تسکین
هر که آمد بر آستانهٔ او ؛ روی خود را بیافت نورآگین
درد دولت سرائی صومعهٔ او ؛ قبلهٔ حاجتِ قلوبِ حزین

قطعه

دید چون پایگاه و مرتبه اش ؛ بس بابن جاه و حشمت و تمکین
بهر خدمت به پیش او بنهاد ؛ آسمان بنده وار سر بزمین

قطعه

نظمِ من گرچه هست بمقدار ؛ خالی از لفظ و معنی رنگین
لیک چون در قبولِ او افتد ؛ شود انگاه رشکِ سلکِ دُرین

قطعه

صلهٔ این نظمِ خویش هیچ مخواه ؛ ای غلامِ غلامِ محی الدین
جز نگاهی که کیمیا اثر است ؛ زآن شهِ مهربان و خلق آئین
مستفیض از فیوضِ او باشند ؛ تا دمِ صور ساکنانِ زمین
بر سرِ طالبانِ خود ظلش ؛ بسط الله تا بیوم الدین

این قصیده مطابق قطعه حضرت خواجه حافظ که مطلع آن است به پیشخص عجب ملک فارس علیه آمد

ے و مقطع او خدای عزوجل جمله را بیامرزاد۔

۳۱ جهانبخش

Marfat.com

۲۰

چهار شخص کہ بودند زبدۂ عبّاد ؛ قصیدہ کہ ہر چہار بلا شک نمیرد و نمیراد

یکی مربّیِ اسلام سیّد جملہ شاہ ؛ کہ بود ماہِ سپہرِ سخا و مہر و داد

ز روی نور ہدایت چراغ در رو ؛ کہ دعائی زبانش کلید قفل کشاد

دویم عشیقِ الٰہی محمّد ابراہیم ؛ بچہرہ روشن چون ماہ بود و نیک نہاد

سراجِ ملّت و مصباحِ دین و روشندل ؛ فراخ حوصلہ صاحب حیا و پاک نژاد

سیوم حافظ عبد الرّحیم سیّد ما ؛ بزہد و ورع شد شہر اتقا آباد

چراغ روشن از دودمانِ مصطفوی ؛ ز یک توجّہ او ہر مریدِ یافت مراد

چہارمین ہمہ اسلام مہر دنیا و دین ؛ ولی محمّد قاسم ابو الوفا آزاد

غریقِ بحرِ ولا و خدا و مہرِ رسول ؛ کہ در ریاضتِ ریاض چو سرو بود آزاد

دعا محمّد صالح کند شما آمین ؛ خدائی عزّ و جل جملہ را بیامرزاد

این قصیدہ مشتملِ بر تاسّف روزگار و مدایح چند بزرگوار بر ایشان رحمت کردگار

چہ عشرت ست درین روزگارِ ظلمانی ؛ وزید بادِ خزانی بباغِ انسانی

رفاہ و راحت آورد رو بکنج عدم ؛ فرح نہاد قدم ہم بسوئی ویرانی

Marfat.com

نماند یاسمن و ورد و لالہ و نسرین ؛ کہ بود تازہ ازایشان بہارِ عرفانی

کجاست پیر کرم شاہ زیب و زین محفل ؛ کہ بود اکرم زادولاد پیر ملتانی

کجاست ورد دوران شہ عباد اللہ ؛ دلش خزینہ از گنجہای ایقانی

شد از عنایت حق باجلال و با اقبال ؛ چراغ شرع و مروج بامر فرقانی

کجاست خواجہ سلیمان بتخت عالی بخت ؛ کہ بود در ہمہ روزن رہ خداوانی

کجاست حضرت شاہ قصور دار سرور ؛ بفقر و علم و عمل بود پیر دورانی

فصیح و خواجہ ما آن غلام محی الدین ؛ ملیح و زبدہ از عارفان حقانی

شہی کریم الاخلاق و خواجہ آفاق ؛ سراج دین نبی و فقیر سبحانی

دگر عجایب گلہا درین چمن بودند ؛ کہ گر نگاشتہ آید شود بطولانی

خصوص حضرت سید بقا فرید الدہر ؛ زہی گزیدہ از اولیای ربانی

چہ ذات پاکش بد در جہان تعالی اللہ ؛ نزول رحمت از رحمہای رحمانی

فرشتہ بد بحقیقت کہ بس محبت او ؛ چو جان نہانست در اعضای انسی و جانی

سراج روشن از خاندان مرتضوی ؛ رخش منور از نورہای ایمانی

الگناہ

۲۱

اگر نگاہ بسوئی کمالش آرد رُو : برجع واپس آید بکوئی حیرانی
نبشتہ ست بکلک قضا دبیر ازل : خطِ سعادت اورا بلوح پیشانی
مدام بر دلِ پاکش رسید در باطن : فیوضِ ہمت از روحِ شاہِ گیلانی
جناب مجمع حسنات و منبع برکات : غریب پرور و مسکین نواز و لاثانی
ہزار شکر کنون سید مصطفےٰ خلفش : قوی بعلم و بتقوی بفضل یزدانی
چہ زیب و زین بود آنکہ در اوصافش : نبشتہ آید بر کاغذِ زر افشانی
کند ز ہر غمِ ایام و آفتِ دوران : خدائی حافظ و ناصر ورا نگہبانی
درین زمانہ شہِ عبد الرسول روشندل : خجستہ طلعت و رونق دہِ مسلمانی
جمال صورت و معنی بزہد و ہم تقوی : کمال ظاہر و باطن بعلم روحانی
دگر محمد اشرف کہ اشرف از ما ست : گذشت عمرِ شریفش بذکر یزدانی
دگر محقق حافظ جناب نور الدین : فقیہ و عالم از عالمان نعمانی
قوی قیاس و کثیر العمل قلیل الکلام : بعین عین حیا و بچہرہ نورانی
دگر تقی زمان و الدش غلام رسول : خلیق و عالم و عابد کشادہ پیشانی

۲۱

Marfat.com

دگر گزیدهٔ حق مولوی غلام نبی : ستودہ خصلت و شاغل بذکر یزدانی
ولی چہ وقت درست کامتیازی نیست : ز مردم نفسانی و مرد رحمانی
شدہ محمد صالح درین زمان محزون : خدایش یاور باد از ہر پریشانی
ہمیشہ دارد در حفظ خویش ایمانش : بروز حشر درآرد بباغ رضوانی

قصیدہ

اندرین دیر خرابات پر از رنج و بلا : وانمایم ہمہ احوال خود از سر تا پا
من نمیدارم سرمایہ ہنری و فنی : نہ ز علم لغت و صرف و نہ نحو و انشا
نہ بیان و نہ معانی نہ حساب و نہ عروض : نہ پی طب و نجوم ست مرا فکر رسا
تا توان ہستم و بیچارہ و مسکین و غریب : نہ کسی یاور و نی یار و نہ امداد نما
نہ کسی خویش و نہ ہمدرد و مونس نہ رفیق : نہ کسی ہست مرا مشفق و ہمچو نما
ورد احمر ز گلستان رسول اکرم : شمع روشن ز شبستان علی و زہرا
خلعت احسن تقویم بقدش احسن : زیب دارد بسرش تاج لقد کرمنا
منبع علم و عمل مجمع اخلاق کریم : مظہر لطف و کرم مہبط انوار خدا
قائم و عامل بر شرع رسول عربی : در طریقت فرد و ہم بحقیقت یکتا

Marfat.com

۴۲

حارسِ ملک و دل و وارثِ علمِ نبوی : صاحبِ حلم و حیا ثابت بر عہد و وفا
زبدۂ زمرۂ عباد و قبولِ عالم : عارف و واصل و محبوب و محبِ مولیٰ
بہرِ آں سیّد یارب بمحمّد صالح : از کرم خاتمہ بالخیر بہر کار نما
وقتِ تودیع ازیں دیر بایمان : روزِ محشر بسان نزد رسولِ والا
بازِ از فضل و عطا و کرم و رحمتِ خویش : در جنان جلوہ دید ار خود ازان فرما

قصیدہ در مدح حضرت قصور ثانی

از شرفِ ذاتِ پاک حضرتِ شیخ الامم : عرصہ گیتی گرفت رونق باغِ ارم
مرشد و مشفق خواجہ عبد الرسول : نامش ورد زبان مست مرا مے بدم
اختر برجِ وفا گوہر درجِ سخا : معدنِ حلم و حیا مظہرِ فیضِ اتم
طلعتِ زیبا ز او شمعِ شبستانِ دین : ہست زبانش کلید زینتِ بابِ حکم
مصدرِ لطف عمیم ذاتِ گرامی او : مورد خلقِ عظیم صاحبِ خلقِ شیم
ماہِ سپہرِ رضا شاہِ سریرِ تقا : کوکبِ اوجِ ہدا منبعِ جود و کرم
حسنِ دلآراءِ او ہمچو مہِ چاردہ : قامتِ رعنا ءِ او سروِ ریاضِ ہمم
سرورِ اقلیمِ دل بادہ ءِ ملکِ جان : صالحِ مسکین فقیر بندۂ او بی درم

Marfat.com

این ابیات فخمو برکات جناب فیض مآب حضرت مولینا قصوری دامت برکاتہ
در آنوقت از زبان فیض ترجمان فرمودند که این حقیر نسخه فتوح الحرمین بطریق تحفه و نیازگذرانیده بود
ابیات از پی بندهٔ عاصی طالح ؛ تحفه آورد محمد صالح ؛ آنکه شد بوطن کنجاهی
هست در بحر محبت ماهی ؛ اینچنین تحفه ندیدم گاهی ؛ نعمتم داد خدا ناگاهی
باد مقبول بدرگاه خدا ؛ وفق الله له تا ابدا ؛

حالی است پیدا ز آنچه در زبان حالی است
فوقی نتوان یافت ز آن یمانه ازین
باقی در روز گاری بگذار ز آنی

ابیات بر تخت فنا نشسته شاهی ؛ از ترک تبارکش کلاهی ؛
از هر دو جهان ورا خبر نی ؛ واز گرمی و سرد یش ضرر نی ؛
بنشسته بیکدم ؛ مردم پس پیش او فراهم ؛
با کس نه بهوش گفتگوئی ؛ نی دارد هیچ آرزوئی ؛
آزاده بیخودی چنان مست ؛ کز الفت و میل این و آن رست ؛

Marfat.com

چند سازم یا پیرزاری : نیز از چشمها اشکباری : دُور میباز از ماخواری : از غم و محنتم کن آزاد : شهنشاه بغداد

ای شهنشاه ایران و توران : کن این بنده خویش را شاد : هم غمها میساز برباد : از پیش پیر اکبر : بغداد

تو قبول درحضرت حق مقبول : بست در دار بگرت بس مقبول : تشنه دل فخر دین عبد رسول : کن از ابروی خاطم شاد : شهنشاه بغداد

گر چه عصیان بسی در دل پائی : پیر انام پاک نفس در دل : سیوا کیمیای حل مشکل : دستگیری کن و اور امداد : شهنشاه بغداد

Marfat.com

قصیدہ شجرہ متبرکہ قادریہ حضرت ایشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خداوند رشید لایزال ∴ صد درود پاک بر روح رسول ذوالجلال
نیز رضوان الٰہی باد بر یاران او ∴ ہست شجرہ قادری میخوان در ایام و لیال
رہبر من پر سعید آن فخر دین عبد الرسول ∴ ہست اوصافش برون از حیطۂ وہم و خیال
مرشدش کامل مکمل دین و ملت را ضیا ∴ خواجۂ ما آن غلام محیی دین روشن جمال
پیشوایش شاہ عبد اللہ قیوم زمان ∴ شد غلام شہ علی مشہور در صنف رجال
میرزا مظہر حبیب اللہ جان جان شہید ∴ داد او را با محبت در حقیقت اتصال
از جناب شیخ عابد راہ حق شد حاصلش ∴ مرورا عبد الاحد شد ساقی آب زلال
پیر با تمکینش حضرت خازن رحمت سعید ∴ داشت با ذکر الٰہی قلب پاکش اشتغال
خواجۂ او شیخ احمد سرہندی فقیر ∴ شہ مجدد الف ثانی ماحی کفر و ضلال
از محبت گشت او را شاہ اسکندر دلیل ∴ ہست او را پیشوا آن گیتھلی شاہ کمال

Marfat.com

حال

مرتضا آمد امامش کرم اللہ وجہہ ؛ قائل قول سلونی گاہ وجد و ذوق و
معتدائش نور حق یعنی محمد مصطفی ؛ بدر صفوت بی کلف شمس نبوت بی زوال
یا الٰہی تا طفیل ائمہ اہل صلاح ؛ سازمارا ہم ز خیل صالحان دارم سؤال

باتمام رسید این باغ دلآرا مسمی بمجمع التواریخ و قصاید
و شجرہ متبرکہ بروز بہروز پنجشنبہ بوقت چاشت بتاریخ سی ام
از ماہ شوال سنہ ہجری مقدس یکہزار و دوصد و شصت و سہ ۱۲۶۳
بجہت گذارش بطریق تحفہ و نیاز پیش خدمت حضرت پیر و مرشد
سلمہ اللہ المتعالی الکبیر مرجع گر قبول افتد زہی عز و شرف

Marfat.com

۲۴

شہ فضیل آمد و راہ مولیٰ دگیر ؛ شہ گدا رحمان ثانی پیر او نیکو فعال
شاہ شمس الدین عارف عارفش کرد از خدا ؛ شہ گدا رحمان اوّل آن سپهر آن خصال
شاہ شمس الدین صحرائی دلش آباد کرد ؛ بندگی سیّد عقیلش رہنمائی قیل و قال
کرد او را حضرت سیّد بہاء الدین منیر ؛ بر سپہر معرفت چون بدر کامل از ہلال
عبد وہاب است او را رہبر و شنضمیر ؛ شاہ شرف الدین ورا داد متابع بی زوال
رہنمائیش عبد رزاق ست قطب الدائره ؛ سیّد السادات تاج الدین شہ عز و جلال
پیر پیران شیخ محی الدین معینِ جن و انس ؛ دستگیر دو جہان محبوب حق تاج الرجال
پیشوائیش شیخ مخزومی مبارک بو سعید ؛ مهتدائیش ابو الحسن هکاری آمد نیک فال
صیقل زنگ دل او بو الفرح طرطوسی ست ؛ عبد واحد شد ورا استاد در کسب کمال
شیخ او بو بکر جعفر شبلی آمد پاکدم ؛ رہبرش حضرت جنید آن منبع جود و نوال
رہنمائے باصفائش شیخ سری سقطی ست ؛ رفت شہ معروف کرخی از دلش گرد ملال
پیر او داود طائی بو سلیمان نور دل ؛ مرشدش حضرت حبیب عجمی آمد تیز بال
نور جان فروز او خواجہ حسن بصری سعید ؛ طوطی گلزار روحدت بلبل باغ وصال

۲۸

Marfat.com

گوشۂ تحقیقاتِ

محمد ہمایوں عباس

Marfat.com

Marfat.com

کحل الجواہر

مولف

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت سرہندیؒ

بمقدمہ

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Marfat.com

کحل الجواہر

خواجہ محمد سعید (۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء) شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ (۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) کے بڑے بیٹے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے وقت کے علوم عقلیہ ونقلیہ مکمل کئے۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد گرامی کے علاوہ برادرِ اکبر خواجہ محمد صادق، اور ملا محمد طاہر لاہوری شامل ہیں۔ (۱) فقہی علوم پر آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ شیخ احمد سرہندیؒ کو کسی مسئلہ پر تحقیق مطلوب ہوتی تو وہ آپ ہی سے کہتے۔ (۲) اگر کبھی دربار میں جاتے تو بادشاہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے سے مسائل دریافت نہ کرتا۔ (۳) علم حدیث میں بھی آپ کا گہرا مطالعہ تھا۔ مشکوٰۃ المصابیح پر آپ کا حاشیہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیث کی نہایت ہی خوبصورت وضاحت کی ہے جو احناف کے مؤقف کی وضاحت کرتی ہیں۔ (۴) خانقاہ مجددیہ کے انتظامی امور میں بھی آپ کا بنیادی کردار تھا۔ (۵) تصوف میں آپ کے مقام کی بلندیوں کا اعتراف خود خواجہ باقی باللہؒ اور آپ کے والد گرامی قدر نے کیا ہے۔ (۶) علمائے عرب سے آپ کے گہرے روابط تھے۔ (۷) آپ کے مکاتیب میں فصیح عربی زبان میں لکھے ہوئے مکاتیب بھی ملتے ہیں۔ (۸) اورنگ زیب عالمگیر سے آپ کے گہرے روابط تھے، اس کا اندازہ ان مکاتیب سے ہوتا ہے جو شاہ وقت کے نام ہیں۔ (۹) شیخ عبدالاحد (۱۶۴۰۔ ۱۷۱۴ / ۱۱۲۶۔ ۱۰۵۰ھ) شیخ محمد سعید کے پانچویں فرزند تھے۔ (۱۰) اس طرح وہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے پوتے ہوئے۔ (۱۱) قرآن مجید کے حافظ (۱۲) ہونے کے علاوہ مروجہ دینی علوم اپنے والد اور

Marfat.com

اخوند سجاول (۱۳) سے پڑھے اور ان میں کمال حاصل کیا۔ اپنی خاندانی روایات کے مطابق سیر وسلوک کی منازل بھی طے کیں۔

آپ کے علمی تفوق اور وسعت کا پتہ آپ کی تصانیف سے چلتا ہے جو فارسی اور عربی زبان میں نہایت عالمانہ مباحث سے پُر ہیں۔ ان کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ اکثر خطی نسخوں کی صورت میں مختلف کتب خانوں میں پڑی ہیں اور کئی کے صرف نام ہی ملتے ہیں۔ (۱۴) دستیاب ذخیرہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ تفسیر، حدیث اور فقہ جیسے ادق مضامین میں آپ نے تحریری سرمایہ چھوڑا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل کتب قابل ذکر سمجھتا ہوں۔

قرآنیات کے حوالہ سے ''حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی''، ''منثور الدرر فی فضائل السور''، ''رسالہ فی قرأۃ النبی المختار واصحابہ الکبار''، ''قرأۃ القارئین'' اہم ہیں۔ حدیث وسیرت میں ''سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث'' اور ''خزائن النبوۃ'' کا تذکرہ ملتا ہے۔ فقہی ذوق، جو آپ کو اپنے والد سے عنایت ہوا تھا، ''فیض العام''، ''بدائع الشرائع اسرار الجمعہ'' اور ''رسالہ نفی الاشارۃ فی الصلوۃ'' اس ذوق کے آئینہ دار ہیں۔ دینی علوم پر آپ کی تصانیف کا یہ اجمالی تذکرہ بہر صورت آپ کے علمی وفکری رجحانات کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے اپنے زمانہ کی ضروریات کی تکمیل کے لیے قلم و قرطاس سے اپنے رشتہ کو جوڑے رکھا۔

آپ کے خاندان نے برصغیر میں علم تصوف کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دیے وہ مشرق ومغرب میں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت اور عالم عرب میں فروغ (۱۵) میں آپ کا ایک اہم اور نمایاں کردار ہے۔ آپ اپنے

Marfat.com

والد کے سجادہ نشین تھے اور اپنے چچا، خواجہ محمد معصوم کے فیض یافتہ بھی۔ آپ کے تربیت یافتہ افراد میں ایک بہت ہی نمایاں نام محمد عابد سنامی (۱۶) کا ہے۔ حضرت مظہر جان جاناں (۱۷) محمد عابد سنامی (۱۸) کے مرید تھے۔ تفسیر مظہری کے مؤلف قاضی ثناء اللہ (۱۹) اور معروف صوفی محمد خالد کردی (۲۰) کا تعلق اسی سلسلۃ النور سے ہے۔ ایک صوفی کی حیثیت سے دو باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ ایک وہ بشارتیں جو مشائخ سے آپ کو ملیں اور دوسرا علم تصوف پر آپ کی تصانیف۔ جہاں تک ان مختلف بشارتوں اور مختلف مجددی بزرگوں سے تصوف وسلوک کی منازل طے کرنے کا تعلق ہے اس کا ایک اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱) آپ کے والد نے آپ کو ولایت کبریٰ کی بشارت دی۔

(۲) آپ کے چچا خواجہ معصومؒ نے آپ کو ولایت کبریٰ کے علاوہ صغریٰ، علیا، کمالات نبوت، حقائق اربعہ اور ان سے بھی بالا بشارتیں دیں۔

(۳) خواجہ معصومؒ نے ہی آپ کو ''محمدی المشرب'' کی استعداد کی بشارت دی۔ (۲۱)

اگر آپ کی تصانیف کا جائزہ لیا جائے تو ''سبیل الرشاد''، ''رسالہ لطائف''، ''رسالہ نقشبندیہ''، ''رسالہ در بیان طریقۂ احمدیہ'' آپ کے صوفیانہ افکار کے مظہر ہیں۔ شیخ سے عقیدت ومحبت، تصوف کا جزو لاینفک ہے۔ اسی عقیدت کے اظہار کے لیے آپ نے ''الجنات الثمانیہ'' کے علاوہ ''خیر الکلام''، ''رسالہ رد مخالفین حضرت مجدد الف ثانیؒ''، ''شرح مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ'' اور اپنے والد کی سوانح عمری ''لطائف المدینہ'' لکھی۔ آپ کے صوفیانہ افکار کے آئینہ دار وہ خطوط بھی ہیں جو ہمیں نقشبندی سلسلہ کے مختلف مجموعہ ہائے مکاتیب میں ملتے ہیں۔ (۲۲) ان خطوط کے مطالعہ سے با آسانی یہ

Marfat.com

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی ذات علمی اور عملی اعتبار سے مجددی طرز تصوف کے محاسن کا مجموعہ تھی۔ شیخ ابوالرضا محمد سے آپ کی مکاتبت صوفیانہ طرز تحریر کی عمدہ مثال ہے۔(۲۳)

درج بالا سطور سے شاید کوئی یہ اندازہ لگائے کہ آپ ایک خشک ملا وزاہد تھے۔ حقیقت میں ایسا نہیں۔ آپ نہایت عمدہ شعری ذوق رکھتے تھے۔ فارسی اور ریختہ (۲۴) میں آپ کی شاعری کے نمونے دستیاب ہیں۔ ''وحدت'' اور ''گل'' آپ کے تخلص تھے اور خواجہ معصوم آپ کے اشعار کو ''رنگین'' قرار دیتے۔ شاعری میں ''خیابان وحدت'' اور ''دیوان وحدت''، نامی شعری مجموعے آپ کی یادگار بتائے جاتے ہیں۔ درحقیقت آپ نے آنے والے دور میں اردو شاعری کو مقصدیت ومعنویت سے معمور کرنے کے ایک نئے دبستان کی بنیاد رکھی جس کو مظہر جان جاناں نے پروان چڑھایا۔ نقشبندی شعرا میں شعر تفنن طبع کا ذریعہ نہیں بلکہ فکر واحساس کی سچائی کا اظہار ہے۔(۲۵) اسی لیے میر محمدی مائل دہلوی نے شیخ عبدالاحد وحدت کو ''استاد شعر ریختہ'' (۲۶) کہہ کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ کی فکر سے جس شعری ادب نے جنم لیا اس میں مظہر جان جاناں کے علاوہ شیخ سعداللہ گلسن، (ان کے شاگرد) ولی دکنی، نقی سرہندی ،انعام اللہ خاں یقین، ولی اللہ اشتیاق شامل ہیں۔

آپ کی فارسی اور ریختہ میں شاعری سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

شب خیال طرہ شوخی بدل پیچیدہ و رفت
ساعتی ہمچوں شب قدر از بزم جو شید و رفت
خانہ زیں است دنیا عیش و پا در رکارب

Marfat.com

شہسوار است آنکہ آرزوی زور دامن چیدہ ورفت (۲۷)

خوش کن لمحات والی رات گذر گئی ہے، وہ لمحے شب قدر کی طرح رخصت ہو گئے ہیں۔ اب دنیا میں اس طرح زندگی گذاریئے کہ آخرت کے سفر کے لیے تیار رہیں۔ بہترین سوار وہ ہے جو جلدی اپنا رخت سفر باندھے۔

خواجہ سعیدؒ نے (اپنے والد گرمی قدر) کے وصال پر یہ اشعار (مادۂ تاریخ) کہے:

سال رحلت بیابی از خوانی

رفت قطب زماں سعید ازل (۲۸)

درج ذیل جملے سے سال رحلت کا عدد نکلتا ہے:

رفت قطب زماں سعید ازل

۶۸۰+۱۱۱+۹۸+۱۴۴+۳۸=۱۰۷۱

اپنے والد کے وصال کے بعد چچا، خواجہ محمد معصومؒ کے پاس آئے تو یہ اشعار کہے:

سپردم بہ تو مایۂ خویش را

تو دانی حسابی کم وبیش را (۲۹)

میں نے خود کو آپ کے حوالے کر دیا پھر کمی بیشی آپ بہتر جانتے ہیں۔

ریختہ جو اردو زبان کی ابتدائی شکل ہے، میں ایک غزل یہ ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے
مسافر توں ہے اور دنیا سرائے، بھول مت غافل
سفر ملک عدم آخر تجھے در پیش آنا ہے

Marfat.com

لگاتا ہی عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سب چھوڑ جانا ہے
نہ بھائی بند ہے کوئی، نہ یار و آشنا کوئی
ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانا ہے
لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گل کیوں دوانا ہے(۳۰)

سطور بالا کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے آپ کی شخصیت علوم وفنون کے اعتبار سے کثیر الجہت تھی۔ میر صفر احمد معصومی نے ''فصیح بیان شاعر'' اور ''فقیہ عارف'' کے القابات سے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا (۳۱) تو آپ کے چچازاد بھائی خواجہ نقشبند نے آپ کے عالمانہ اور عارفانہ مقام ومرتبہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''ہمارے آباء واجداد میں جتنا کچھ علم ومعرفت اللہ نے الگ الگ لوگوں کو عطا کیا تھا وہ سب کچھ ایک عالم میں دیکھنا چاہیں تو صرف شیخ عبدالاحد کی ذات بابرکات تھی۔''(۳۲)

خواجہ اعظم کشمیری آپ کے مخلص مریدین میں سے تھے انہوں نے آپ کے احوال الشجر الخلد واثمار الاشجار میں تحریر کئے ہیں۔ اور اس کو ایک نظم میں بیان کیا ہے۔ اس میں سے یہاں پر چند اشعار نقل کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے جن سے مادہ تاریخ نکلتا ہے۔

از عمر مبارکش بادشاد بگذشت چون سال هفت و هفتاد
از وحشت این سرائے ادنے رو کرد سوئے رفیق اعلی

Marfat.com

شه باز هوائ لامکان شد ارشاد فزائی قدسیان شد

این حال که جان و دل بفرسود در بیست و ششم ز ماه حج بود

در جمعه که عید مؤمنین است تشریف وصال شاه دین است

حوران بهشت خاک راهش غلمان بصفائ دل فدائیش

رضوان ز بهشت سر کشیده امروز بکام دل رسیده

می گفت پس از هزار توصیف این بیت برائی سال تالیف

عبد الاحد آن امام قیوم احمد سیر و سعید معصوم

آراسته تخت معرفت را اظهار نمود مرحمت را

☆ آپ کی عمر مبارک کا سفر، گزر گیا جب ستتر سال مکمل ہوئے۔

☆ اسی ادنیٰ سرائے کی وحشت سے، رفیق اعلیٰ کی طرف رخ کیا۔

☆ لامکان کے شہباز بنے، قدسیوں کے رہنما بنے۔

☆ یہ وقت جب کہ دل و جان فرسودہ ہوا، ذوالحج کے مہینہ کی چھبیس تاریخ تھی۔

☆ جمعہ کے دن جو کہ مؤمنین کی عید ہوتی ہے، شاہ دین کا وصال مبارک ہوا۔

☆ جنت کی حوریں آپ کی خاک راہ ہیں، غلمان دل سے آپ کے فدائی۔

☆ رضوان نے جنت سے سر باہر نکالا، آج اپنے دل کی مراد کو پہنچے۔

☆ ہزار توصیف کے بعد، یہ شعر سال تالیف کے لیے کہے۔

☆ عبدالاحد وہ امام قیوم، احمد سیر اور سعید معصوم۔

☆ معرفت کے تخت کو انہوں نے سجایا، مرحمت کا اظہار کیا۔

Marfat.com

اور یہ بھی انہیں کا منظومہ ہے۔

خواجہ کشمیری کی ایک اور نظم

کردرحلت قطب ارشاد آنکه بود در ره حق عارفان رامستند

از نسیم فیض نشگفته گلے همچو او درباغ وحدت سرسبد

منبع اسرار ذات لم یلد مطلع انوار الله الصمد

از عنایات ازل ذاتش سعید باکمال فضل معصوم ابد

زد رقم اعظم بسال وصل او هادی دین بود شیخ عبدالاحد

☆ رحلت کر گے قطب ارشاد جوراہ حق میں عارفوں کے لیے مستند تھے۔

☆ نسیم فیض سے ایسا کوئی پھول نہ کھلا، کہ وہ باغ وحدت میں ہمیشہ رہے۔

☆ ذات لم یلد کے اسرار کا منبع، اللہ الصمد کے انوار کا مطلع۔

☆ عنایات ازلی سے دل ان کا سعید، کمال فضل کے ساتھ وہ ابدی معصوم۔

☆ اعظم نے ان کا سال وصال یوں لکھا، ہادی دین تھے شیخ عبدالاحد۔

هادی دین بود شیخ عبدالاحد ۱۱۲۶ هجری

یہ بھی خواجہ کشمیری کی نظم ہے:

چو شیخ عبدالاحد آن قطب آفاق

سفر کرد اختیار از دار دنیا

چراغ افروز بزمِ قدسیان شد

براوج چرخ مانند مسیحا

ولے از هجر آن سرخیل اقطاب

Marfat.com

بر اهل دل قیامت گشت برپا
چو پر سیدم ز اعظم سال و صلش
بگفتا رفت شاه دین و دنیا
الهی خاک پاک مرقدش باد
ضیا بخش سواد دیدۂ ما

☆ جب شیخ عبدالاحد قطب آفاق نے
☆ سفر اختیار کیا دار دنیا سے آگے
☆ اور قدسیوں کے بزم میں چراغ روشن کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔
☆ آسمان کی بلندیون پر مسیحا کی طرح
☆ لیکن اقطاب کے سرخیل کے فراق سے
☆ اہل دل پر قیامت ٹوٹ پڑی
☆ جب اعظم سے ان کا سال وصال پوچھا
☆ انہوں نے کہا شاہ دین و دنیا رحلت فرما گئے۔
☆ اے اللہ ان کے مرقد کی خاک پاک
☆ میری آنکھوں کی بینائی کے لیے ضیا بخش ہو۔ (۳۳)

Marfat.com

کحل الجواہر (تعارف)

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی کا یہ مختصر سا رسالہ ہے۔ اس میں لطائف کے حوالہ سے انتہائی اہم معلومات دی گئی ہیں پروفیسر محمد اقبال مجددی نے لطائف المدینہ میں حضرت وحدت کے حالات کے علاوہ تالیفات کا تعارف بھی دیا ہے۔ اس میں وہ ''رسالہ در بیان طریقہ احمدیہ (لطائف خمسہ) کے تحت لکھتے ہیں:

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے طریقہ سلوک کے بارے میں ہے، آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمدللہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد چوں
سالک از حجاب ہستی وخود پرستی بیرون آید درد یدۂ بصیرتش بکحل
الجواہر معرفت مکتحل گردد.....

اس کا ایک خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں ہے۔ یہ رسالہ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم کی تصحیح سے کنز الہدایات مولف شیخ محمد باقر لاہوری کے ساتھ کحل الجواہر کے نام سے بطور ضمیمہ طبع ہو گیا ہے۔

حاشیہ میں یہ معلومات دی گئی ہیں:

مولانا نعیم اللہ بہڑائچی نے معمولات مظہریہ ص ۶۶ میں رسالہ کحل الجواہر کو حضرت وحدت کا ایک مکتوب بتاتے ہوئے من وعن نقل کر لیا ہے جس کے آخر میں بعض اضافات بھی ہیں، حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد عابد سنامی کے حوال پر معاصر خطی رسالہ میں بھی ایک رسالہ ''در بیان لطائف خمسہ واصول آنہا'' کے نام سے نقل کیا گیا ہے

Marfat.com

وہ یہی رسالہ لطائف خمسہ ہی ہے۔'' (مقامات مظہری، تعلیقات ۵۶۲، طبع اول) 34

ان معلومات کا بنیادی ماخذ مکتوبات امام ربانی اور مکتوبات معصومیہ ہیں۔ یہ رسالہ بھی ان شاء اللہ حوالہ جات وتعلیقات کے ساتھ علیحدہ شائع کیا جائے گا۔ جس مخطوطہ سے اس کا ترجمہ دیا جارہا ہے اس پر Manuscript details کے عنوان سے درج ذیل معلومات دی گئی ہیں۔

Abdulahad Wahdat Sirhindi, Kuhl al-Jawahir, Istanbul, Bayazid Davlat Library, Bayazid section, inventory: 3823, ff. 18a-21b.

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

یکم محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

۲۳ ستمبر ۲۰۱۷ء

Marfat.com

حوالہ جات/حواشی

(۱) کشمی، محمد ہاشم، زبدۃ المقامات، مکتبہ انوار مدینہ، سیالکوٹ: ۱۴۰۷، ص:۴۱۶ / بدر الدین سرہندی، علامہ حضرت القدس، مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ، ۱۴۰۳ھ، جلد ۲، ص: ۲۵۳

(۲) معصوم سرہندی، خواجہ مکتوبات معصومیہ، ادارہ مجددیہ، کراچی، دفتر سوم، مکتوب: ۳

(۳) حضرات القدس جلد دوم، ص: ۲۵۳

(۴) زبدۃ المقامات، ص:۴۱۶

(۵) مکتوبات معصومیہ دفتر دوم، مکتوب: ۳

(۶) سیر وسلوک سے متعلق آپ کی بلند نگاہی کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔
باقی باللہ، خواجہ، مکتوبات (قلمی) (عکس)، کتب خانہ جامعہ ریاضی العلوم فیصل آباد، ص:۵۹
مکتوبات امام ربانی دفتر اول، مکتوب ۲۵۹، ۲۹۶، ۳۱۱۔ دفتر دوم: مکتوب ۳، ۷۱، ۹۱۔ دفتر سوم: مکتوب ۴۶، ۴۸، ۶۱، ۷۳، ۷۷، ۸۸، ۹۳۔ دفتر دوم (مکتوب ۵۵، ۹۸) اور دفتر سوم (مکتوب ۲، ۴۳، ۶۴، ۷۸، ۸۲، ۸۵، ۱۰۴) آپ کے بھائی خواجہ محمد معصوم کے یہ مکاتیب تصوف میں آپ کے مقام ومرتبہ کے عکاس ہیں۔

(۷) ملاحظہ فرمائیے سعید احمد، خواجہ، مکتوبات سعیدیہ، مرتب: خواجہ محمد فرخ، لاہور ۱۳۸۵ھ
مکتوب نمبر ۳۸، بنام شیخ ابراہیم، مدرس مدینہ منورہ
مکتوب نمبر ۸۷، بنام امام اسمعیل والی یمن
مکتوب نمبر ۶۸، بنام علمائے الحرمین الشریفین
مکتوب نمبر ۸۵، بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینہ منورہ

(۸) مکتوبات کی عمومی زبان فارسی ہے۔ بعض مکاتیب فارسی اور عربی میں لکھے گئے ہیں۔

Marfat.com

علاوہ ازیں صرف عربی زبان میں لکھے ہوئے مکاتیب بھی ملتے ہیں۔ درج ذیل مکاتیب ملاحظہ فرمائیں۔

مکتوب نمبر: ۷، ۸، ۱۶، ۲۹، ۳۰، ۸۶، ۸۹

شیخ محمد کے نام (مکتوب: ۹۷) امام ابوحنیفہؒ کے فضائل و مناقب اور حاسدین کے شبہات کے رد میں لکھا گیا۔ عربی زبان میں امام ابوحنیفہؒ پر یہ طویل خط (ص: ۱۵۸۔ ۲۱۴) اس موضوع کے ہر پہلو کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۹) بادشاہ وقت اورنگزیب عالمگیر کے نام آپ کے درج ذیل ۹ مکاتیب ہیں:

مکتوبات سعیدیہ، مکتوب نمبر ۳۷، ۳۹، ۴۰، ۴۵، ۴۶، ۶۵، ۶۶، ۸۲، ۴، ان میں ۵ مکاتیب اس کے زمانہ شہزادگی کے ہیں۔ ان خطوط میں آپ نے اسے ہندوستان مین اسلام کی زبوں حالی، اس کی ذمہ داریوں اور ترویج شریعت سے متعلق آگاہی دی ہے۔

شیخ محمد سعید کا وصال ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۱ کو دہلی سے سرہند جاتے ہوئے سنبھالکہ کے مقام پر ہوا۔ آپ کے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق کے ساتھ آپ کو سرہند میں دفن کیا گیا۔ آپ خازن الرحمۃ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کے احوال و آثار کے لیے ملاحظہ فرمایئے:۔

زبدۃ المقامات،، ص: ۴۱۵۔ ۴۲۷

حضرات القدس، جلد ۲، ص: ۲۵۲۔ ۲۸۰

روضۃ القیومیۃ، جلد اول، ص: ۴۶۳۔ ۴۷۰

شیخ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید نے آپ کے حالات پر ''لطائف المدینہ'' کے نام سے ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸ میں لکھی۔ یہ عربی نثر میں ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں ۲/ ۱۰۵۶۔ N.M:۱۹۵۷ کے تحت محفوظ ہے۔ اس مخطوط کا ملخص اردو ترجمہ مع تعلیقات حوزۂ نقشبندیہ، لاہور سے ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء میں محمد اقبال

Marfat.com

مجددی نے شائع کیا۔

(۱۰) شیخ محمد سعید کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔جن میں شیخ عبدالاحد کا پانچواں نمبر ہے۔تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۱) شیخ عبدالاحد کا شجرہ نسب اس طرح ہے:

عمر الفاروق، عاصم، حفص، عمر، عبداللہ، ناصر، ابراہیم، اسحاق، ابوالفتح، عبداللہ (اکبر)، عبداللہ (الواعظ الاصغر)، مسعود، سلیمان، محمود، نصیر الدین، شہاب الدین علی فرخ شاہ، یوسف احمد، شعیب، عبداللہ، اسحاق، یوسف، سلیمان، نصیر الدین، نورالدین، امام رفیع الدین، حبیب اللہ، محمد، عبدالحی، زین العابدین، عبدالاحد، شیخ احمد سرہندی، خواجہ محمد سعید، شیخ عبدالاحد، گویا ۳۳ واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔

(۱۲) اقبال مجددی، محمد، مقامات معصومی، ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۴ء مقامات معصومی جلد دوم، ص ۱۴۳

(۱۳) شیخ احمد سرہندی نے مکتوبات میں ایک جگہ اخوند سجاول کا ذکر کیا ہے۔(احمد سرہندی، شیخ، مکتوبات امام ربانی، ادارہ مجددیہ کراچی، دفتر سوم، مکتوب:۹۱)

مکتوبات معصومیہ میں بھی ایک خط ان کے نام موجود ہے۔(دفتر اول، مکتوب:۱۹۷)

مجددی خاندان کے اکثر احباب ان کے استاد ہیں۔فقہ کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔شرح وقایہ کا فارسی ترجمہ اور ہدایہ کی شرح کے علاوہ مسائل ضروریہ کے نام سے تصانیف کا تذکرہ ملتا ہے(مقامات معصومی (جلد ۴، ص:۳۸۹_۳۹۱)

حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں مقامات معصومی جلد اول، ص:۶۱۸_۶۲۱

(۱۴) محمد اقبال مجددی نے لطائف المدینہ کے مقدمہ میں کتب کی تفصیلات بڑی محنت سے اکٹھی کی ہیں۔اقبال مجددی، محمد، مقدمہ لطائف المدینہ، حوزہ نقشبندیہ، لاہور ۲۰۰۴ء،

Marfat.com

ص:۴۵_۶۱

کتب کی تفصیلات کے لیے درج ذیل مآخذ بھی ملاحظہ فرمائیں:

محمد احسان سرہندی، روضۃ القیومیۃ، مکتبہ نبویہ، لاہور، جلد ۳، ص:۵۶

روضۃ القیومۃ، جلد ۴، ص: ۱۲۴

مقامات معصومی، جلد ۲، ص:۵۳۸

عبدالحیؒ، مولانا، نزھۃ الخواطر (اردو) دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۶، مترجم انوارالحق قاسمی، جلد ۶، ص:۱۸۷_۱۸۸ ضروی، احمد فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، اسلام آباد جلد ۲، ۴، ۷

حسن انوشہ، دانش نامہ ادب فارسی، ادب فارسی درشبہ قارہ، تہران، ۱۳۸۰، ص: ۲۶۵۶_۲۶۵۷

(۱۵) غلام سرور لاہور، مفتی، خزینۃ الاصفیاء انصاری کتب خانہ جلد اول، ص: ۶۶۲_۶۶۳

(۱۶) مقامات مظہری، ص:۲۴۸_۲۵۲

(۱۷) شیخ مظہر جان جاناں (م: ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء) سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور شیخ ہیں، ان کے احوال، شاہ غلام علی دہلوی نے مرتب کئے۔ ان کے اردو ترجمہ اور تعلیقات کا کام محمد اقبال مجددی نے کیا ہے۔

(۱۸) خالد کردی شاہ غلام علی دہلوی کے نامور خلیفہ ہیں۔ مغرب کے اہل علم میں نقشبندی سلسلہ کے معروف صوفیہ میں سے ایک ہیں۔

(۱۹) قاضی ثناء اللہ کی شخصیت وسوانح پر تحقیقی مقالہ بعنوان ''تذکرہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی'' لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

(۲۰) مکتوبات معصومیہ دفتر سوم، مکتوب: ۱۱۷

(۲۱) مقامات معصومی، جلد ۲: ص: ۵۳۴، ۵۳۶، ۵۳۷

Marfat.com

(۲۲) ملاحظہ فرمایئے:

مکتوبات سعیدیہ، مکتوب: ۱۷، ۲۱م ۳۶، ۴۲، ۸۶

مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۱۱۹، دفتر سوم، مکتوب: ۲، ۱۴، ۱۶۸، ۲۰۵، ۲۴۸

(۲۳) انفاس العارفین، ص: ۱۹۲، ۲۲۵

(۲۴) اردو زبان کی قدیم ابتدائی شکل ریختہ کہلاتی ہے۔

(۲۵) جالبی، جمیل احمد تاریخ ادب اردو، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۷، جلد ۲، ص: ۱۲۴

(۲۶) تاریخ ادب اردو جلد ۲، ص: ۱۲۴ / مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمایئے، نجم الاسلام، دین وادب ادارہ اردو حیدرآباد ۱۹۸۹ء، ص ۹۹، ۱۱۸، ۱۱۶ / تذکرہ روز روشن، ص ۶۹۰

(۲۷) مقامات معصومی، جلد ۲، ص: ۵۴۱

(۲۸) مقامات معصومی، جلد دوم، ص: ۴۸۰

(۲۹) مقامات معصومی، جلد دوم، ص: ۴۸۰

مزید اشعار کے لیے اسی جلد کا ص: ۲۲، ۵۳۳، ۵۳۳ ملاحظہ فرمائیں۔

علاوہ ازیں صباء، مولوی محمد مظفر حسین، تذکرہ روز روشن، تصحیح وتحشیہ محمد حسین دکن، انتشارات کتابخانہ رازی، تہران، ۱۳۴۳، ص: ۶۹۱

(۳۰) تاریخ ادب اردو، جلد ۲، ص: ۱۲۳

(۳۱) مقامات معصومی، جلد ۲، ص: ۲۲

(۳۲) قاسمی، احمد ندیم، (مدیر) سہ ماہی ''فنون'' لاہور، شمارہ ۲، جلد: ۴، دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۴۲ محمد اکرم چغتائی کا مضمون بعنوان ''مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ'' ص: ۲۳۷، ۲۴۵ یہاں تک کے مندرجات کے لیے ملاحظہ فرمائیں (فکر ونظر، جلد ۴۶، جنوری، مارچ ۲۰۰۹ء ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد)

(۳۳) حاجی محمد فضل، عمدۃ المقامات، ترکی، ص ۲۴۷۔۲۴۸

کحل الجواہر کا ایک ترجمہ کنز الہدایات کے ترجمہ کے ساتھ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا، صوفی غلام سرور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں علامہ ظہور احمد جلالی نے یہ ترجمہ کیا۔

(۳۴) لطائف المدینہ صفحہ ۵۲، تحقیق پروفیسر محمد اقبال مجددی

Marfat.com

سلسلہ مجددیہ کے طریق سلوک کی کیفیت کا ذکر اور لطائف عشرہ کا بیان

حضرت شیخ عبدالاحد دلیل اللہ الصمد کے اس باب میں چند انتہائی متین مکتوبات ہیں جو کحل الجواہر سے موسوم ہیں اسے بعینہ دیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفے اما بعد

جب سالک ہستی اور خود پرستی کے حجاب سے باہر آجاتا ہے اور اس کی باطنی آنکھ کحلل الجواہر کی معرفت سے سرگین ہو جاتی ہے تو آیہ کریمہ وفی انفسکم افلا تبصرون کے مطابق اپنی بصیرت سے ان نشانیوں کا مشاہدہ کر لیتا ہے جو اس میں ودیعت رکھی گئی ہیں اس کے بعد بارگاہ قدس سے اس قالب انسانی میں ودیعت کی گرد نشانیوں اور حقائق میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے بمقتضائے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ان کو دھیان اور توجہ سے سنا جائے۔

جاننا چاہئے کہ انسان جو کہ عالم صغیر ہے دس اجزاء سے مرکب ہے جن کے اصول (جڑیں) عالم کبیر میں ہیں اور عالم کبیر عبارت ہے مجموعہ کائنات سے عالم خلق ہو امران میں سے پانچ عالم امر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں قلب، روح، سر، خفی اور اخفی اور پانچ عالم خلق سے ہیں اور وہ نفس اور عناصر اربعہ ہیں جس طرح ان عناصر کے اصول (جڑیں) عالم خلق میں ہیں اسی طرح لطائف خمسہ مذکورہ کے اصول عالم اُمر میں ہیں جو کہ عبارت ہے فوق العرش سے اور لامکان میں متحقق ہے۔ اور عرش مجید سے اوپر اور باقی اصول سے نیچے اصل قلب ہے اور اسی لیے قلب کو عالم خلق اور عالم امر کے درمیان

Marfat.com

برزخ کیا گیا ہے کیونکہ عالم خلق کی انتہا عرش مجید ہے اور کیونکہ عرش عالم خلق کی انتہا ہے وروہاں سے آگے عالم اَمر شروع ہوتا ہے اس لحاظ سے عرش کو بھی بزرخ کہا گیا ہے۔

اور اصل قلب سے اوپر اصل روح ہے اور اس سے اوپر اصل سرّ اور اس سے اوپر اصل خفی اور اس سے اوپر اصل اخفی ہے جب حق جل وعلیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق انسان کو اس ترکیب سے بنانا چاہا تو اس کا قالب (ڈھانچہ) بنانے کے بعد لطائف خمسہ میں ہر ایک کا تعلق ورشتہ اس عنصر جسمانی سے جوڑ کر فوق العرش سے انہیں ہر ایک کے مناسب اور خاص مقام میں اتارا اور وہاں متمکن کر دیا۔

لطیفہ قلب کو اس لوتھڑے (دل) میں جگہ دی جو بائیں پستان کے نیچے واقع ہے جسے قلب صنوبری کہتے ہیں اور اسے قلب صنوبری اس لیے کہتے ہیں کہ یہ صنوبر پھل کی طرح مقلوب ہوتا ہے اور اس لطیفہ کا اصل الاصل حق تعالیٰ کی صفت اضافیہ ہے اور (صفت اضافیہ) عبارت ہے فعل وتکوین (الٰہی) سے اور اس لطیفہ کا کمال یہ ہے کہ سالک حق جل وعلیٰ کے فعل میں فانی ومستھلک ہو جائے گا اور اسی فعل سے بقا حاصل کرے گا اور اس دوران سالک خود کو مسلوب الفعل پائے گا اور اپنے افعال کو حق جل وعلی سے منسوب کرے گا اور فنائے قلب اور تجلی فعل اسی مقام کے لیے کنایہ ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ (دل کو) غیر حق سے کوئی علمی وجبی تعلق نہیں رہا ہے اور ماسوئ اللہ کو بالکل فراموش کر دیا ہے حتیٰ کہ اگر سالہا سال کوشش کرے ایک لمحہ کے لیے بھی ماسوی کو یاد نہ کر سکے گا اس وقت جب علم اشیاء اس سے زائل ہو گیا ہے محبت اشیاء بطریق اولیٰ زائل ہو گئی ہے۔

جب سالک فنائے قلب سے مشرف ہو جاتا ہے اولیاء کی جماعت میں داخل

Marfat.com

ہوجاتا ہے اور اس (فنائے قلب) کا حصول تب تک ممکن نہیں جب تک کہ سالک دائر
امکان ''یعنی فرش سے عرش تک اور عرش سے لے کر عالم امر تک'' اور مراتب عشرہ جن
کا ذکر صوفیہ علیہ نے کیا ہے، کو مکمل طے نہیں کر لیتا۔ اور لطیفۂ نور قلب زرد روشنی
اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور
سالک اس مشرب کا ہو اس کا وصول بارگاہ قدس تک اسی لطیفہ سے ہوگا ہے ہاں سوا
کسی پیر کامل کی کشش وقسر کے۔ اس مشرب والے میں ان ولایات پنجگانہ میں
ایک درجہ حاصل کرنے کی استعداد ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ کوئی قاسر ہو جو قسر کر دے۔

لطیفہ روح چونکہ الطف (لطیف تر) ہے اور مقام قلب سے زیادہ مناسب رکھ
ہے اس بنا پر اسے سینہ کے دائیں جانب پستان کے نیچے جگہ دی گئی۔ اور اس لطیفہ
اصل الاصل حق تعالیٰ کے صفات ثبوتیہ ہیں جو ذات اقدس سے ایک قدم نزدیک
ہیں۔ سالک اس لطیفہ میں (جو کہ تجلی صفات سے مربوط ہے) فنا کے حصول کے بعد خو
کو اپنے آپ سے مسلوب پاتا ہے بلکہ جناب قدس سے منسوب ہو جاتا ہے اس لطیفہ کے
نور کو نور سرخ بتایا جاتا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے زیر قدم ہے اور جو ابراہیمی مشرب ہے اس کا جناب قدس تک وصولِ فنائے
قلب کے درجات طے کرنے کے بعد اسی لطیفہ سے ہوگا اور اس مشرب والے کو مراتب
قلب طے کرنے کے بعد ولایات پنجگانہ کے درجات میں دو درجوں کے حصول کی
استعداد پیدا ہوگی الا یہ کہ کوئی قسر کرنے والا قسر کر دے۔

لطیفہ سرّ روح سے بھی الطف (لطیف تر) ہے اس کی جگہ سینہ کے درمیان ذر
بائیں ہٹ کر ہے اور اس (لطیفہ) کا اصل الاصل شیونات ذاتیہ ہیں جو کہ صفات میں

Marfat.com

مزید ایک قدم حضرت حق سے قریب تر ہیں اس لطیفہ میں فنا کا حصول شیونات ذاتیہ کے تجلی سے ہوگا اور اس لطیفہ کے نور کو سفید نور بتایا گیا ہے اور اس لطیفہ کی والایت حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور جو کوئی موسوی مشرب ہو اس کا وصول جناب قدس تک اسی لطیفہ سے ہوگا البتہ یہ سابقہ لطائف کو طے کرنے کے بعد ہوگا اور اس مشرب والے کو (مراتب طے کرنے کے بعد) لطائف کے پانچ مراتب ہیں سے تین درجات کے حصول کی استعداد حاصل ہوتی ہے مگر یہ کہ کوئی قاسر قسر کرے۔

لطیفہ خفی یہ سرّ سے (بھی) الطف (لطیف تر) ہے اس کو روح اور وسط سینہ کے درمیان جگہ دی گئی ہے اور اس لطیفہ کی اصل الاصل صفات سلبیہ تنزیھیہ ہے جو کہ شیونات ذاتیہ سے بالا ہیں اور اس لطیفہ کے فنا کا حصول اسی صفت کی تنزیہ تک وصول سے ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے نور کو نور سیاہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لطیفہ کی ولایت حضرت عیسیٰ علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور جو کوئی اس مشرب کا ہو ذات اقدس کی طرف اس کا راستہ سابقہ لطائف طے کرنے کے بعد اسی لطیفہ سے ہوگا الا یہ کہ کوئی قاسر قسر کر دے۔ اس مشرب والے کو لطائف کے پنجگانہ مراتب میں سے چار مراتب کے حصول کی استعداد حاصل ہے۔

لطیفہ اخفی عالم امر کے لطائف میں سب سے زیادہ الطف، احسن، اجمل اور حضرت حق سے اُقرب ہے، اس کا مقام وسط سینہ میں ہے جو کہ مرکز ہے اور حضرت حق سے مناسبت تام رکھتا ہے اور اس لطیفہ کا اصل الاصل ایک مرتبہ ہے جو مرتبہ تنزیہی اور مقام احدیت کے درمیان برزخ کی طرح ہے اور اس لطیفہ کے فنا کا حصول بھی اسی مرتبہ مقدسہ کی تجلی سے مربوط ہے اور اس نفیس لطیفہ کے نور کی نشانی سبز نور بتائی گئی ہے اس

Marfat.com

لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اور اس اعلیٰ مشرب والے کو ذاتاً تمام مراتب ولایت پنجگانہ کے حصول کی استعداد حاصل ہے اور میں نے حضرت قطب الاقطاب کی الہام ترجمان زبان سے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا غلس (آخر رات کی تاریکی) میں نماز فنائے اخفی کے لیے ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عالم امر کے ان پانچ لطائف کا عروج ولایت کبری، جو کہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے، کے دائرہ اولیٰ، تک ہوتا ہے اور جب معاملہ اس دائرہ سے گزر جائے اور اصل الاصل کے سیر میں داخل ہو جائے تب واسطہ نفس کے ساتھ پڑتا ہے اور (اس وقت) نفس فنائے اتم و بقائے اکمل، شرح صدر اسلام حقیقی، حصول اطمینان و یقین اور مقام رضا سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر سیر ولایت علیا میں آ جائے تب معاملہ تین عناصر ناری ہوائی اور مائی (آتشی بادی اور آبی) سے پڑتا ہے اور اگر وہاں بفضل خدا تعالیٰ ترقی کا شرف حاصل ہو جائے تو کمالات نبوت میں سیر واقع ہو جائے گی اور پھر معاملہ اجزائے ارضی سے ہو جائے گا اور اگر وہاں (بھی) ترقی ہو جائے چاہے ترقی کمالات رسالت میں ہو چاہے حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن اور حقیقت صلوٰۃ میں ہو تمام کمالات فردا فردا حاصل ہونے کے بعد معاملہ ماہیت وحدانی سے ہو جاتا ہے جو کہ اجزاء عشرہ عالم خلق اور عالم امر کا مجموعہ ہے اس کے بعد معاملہ ہم اور آپ کے فہم و عقل سے برتر ہو جاتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ محض اپنی بے انتہا عنایت سے تمام کمالات سے بطور اتم بہرہ مند فرما دیتا ہے انہ قریب مجیب۔

بحمد اللہ سبحانہ حضرات عالی درجات قدسنا اللہ باسرارھم العالیۃ کے طفیل ان

Marfat.com

مذکورہ معاملات میں جو دیگر معاملات سے اتنے بلند و عالی ہیں جتنا کہ زمین سے آسمان، بقدر استعداد بلکہ اس سے بڑھ کر کہیں زیادہ کرم ہوا اور اس ذرہ کو خاک ندامت و مذلت سے اٹھا کر آفتاب کے برابر بلند کر دیا اس کرم پر اگر ہزار سال لاکھ زبانوں سے انتہائی ادب سے شکریہ ادا کروں تو ایک ہزارواں حصہ بھی ادا نہیں ہوگا۔ قل الحمد اللہ و المنة کما یلیق بشانه و یجری و السلام علیٰ رسوله و اله و صحبه البررة التقیٰ۔

اس قسم کے اُمور کے ذکر سے اگرچہ فخر و مباہات کا ترشح ہوتا ہے لیکن شکر نعمت اور خاص مخلص احباء کے لیے جوان اسرار سے واقف ہیں اور ان آثار کے مشاق اور اخیار کے لیے ذکر کیا۔ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمت سیدنا محمدٍ النبی الامی العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس مکتوب کے آخر میں یہ فائدہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مشائخ کرام کی یہ عادت ہے کہ سالک مبتدی کو دل سے ذکر (ذکر قلب) کرنے میں لگا دیتے ہیں تا کہ اس میں ذکر کا جوہر اور ملکہ پیدا ہو جائے۔ اور اس کے بعد ذکر روح میں مصروف کر دیتے ہیں اور اس کے بعد ذکر اخفی پر اور اس کے بعد ذکر نفس پر جس کا محل دماغ ہے پھر اگر اس کے بعد چاہیں تو ذکر سرّ و خفی کی بھی تربیت فرما دیتے ہیں اور اس کے بعد تمام اعضاء سے ذکر کیا جاتا ہے جب تک کہ ذکر پر مکمل عبور اور تسلط حاصل ہو جائے بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ذکر قلب، ذکر روح اور اخفی پر اکتفاء کرتے ہیں اور بعض اوقات تو صرف ذکر قلب پر لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ ذکر، قلب کا جوہر بن گیا ہو اور بسا اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب سے ذکر کا غلبہ ہو گیا ہے اور تمام اعضاء میں سرایت کر گیا ہے اور بالجملہ سلوک کی منزلیں مبتدی کی استعداد کے مطابق طے کرانی چاہئیں و السلام علی من اتبع الهدیٰ۔

اس رسالہ کے مصنف قطب الواصلین وقدوۃ الکاملین ولی اللہ الصمد حضرت

Marfat.com

شیخ عبدالاحد ملقب بدلیل الرحمن بن خازن رحمت محمد سعید بن الامام الربانی حضرت احمد الفاروقی السہرندی المجدد للالف الثانی قدس اللہ اسرارہم واطلع علینا انوارہم، ہیں جوکہ گیارھویں صدی ہجری میں دارفنا سے عالم بقا تشریف لے گئے اور سرہند کی معطر خاک میں اپنے بزرگوار چچا کے مزار میں آرام فرما ہیں۔

Marfat.com

رسالہ صاحبیہ

با مقدمہ و تصحیح سعید نفیسی

مؤلف

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

Marfat.com

رسالہ صاحبیہ کے مؤلف حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی نے اس رسالہ میں اپنے شیخ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال، مقامات اور ملفوظات ذکر کئے ہیں، اس نقطۂ نظر سے یہ رسالہ نقشبندی طریقہ کی اہم کتب میں شمار ہوتا ہے۔ سعید نفیسی نے اس رسالہ پر لکھے گئے مقدمہ سلسلہ نقشبندیہ اور خواجگان نقشبندیہ کے بارے میں اہم معلومات فراہم کی ہیں، یہ متن ایران کے رسالہ فرہنگ ایران زمین جلد اول میں شائع ہوا۔ اسی کو بنیاد بنا کر اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ ترجمہ میں ابھی اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ یہ ترجمہ مع حواشی عنقریب علیحدہ شائع کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ

لندن سے جناب امجد جاوید کا شکریہ جن کے توسط سے یہ متن دستیاب ہوا۔

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

یکم محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

۲۳ ستمبر ۲۰۱۷ء

Marfat.com

رساله صاحبیه

با مقدمه و تصحیح سعید نفیسی

مقدمه:

یکی از سنن بسیار پسندیدهٔ مشایخ تصوف ایران کتابهاییست که باصطلاح در مناقب و مقامات یک دیگر نوشته اند ـ کلمهٔ (مقامات) در اصطلاح ایشان یعنی شرح آنچه از شیخی دیده اند و یا از زبان او شنیده اند ـ گاهی این کتابها شرح احوال چند تن از مشایخ یک طریقه است و عدهٔ بسیاری از آنها داریم که در ایران و هندوستان بزبان تازی ولی بیشتر بزبان پارسی تألیف کرده اند ـ این کتابها با همهٔ اهمیت فوق العاده ای که دارند باز در برابر کتابهای نوع دوم که اینک برمی شمارم چیزی نیستند، زیرا که قهراً آنچه دربارهٔ هریک ازین مشایخ نوشته شده، بیشتر مختصر ست و نه تنها جزئیات زندگی او در آن کمتر هست و ازین حیث فایدهٔ آن برای تاریخ کمترست بلکه اقوال آن شیخ را کمتر در آن آورده اند و از نظر تاریخ فلسفه و تصوف که شعبه ای از آنست و تاریخ زبان فارسی فواید آن کمترست ـ

اما کتا بهای نوع دوم که قطعا مهم ترین ذخایر زبان فارسی وبزرگترین غنایمیست که از روزگاران گذشته بما رسیده کتابهاییست که مستقلا چه در زمان همان شیخ و چه بعدها در جزئیات احوال وی نوشته شده وبجز عبدالقادر بغدادی که دربارهٔ او چند کتاب بهمین روش بزبان تازی

Marfat.com

نوشته شده آنچه در بارهٔ صوفیهٔ ایران وهندوستان وماوراء النهر نوشته اند بزبان فارسیست۔ گاهی ابن کتا بها بسیار مفصل وگاهی هم رسالهٔ مختصریست۔ اگر بخواهم فهرستی ازین کتابها ورسایل اینجاضبط کنم سخن بسیار درازمی شود۔ روی همرفته برای عدهٔ کثیر از مشایخ تصوف ازین گونه کتابها هست که متأسفانه عده بسیار کمی از آنها چاپ شده وحال آنکه چاپ این کتابها واجبترین کارهای ادبی وتاریخی ما بوده است معروف ترین کتابهائی که درین زمینه داریم درمقامات ابوالحسن خرقانی وابوسعید ابوالخیر وروزبهان بقلی و عبدالقادر گیلانی و ابو اسحق کازرونی ومولانا جلال الدین بلخی وبهاء الدین نقشبندو ابویعقوب یوسف همدانی و مودود چشتی وعلاء الدولهٔ سمنانی و میرسیدعلی همدانی و عبیدالله احرار و احمد جام ژنده پیل و خواجه محمد پارسا وعلاء الدین عطار و شاه نعمة الله ولی وصفی الدین اردبیلی وسعد الدین کاشغری وامیر سید کلال بخاری و نورالدین عبدالرحمن جامی از مشایخ ایران و ماوراء النهر و معین الدین سکزی و فریدالدین گنج شکر یا شکر گنج و نظام الدین اولیا و میر سید محمد گیسو دراز و شاه ولی الله محدث دهلوی وامام ربانی مجدد الف ثانی و شرف الدین یحیی منیری وعده کثیر دیگر از مشایخ هندو ستانست و گاهی دربارهٔ یک تن کتابهای متعدد نوشته اند۔

فایدهٔ عظیم این کتابها برای تاریخ اینست که مؤلفان آنها زندگی عامهٔ مردم هر عصری را با کمال امانت و صداقت وبی آنکه کمترین تملق

Marfat.com

واغلاق و قلب و تغییری در آن راه داده باشند برای ما گذاشته اند۔ امروز دانشمندان جهان تاریخ هر عصر و دیاری را شرح زندگی عامهٔ مردم آن دیار می دانند و نه شرح جنگها و زندگی پادشاهان و حکومتها و دربارها۔ در هر عصری در برابر یک شاه و چند درباری هزاران و میلیونها مردم دیگر زندگی کرده اند و ما می خواهیم از زندگی آنها باخبر باشیم، زیرا آنها جامعه را و کشور را فراهم کرده اند نه یک تن مرد جابر و چند حاشیه نشین و مزاج گوی درباری۔ یگانه اسنادی که برای این نتیجهٔ عالی و مقدس لازم داریم همین کتابهاست که در راست گویی و حق پرستی نویسندگان آنها اندک شک و تردید در میان نیست۔

سود عظیم دیگری که از این کتابها میبریم سود ادبیست زیرا که این کتابها را تقریباً همیشه کسانی که در همان عصر می زیسته اند نوشته اند و ساده ترین زبان محاورات و مشافهات همان عصر را برای ما گذاشته اند و اینها بهترین اسناد دست نخورده و تباه نشدهٔ ادبیات ماست۔ اگر هم کسی در عصری که پس از زمان آن شیخ بوده است نوشته باشد باز از روی اسناد معاصر او ترتیب داده و این فایدت عظیم ادبی از آن بیرون نرفته است۔

از جملهٔ رسایل خردتری که درین زمینه بدستست رسالئیست (بنام صاحبیه) در مناقب و مقامات خواجه ابو یعقوب یوسف همدانی عارف مشهور که مرید و جانشین معروف او خواجه عبدالخالق غجدوانی نوشته است و در این صحایف انتشار می یابد۔

Marfat.com

ابو یعقوب یوسف همدانی و عبدالخالق غجدوانی هردو ازآن طریقهٔ معروفی هستند که بعدها بهاء الدین نقشبند آنرا تکمیل و تهذیب کرده واز آن زمان بنقشبندیان یا نقشبندیه معروف شده اند ویکی از بزرگترین حلقه هایِ تصوف را تشکیل داده و قرنها در آسیای مرکزی و ماوراء النهر وافغانستان و ترکستان و هندوستان وعراق وایران و ترکیه وشمال افریقا دستگاه بسیار وسیعی را گردانیده اند که قطعاً وسیع ترین دستگاه تصوف ایران بوده و هنوز هم عده کثیر از صوفیهٔ این کشورها از همان طریقه اند، منتهی درهندوستان در پایان قرن دهم و آغاز قرن یازدهم پیشوای بزرگی درین سلسله پیدا شده است که احمدبن عبدالاحد فاروقی نقشبندی کابلی سرهندی نام دانشته و در ۱۰۳۵ درگذشته وچون در آغاز هزاره دوم تاریخ هجری زیسته است اورا "مجددالف ثانی" لقب داده اند وازآن روز طریقه ای دیگر درمیان نقشبندیان پیدا شده که بمناسبت همین لقب آنها را (مجددی) گفته اند و اینک در پاکستان و هندوستان وافغانستان بسیارند۔ درپایان قرن دوازدهم درمیان کردان ایران وعراق و عثمانی نیز یکی از پیشوایان نقشبندیان می زیسته که ضیاء الدین خالد بغدادی سلیمانی عثمانی نام داشته وبیشتر ساکن دمشق بوده و اوهم طریقه ای دیگر رواج داده که بمناسبت نام وی بخالدی معروفندو امروز نقشبندیان کردستان ایران وعراق وسوریه وترکیه ازآن سلسله اند۔

درمیان مشایخی که پیش از بهاء الدین نقشبند آمده اند عده ای

Marfat.com

هستند که اسلاف او بوده اند و چون بعد ایشان را درین طریقه خواجه لقب داده اند مجموع آنهارا خواجگان و سوابق این طریقه را طریقهٔ خواجگان نام گذاشته اند۔ بهاء الدین محمد بن محمد بخاری نقشبند دردهی بنام قصر عارفان دربیرون شهر بخارا در محرم ۷۱۸ ولادت یافته و در همانجا در شب دوشنبه ۳ ربیع الاول ۷۹۱ در گذشته واینک مزارش درهمانجا معروفست۔ طریقهٔ وی بایزید بسطامی عارف مشهور ایران می رسد و در میان وی و بایزید بسطامی پانزده تن مشایخ بوده اند که جانشین یکدیگر شده اند و آنهارا خواجگان می گویند۔ بدین گونه: بایزید بسطامی، ابوالحسن خرقانی، ابوعلی رودباری، ابوعلی کاتب، ابوعثمان مغربی، ابوالقاسم گرگانی، ابوعلی فارمدی، ابویعقوب یوسف بن ایوب همدانی، حسن انداقی، احمد یسوی، عبدالخالق غجدوانی، عارف ریو گری، محمود الخیر فغنوی، علی رامتینی خواجه عزیزان، محمد بابا سماسی، امیر سید کلال، بهاء الدین نقشبند۔ از بایزید بسطامی طریقهٔ دیگری هم منشعب شده است که بمناسبت نام بایزید که طیفوربن عیسی بن آدم بن سروشان بوده است آنهارا طیفوریه گفته اند۔ دربارهٔ بایزید بسطامی وعصرزندگی اوسخن بسیار هست که باختصار نمی توان از عهدهٔ آن برآمد۔

خواجه ابو یعقوب یوسف بن ایوب همدانی که این رسالهٔ (صاحبیه) درمقامات وی نوشته شده چنانکه گذشت مرید و جانشین شیخ

Marfat.com

ابوعلی فضیل ابن محمد فارمدی طوسی در گذشته در ۴۷۷ بوده است و درضمن سفرهایی که کرده از ابو اسحق فقیه شیرازی و عبدالقادر گیلانی وعبدالله جوینی و حسن سمنانی نیز بهره مند شده است و بر طریقهٔ حنفی میزیسته، در ۴۴۰ بجهان آمده و درراه هرات بمرو در روز پنجشنبه ۸ محرم ۵۳۵ از جهان رفته وقبرش درمرو بوده است و وی چهار خلیفه داشته که پی در پی بجای او نشسته اند: خواجه عبدالله برقی، خواجه حسن انداقی، خواجه احمدیسوی و خواجه عبدالخالق غجدوانی۔ وی در ۱۸ سالگی از شهر خود بغدادرفته وسپس در اصفهان و آذربایجان و بخارا نیز دانش آموخته و مدتی هم در سمرقند و هرات زیسته است۔ درهمین رسالهٔ صاحبیه نسب وی بچهل و چهار پشت بکیومرث و بچهل و شش پشت بآدم و بشش بشت بابو حنیفه می رسد۔ حاجت بتاکید نیست که این گونه نسب نامه هاسست و ساختگیست۔

خواجه عبدالخالق بن عبدالجمیل غجدوانی ازمردم غجدوان، بوده (بضم غین و سکون جیم وضم دال وفتح واو) که قریهٔ بزرگی بوده است در شش فرسنگی بخارا وهفته بازار معروفی داشته، پدرش دانشمندی بزرگ و بعبدالجمیل امام معروف بوده و نسبش بامام مالک بن انس می رسیده، اما دربرخی از کتابها نامش رابخطا عبدالجلیل ضبط کرده اند۔ وی نخست در شهر ملاطیهٔ روم در آسیای صغیر می زیسته وگویند در آنجاخضر پیامبروی را بولادت این پسر مژده۔ داده واین

Marfat.com

دلیلست برینکه وی در ملاطبه ولادت یافته است۔ اماچنانکه پس ازین معلوم خواهدشد خضر نام یکی ازمعاصران پدرش بوده است۔

پدرش پس از چندی بما وراء النهر رفته و درآنجا ساکن شده است۔ اما برخی ولادت وی را در غجدوان و برخی در بخارا ضبط کرده اند۔ نخست در بخارا دانش آموخته و گویند بر استاد خود امام صدر الدین که از بزرگان دانشمندان بود تفسیر میخواند، چون بدین آیت رسید که: (ادعوا ربکم تضرعاو خفیة انه لایحب المعتدین) از استاد خود پرسید که حقیقت این خفیه و طریقهٔ آن چیست؟ اگر خواننده بلند بخواند ویا درهنگام خواندن اعضای خود را بجنباند دیگری از آن آگاه می شود و اگر در دل خود ادا بکند بحکم حدیث (الشیطان یجری من آدم مجری الدم) آگاه می شود۔ استاد گفت این علم لدنیست، اگر خدای خواسته باشد از اهل الله کسی بتو می رسد و ترامی آموزد و خواجه هم چنان منتظر بود تا اینکه خضر باورسید و وقوف عددی برو تلقین کرد۔ خواجه جلال الدین محمد پارسا پیشوای معروف نقشبندیان درگذشته در ۸۲۳ در کتاب معروف فصل الخطاب (چاپ تاشکند، ۱۳۳۱، ص ۵۱۸۔۵۲۰) دربارهٔ وی می گوید: (آن شیخ علی الاطلاق و آن قطب باستحقاق، آن مطلع انوار و آن منبع اسرار، آن مکاشف بحقایق معانی خواجه عبدالخالق غجدوانی، قدس الله روحه، روش ایشان در طریقه حجتست و مقبول همهٔ فرق اند، علی الدوام درراه صدق و صفاومتابعت شرع و سنت مصطفی، صلی الله علیه

Marfat.com

وسلم و مجانبت بدعت وهوی کوشیده اند وروش پاک خودرا ازنظر اغیار پوشیده، نقلست که روزی از ایام عاشورا جماعت انبوه درخدمت خواجه، قدس الله تعالی روحه، نشسته بودند و ایشان درمعرفت سخن میگفتند۔ ناگاه جوانی درآمد، برصورت زاهدان، خرقه دربروسجاده برکتف ودر گوشه ای بنشست۔ حضرت خواجه باو نظر کردند۔ بعداز ساعتی آن جوان که برصورت زاهدان درآمده بود برخاست و گفت: رسول الله، صلی الله علیه وسلم فرموده است که: (اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنورالله عزوجل)، سراین حدیث چیست؟ خواجه، رحمه الله، فرمودند که سراین حدیث آنست که زناربری و ایمان آوری۔ آن جوان گفت: نعوذ بالله که مرازنار باشد۔ خواجه، رحمه الله، بخادم اشارت کردند۔ خادم برخاست وخرقه از سرآن جوان برکشید، درزیر خرقه زناری پیداشد۔ آن جوان ترسادر حال زنار راقطع کردو ایمان آورد۔ خواجه، رحمه الله، فرمودند: ای یاران، بیائید تامانیزبرموافقت این نوعهد زنارها راقطع کنیم وایمان آوریم، چنانکه او زنار ظاهر قطع کرد مانیز زنار باطن را، که عُجب عبارت از آنست، ببریم، چنانکه او آمرزیده شدمانیز آمرزیده شویم۔ حالی عجیب بریاران ظاهر شد، درقدمهای خواجه میرفتند وتجدید توبه می کردند۔ نقلست که درویشی درنظر خواجه، رحمه الله، می گفت: اگر خداوندتعالی مرامخیر گرداندمیان بهشت ودوزخ، دوزخ اختیار می کنم که درهمهٔ عمر خود بمراد نفس خود نرفته ام و درآن حال

Marfat.com

بهشت مراد نفس من خواهد بود و دوزخ مراد حق سبحانه خواجه این سخن راردکردند و فرمودند که: بنده را باختیار چه کار؟ هر کجا گوید رو، رویم وهر کجا گوید باش، باشیم بندگی اینست، نه آنکه تومی گویی۔ آن درویش گفت: شیطان را بر روندگان راه هیچ دست باشد؟ خواجه، رحمه الله، فرمودند: هر رونده ای که بسر فنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست یابد، اما آن رونده که بفنای معنی رسیده باشد اوراخشم نبود، غیرت بود وهر کجا که غیرت بود شیطان از آنجا گریزد و این چنین صفت آن کسی رامسلم شود که روی براه حق دارد و کتاب خدای، عزوجل، رابدست راست گیرد و سنت رسول را، صلی الله علیه وسلم، بدست چپ گیرد ودر میان این دوروشنایی راه را سلوک کند۔ نقلست که مسافری از راه دور بحضرت خواجه آمده بود۔ ناگاه جوانی خوب صورت پیش خواجه، رحمه الله، درآمد ودعادر خواست، خواجه، رحمه الله، دعافرمودند۔ آن جوان از پیش ایشان ناپیدا شد۔ آن مسافر، که از راه دور آمده بود پرسید: این جوان چه کسی بود، که از شما دعا درخواست وچون شمادعافرمودید ناپیدا شد؟ خواجه رحمه الله، فرمودند که آن جوان فرشته بود که مقام او در آسمان چهارم بود، بسبب تقصیری که ازو درو جود آمده بود حق تعالیٰ اورا ازمقام او دور کرده بود و بآسمان دنیا فرستاده، بافرشتگان دیگر گفت: چکار کنم که حق تعالی باز مرا بهمان مقام رساند؟ فرشتگان اورا باین جانشان دادند، بآن نشان آمده ازمادعادر

Marfat.com

خواست کرده، مانیز دعا گفتیم۔ حق تعالی دعای مارا درحق او اجابت فرمود و او را بمقام خود باز رسانید مسافر گفت که: خواجه مرا بدعای ایمان مدد کنید، باشد که از این زاد گاه شیطان جان بسلامت برم، خواجه رحمه الله، فرمودند وعده اینست که هر که بعد از ادای فرایض هر دعایی که گوید مستجاب شود، تو بر کار باش و مارا بعد از ادای فرایض بدعا یاد کن ومانیز ترا یاد کنیم، باشد که درین میان اثر اجابت ظاهر شود، هم درحق تو وهم درحق ما)۔

از کرامات دیگری که در بارهٔ وی آورده اند اینست که گویند که درجوانی خضروی رابفرزندی پذیرفته و اورا گفته است درحوض آب رود و دردل بگوید: لا اله الا الله، محمد رسول الله و چون وی چنین کرده وسبق را آموخته و بکار مشغول شده گشادی یافته است و از آغاز تاپایان کار در نزد همهٔ مردم مقبول بوده است، وپس از آن خواجه یوسف همدانی ببخارا رفته وعبدالخالق صحبت وی را دریافته است۔ خود در رسالهٔ صاحبیه که در سال ۶۰۰ تألیف کرده چنانکه پس ازین خواهد آمد مطالبی در این زمینه آورده است۔

جامی در نفحات الانس می گوید که عبدالخالق در ولایت بپایه ای رسید که دریک وقت نماز بکعبه می رفت و می آمد و در ولایت شام او را مریدان بسیار پدید آمد و خانقاه و آستانه پیدا شد و مدتی خلق را ارشاد می کرد۔ از آنچه وی دربارهٔ خویشتن گفته است معلوم می شود که درهمدان

Marfat.com

وهرات وسمرقند وبخارا زیسته است و درپایان زندگی درغجدوان بوده و همانجادر گذشته است۔ داراشکوه درسفینة الاولیاء رحلت وی را بسال ۵۷۵ نوشته ومؤلف خزینة الاصفیاء این قطعه را دربارهٔ وی سروده است:

عبد خالق غجدوانی شیخ حق رفت از دنیا بفردوس برین

انتحالش (آفتاب کامل) است هم بفرما (مطلع نور یقین)

باز (محبوب نبی مجتبیٰ) نیز (تاج الاولیاء مهدی دین)

جملهای (آفتاب کامل) و (مطلع نور یقین) و (محبوب نبی مجتبی) و (تاج الاولیامهدی دین) همه بحساب جمل ۵۷۵ می شوند امابایددر نظرداشت که مؤلف خزینة الاصفیا ازمتأخران بوده وازروی تاریخی که درکتابها یافته این قطعه راسروده است۔ دربرخی کتابهای دیگر تاریخ درگذشت او را ۶۱۷ نوشته اندوقطعاً این تاریخ درستست، زیرا که مرشد او ابویوسف همدانی در ۵۳۵ درگذشته وچون وی سالها پس ازو زنده بود و خلیفهٔ چهارم وی بود وپس ازمرگ ابویوسف حسن انداقی واحمد یسوی پیش ازو مقام شیخوخت داشته اندمی بایست مدت مدیدی پس ازو زنده مانده باشد، چنانکه حسن انداقی در ۵۵۲ واحمد یسوی در ۵۶۲ درگذشته اندومی بایست هردوپیش ازو رحلت کرده باشند تامقام ارشاد بوی رسیده باشد۔ ازهمه گذشته خود درهمین رسالهٔ صاحبیه دوجا تاریخ سال ۶۰۰ را آورده وپیداست که پس از سال ۶۰۰ هم زنده مانده است۔ خواجه عبدالخالق را چهار خلیفه بوده است: خواجه احمد صدیق،

Marfat.com

خواجه اولیاء کبیر معروف باولیاء کلان، خواجه سلیمان کرمینی، خواجه عارف ریوکری واین هرچهار از بزرگان مشایخ نقشبندیان شده اند۔ وی را درتصوف مولفاتیست، از آن جمله وصیت نامه ایست که خطاب بخواجه اولیاء الله کبیر خلیفهٔ دوم خود نوشته و قسمتی از آنرا فخر الدین علی بن حسین کاشفی متخلص بصفی در کتاب رشحات عین الحیوة درشرح حال وی آور ده است و نیز قسمت کو چک تری درمجموعه ای بعنوان مجموعهٔ مسائل سلوک طریقهٔ نقشبندیه درمطبع مفید دکن چاپ شده است، دوم همین رسالهٔ صاحبیه است که درین اوراق انتشار می یابد۔

وی شعر فارسی نیز می سروده ومانند بسیاری ازمشایخ صوفیه تنها رباعیاتی ازو مانده و آنچه بنام وی معروفست بدین گونه است:

گردر دلت از کسی شکایت باشد
درد دل تو ازو بغایت باشد
زنهار بانتقام مشغول مشو
بد را بدی خویش کفایت باشد

★★★

رو در صف دوستان ماباش و مترس
خاک در آستان ماباش و مترس
گر جمله جهان بقصد جانت خیزند
دل دارقوی و زان ماباش و مترس

★★★

Marfat.com

بر دوست مبارکیم وبر دشمن شوم
در جنگ چو آهنیم و در صلح چو موم
اندرته کوه غجدو ان منزل ماست
شمشیر دو رویه می زنیم تادر روم

★★★

درو یشانیم نشسته در کوه ودره
آنجاکه پلنگ وشیر ازو در گذره
پیران قوی دارم و مردان سره
هر کس که بماکج نگره جان نبره

★★★

چون می گذرد عمر کم آزاری به
چون می دهدت دست نکو کاری به
چون کشتهٔ خود بدست خود میدروی
تخمیکه نکوترست اگر کاری به

مآخذی که می توان درباره وی بدانها رجوع کرد: مجمع الفصحاء، ریاض العارفین، تذکره روزروشن، سفینة الاولیاء خرینة الاصفیاء، رشحات عین الحیوة ، نفحات الانس، فصل الخطاب، هفت اقلیم۔

آنچه درین دفتر انتشار می یابد رسالهٔ صاحبیه است که عبدالخالق

Marfat.com

غجدوانی در مقامات مرشد خود ابویوسف یعقوب همدانی نوشته است و متن آن متکی بر نسخه ایست که روز سه شنبه چهارم صفر ۱۰۶۷ بپایان رسیده است در مجلددیگر رسالهٔ دیگری خواهد آمد که در مقامات عبدالخالق غجدوانی و خواجه عارف ریوکری از مردم ریوکر از توابع بخارا متوفی در ۷۱۵ نوشته اندو نویسندهٔ آن معلوم نیست و متن آن متکیست بر نسخه ای که توأم باشرح بیتین جامی چنانکه از خط و کاغذ پیداست در آسیای مرکزی نوشته شده و میر عابدین میر عبید در ۱۸ شعبان ۱۲۹۵ ازروی نسخه ایکه تاریخ پنجشنبه ۱۸ صفر ۱۲۳۳ داشته است نوشته و نسخه بسیار پر غلطیست که پیداست کاتب آن مرد نادانی بوده و این نسخه در سفر ۱۳۳۰ که در افغانستان بودم در کابل بدستم افتاد و مراد از شرح بیتین جامی شرح دو بیت از آغاز مثنویست در بارهٔ نی که از رسایل کوچک معروف جامیست و این دو بیت را بنظم و نثر شرح کرده است۔

(۲۰ بهمن ماه ۱۳۳۱)

★★★

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الهی باخص صفاتک و بعز جلالک و بعظمة انبیاء ک وبدم شهدائک و بنفس اصفیاء ک، نسألک زیادة فی العلم وبرکة فی الرزق و توبة قبل الموت و مغفرة عندالموت و راحة بعدالموت و نجاة من النار و دخولا فی الجنة وعافیة فی الدنیا والاخرة۔

همی گوید بندۂ ضعیف ترین بندگان بارگاه احدیت و نحیف ترین شکستگان حضرت صمدیت، عبدالخالق بن عبدالجمیل ، (نزله الله بمقاصد السالکین و وصله بمقامات العارفین، آمین یا رب العالمین) دراوان شباب، که هنگام غرور و ایام سرور و غلبات هواجس نفسانی ووساوس شیطانی بود، ناگاه جذبه (ان الفضل بید (۱) الله ، یوتیه من یشاء (۲) داعیۂ طلب درضمیر این ضعیف پدید آورد وتقاضای "ان الله یحب معالی الامور" عزم برادران "اصحب مع الله" مصمم گردانید وملهم غیب برصحیفۂ خاطر این بیچاره بقلم رشد این نقش میکشید که: نیل این کرامات ودریافت این دولت و رسیدن برین سعادت بی اقتدای بسالک محقق وبی اقتضای (۳) مخدوم مرفق نخواهد روی نمود۔ برقضیه صادقۂ "من طلب شیئا وجد وجد" وبرنشانی "یهدی الله لنوره من یشاء" (۴) سرارادت برقدم آن ولی قبۂ ولایت وآن صفی کعبۂ۔

(۱) دراصل بیدی (۲) سورہ آل عمران آیۂ ۶۶

(۳) ظ: اقتفای (۴) سورۃ النور آیۂ ۳۵

Marfat.com

هدایت، آن مرشد صمدانی، شیخ ابو یوسف یعقوب همدانی، نهادم۔ بامعتکفان آستان ارادت وبا ملازمان عتبهٔ رفیعهٔ جناب مودت آن دودمان حقایق روی براه آور دم ومدتی درین طریق مستقیم در متابعت آن سیاح بیدای طریقت و آن غواص دریای حقیقت، آن متابع شرع سیدالمرسلین و آن مکاشف اسرار غیبیی، ابویوسف یعقوب بن عبد الواحد بن عبدالباسط بن ظمظم بن باقربن محمد بن اسمعیل بن ابو حنیفة بن نعمان بن ثابت بن مرزبان بن شیث بن زید بن هرمز بن پرویز بن دارابن داراب بن کسری بن دار نوش بن اشکبوس ابن ایزدیار بن کلبادبن بهوش بن نیارام شاه بن اردشیر بن بهمن بن اسفندیار بن کشتاسب بن لهراسب بن طهماسب بن کیکاوس بن کیقباد بن نوذربن منوچهر ابن ایرج بن فریدون بن جم بن جمشیدبن بردبن طهماس بن هوشنک بن شیرهندبن جرجیس بن سام بن احنوس بن گیومرث بن شیث بن آدم علیه السلام قدم همت و متابعت و نیاز مندی میداشتم حضرت سلطان اولیا این ضعیف بی بضاعت راواین فقیر بی استطاعت رابواسطهٔ سپارش خواجه خضر، علیه الصلوٰة والسلم، بتعلیم وتلقین ذکر دل مشرف گردانیدند۔ اکنون واجبست برهمهٔ خلایق، از پادشاه ووزرا وعلما وزهاد ودرویش از خاص و عام، که متابع و مربی و مطیع این خواجه بزرگ، عالم ربانی شیخ ابویوسف یعقوب همدانی باشند، زیرا که این عزیز بهیچ وجه مخالفت شرع حضرت محمد رسول الله، صلی

Marfat.com

اللہ علیه وسلم، نکرده اند و بموافقت صحابه و تابعین و تبع تابعین و سلف زندگانی کرده اند و دایم دربلدهٔ محفوظهٔ همدان و درهر جاکه میبوده اند برلفظ مبارک می رانده اندکه : راه راست راه محمد رسول اللهست، زیراکه خواجهٔ عالمؐ فرموده اندکه: یا اباهریره، بیاموز مردمان راسنت مراوتوهم عمل کن، تاترانوری باشد، روزقیامت، درخشنده۔

چون اشارت حضرت رسول علیه السلٰم این بود، شیخ بزرگ پاک روش اصحاب و متابعان و ملازمان خودرا، که خواجه حسن انداقی و خواجه عبداللہ برقی و خواجه احمد یسوی و خواجه علیانه و داعی فقیر، که عبدالخالق بن عبدالجمیلم و باقی درویشان که بخدمت حاضر بودند، برجادهٔ شرع نبوی میخواندند و از هوی و بدعت و مخالفت شریعت و از طریق اهل فتنه و بطلان و از تقلید مقلدان نگاه میداشتند و روش این صدیق و عزیزان ایشان از جمیع آفات پاکست، نه رنگ تعطیل دارد و نه بوی تشبیه، بلکه محض نورهدایت و معرفتست و حضرت شیخ ما برلفظ مبارک راندند که: این روش حضرت ابوبکر صدیقست، رضی اللہ عنه، قرنا بعد قرن بما رسیده است وتاقیامت باقی خواهد بود۔ پس برجمیع مومنان و دارندگان راه واجبست که متابع رای این برگزیده باشند و صحبت بااهل این خانواده دارند وسلوک براه ایشان کنند واز مجالست و موانست این

Marfat.com

طایفه دور نباشند و درمقام شاهزاده قثم بن عباس (۱) فرمودند که هر که باین روش عمل کند و باین تمسک جوید البته از جمیع ظلمات ایمن گردد و از موج دریای بدعت رهایی یابد۔

بعده بر لفظ مبارک راندند که: ای عبدالخالق، بدان که سلوک راه حق بر دو قسم است: سلوک ظاهر و سلوک باطن۔

سلوک ظاهر آنست که در جمیع احوال حدود شرع را نگاه داشته آید و بوسع امکان محافظت کرده آید و از هوای نفس اجتناب نموده آید و قسم دوم که سلوک باطنست آنست که در تصفیهٔ دل کوشیده آید وسعی بلیغ درمحو صفات ذمیمهٔ نفسانی نموده آید، که طهارت باطن اشارت ازین معنیست و در ذکر دل جد و جهد بی حد کرده آید، تا دل بذکر حق گویا شود و ابتدای این تلقین ذکر بدل حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

---

(۱) قثم بن عباس بن عبدالمطلب هاشمی نخست از جانب عمش علی بن ابی طالب حکمران مدینه شد و پس از آن درسال ۵۶ هجری که سعید بن عثمان والی خراسان شد با او بخراسان رفت و سرانجام در جنگی که با مردم ماوراءالنهر می کردند درسال ۵۷ کشته شد و بگفته ای درسمر قند بگفتهٔ دیگر درمرو بخاکش سپردند۔ اینک درسمر قند بنای بسیار زیبای مجللی هست که آنرا قبر وی میدانند و معروف ترین زیارتگاه سمرقندست و همانست که درمتن (مقام شاهزادهٔ قثم بن عباس) گفته شده و ازین جاپیداست که در آن زمانهم معروف و زیارتگاه بوده است۔ (فرهنگ ایران زمین ۱۰)

Marfat.com

بوده وازیشان بسلمان فارسی (۱) رسیده و ازیشان بجعفر صادق (۲) وازیشان بسلطان بایزید (۳) وازیشان بشیخ ابوالحسن خرقانی(۴) و ازیشان بشیخ بزرگوار ابوعلی فارمدی طوسی(۵) وازیشان بمارسیده است

این گفتند و سرمبارک درپیش افگندند، تابانگ نماز پیشین برآمد۔ چون نمازپیشین گزاردندبرلفظ مبارک راندند که: ای درویشان، اگرچه درین سلسله غیر ازین مخادیم عزیز ان بوده اند، اماتخصیص این اکابر باعتبار آنست که اصحاب اساطین کشف و عظمای مشاهدهٔ این سلسله ایشان بوده اند۔

بعده روی مبارک بطرف این فقیر کردند و برلفظ مبارک درربار راندند که: ای عبدالخالق، چون شیخ بزرگوار خواجه [ابو]علی فارمدی از دار فنا بدار بقا رحلت نمودند هر مشکلی که در شریعت و طریقت واقع می شدمرا، ازروحانیت ایشان التماس میکردم وهمان لحظه روحانیت خواجه

---

(۱) صحاح معروف درگذشته در ۳۶ هجری۔

(۲) امام ششم ابو عبدالله جعفر الصادق بن محمد الباقر بن زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب متولد در ۸۰ ومتوفی در ۱۴۸ هجری۔

(۳) بایزید طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان بسطامی متوفی در ۲۳۴ یا ۲۶۱

(۴) ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی در گذشته در شب شنبه عاشورای سال ۴۲۵

(۵) ابوعلی فضیل بن محمد فارمدی طوسی در گذشته در ۴۷۷

Marfat.com

کشف آن واقعه میکرد و آنچه ازفواید این راه از خواجه علی کلان رسیده بود بسالکان راه و بنیازمندان بارگاه الله می رسانیدم۔

بعده روی مبارک بطرف من کردند و برلفظ مبارک راندند که: ای عبدالخالق هم چنانکه من خلیفهٔ چهارم خواجه علی کلان بودم تو نیز خلیفهٔ چهارم ماخواهی بودن۔ دیدم که چشمهای مبارکشان پر آب شده بود۔

بعده من سؤال کردم که: بعد از شما خلیفه که خواهد بود؟ شیخ برلفظ مبارک راندند که: بعد از ماخواجه عبدالله برقی خواهد بود و بعد ازیشان خواجه حسن انداقی و بعد ازیشان خواجه احمد یسوی رحمة الله علیهم۔ چون خواجه احمد یسوی بولایت ترکستان سفر کند خلیفه تو خواهی بودن۔ زنهار برجادهٔ شرع حضرت محمد رسول الله، باشی و از حد شرع ذره ای تجاوز نکنی و هر کرا بینی که مخالفت شرع میکند منع کنی و الله تعالی اعلم۔

بتاریخ روز چهارشنبه یازدهم رمضان سنه ۵۰۴ اربع و خمسمأه بود که سنجر بن ملکشاه نامه بقاسم بن جوکی بسمرقند فرستاد و در آن نامه نوشته بود که: حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجه علی بن محمد و قاضی علاء الدین عمر و خواجه عماد الدین و امیر عبدالوهاب و خواجه دهقان و شیخ بکر الدین (؟) و شیخ عزالدین و شیخ ابوالقاسم بن یوسف و شیخ لالای چاکر و شیخ محمد، رحمهم الله، بزرگان بلدهٔ سمرقند معلوم

Marfat.com

فرمایند که: شنیده میشود که آن خواجه سبحانی، شیخ ابویوسف همدانی، بکمال سن رسیده اند مارافرصت رفتن بدان طرف نیست، از جهت سلیمانشاه که بالشکر بسیار بدین طرف متوجه شده است وولایت رانمیتوانیم گذاشتن ورفتن واز برای خرج خانقاه درویشان بقاسم بن جوکی پنجاه هزار دینار فرستاده شد، باحتیاط بسیار از وجه حلال۔ باید که فاتحه در کار مافرمایند۔ توقع کلی آنست که سند حضرت شیخ رانوشته برای ما فرستند، زیراکه شنیده میشود که روش حضرت شیخ همچون روش صحابه است، رضوان اللہ علیهم اجمعین البته این رامهم دانندو داعی رابراین دولت مشرف سازند۔

بعده حضرت شیخ الاسلام بخدمت عزیز ان بحجرۂ خواجه عبداللہ برقی آمدند وخواجه حسن انداقی را و خواجه احمد یسوی را، رحمة اللہ علیهم و خواجه شاه غاتفری را و خواجه علیانه را و خواجه اقهکم (؟) را و خواجه شمس الدین غاتفری را و شیخ محمد نظام الدین ماتریدی را و خواجه محمد را و خواجه کاروزن کلابادی را و خواجه محمود سوجی را و خواجه پل (؟) غاتفری را و ابوموسی را و امام یحي غاتفری را و خواجه اسحاق را و امام سلمان عارف را و خواجه محمد جهله (؟) را و خواجه قریش را و خواجه آدم شاوداری را وخواجه رباط(؟) را و این فقیر عبدالخالق را جمع ساخته، قصۂ سلطان سنجر را درمیان آوردند وهم چنان بجمعهم بخدمت در آمدند و قصۂ سنجربن ملکشاه و نذر او را بحضرت

Marfat.com

شیخ عرض کردند وسورۂ فاتحة الکتاب درکاروی کردند۔ بعداز آن برلفظ مبارک راندندکه: ای درویشان، ازماچه چیز دروجود آمده باشدکه آنرابسنجرتوانیم فرستادن، بغیرسهووخطاوبدی؟وبعده خواجه علیانه فرمودند که: ای بزرگوار، التماس درویشان ازشمااینست که اجازه فرمائید۔ بعد شیخ مابر لفظ درربار راندند که: هرچیزی که موافق شرع محمدرسول اللهست ازمادیده باشیدبنویسید۔

ودر تاریخ روز سه شنبه بیست وهشتم ذوالقعده سنۂ اربع و خمسمأه بود که از حیوة شیخ ماهزار و نه ماه و بیست و شش روز (۱) گذشته بود ومولود شیخ مادر روز دوشنبه دوم ماه صفر ختم بالخیر والظفر بوده است وسی وهشت حج پیاده گزارده بودند و هزار ختم قرآن بقراءة حفص در مصحف خوانده بودند وهفتصد پاره کتاب از تفاسیر واحادیث وفقه و اصول و فروع و کلام حفظ داشتند و دویست وسیزده مشایخ را دریافته بودند واکثر اوقات روزه دار بودند و شب وروز ببندگی حق، سبحانه وتعالیٰ مشغول بودند۔ هشت هزار بت پرست رامسلمان ساخته بودندو آنهاکه از گناه توبه کرده بودندودرراه درآمده بودندشمار ایشان راکسی نمیدانست وپای مبارک ایشان ازطرف به (؟) کوتاه بودوبرروی

---

(۱) ۸۴ سال و یک ماه و ۲۶ روز وازین قرار در ۲ شوال ۴۲۰ ولادت یافته است وباحساب متن اختلاف دارد

Marfat.com

مبارک ایشان داغهای آبله بود و محاسن مبارک ایشان درازبود و میگون و بسی لاغر بودند وهر کرادیدندی خواجه گفتندی و سفر بسیار کردندی و لباس ایشان پشمینه وملہ۔ بود و خورش ایشان نان جو و نان ارزن وروغن تخم بود و در چهل شبانه روز یک بار گوشت مرغ خورد ندی و گوشت شتر و گوسفند گاه گاه خوردندی وسر موزه دوزی و دهقانی کردندی و هرچه خدای تبارک و تعالی، دادی بفقراء وبیو گان و یتیمان و غریبان و بمساکین صاحب عیال دادندی و درمدت حیوة خود درویزه نکر دندی واصحاب رانهی کردندی ودایم متوکل بودندی وبعمارت دنیا اشتغال ننمودندی واگر دیگری کر دی منع نکر دندی ودرچهل روز احتساب کردند و بخانه بادشاه و اکابر نرفتندی و هفتادو پنج سال مجرد بودند و دربرج چشم ایشان شوخی بود، بعد و فات ایشان درآن شوخ اشتباه واقع شد۔ بعضی گفتند بطرف راستست و بعضی گفتند بطرف چپست و چشم مبارک ایشان نمکین بودوهر گز نظر برروی نامحرم وپسرینه باختیار نکر دندی و دردهم رجب، عظمهاالله حرمةً، بسمر قند آمدند، باذن حضرت خواجه خضر علیه السلام و آواز خوش داشتند و میانه بالابو دندوانگشتان مبارک ایشان درازبودوتر کی نمید انستندی واکثر اوقات نعلین پوشیدندی وجامهٔ دربه ناک پوشیدندی و ازاصحاب هر که جامهٔ دربه ناک پوشیدی اورا دوست داشتندی و تعظیم و توقیر کردندی و درمدت حیوة خودپای مبارک درازنکردندی و گریان بودندی از خوف حق تعالی

Marfat.com

و شیرین زبان بودندی وسخن راتبسم کنان گفتندی واز گرسنگی وریاضت پشت مبارک ایشان خم شده بود ذکر علانیه نگفتندی ومرید بسیار گرفتندی ودرزمان ایشان ذکر علانیه نبود، شیخ شیخ خودا، که شیخ ابوالحسن خرقانیست، دیده بودندو مولو دایشان از همدان بود، از محلهٔ غنمیه وپیاده بسیار رفتندی ودرشب جمعه و درشب پنجشنبه و شامهای عیدبزیارت بزرگان احیا کردندی واز هرمسافری، که ازولایتی آمدی، پرسیدندی که از کدام ولایتید ودرآن ولایت ازدرویشان کیانند و آنها که درپرده اند نامهای ایشان چیست؟ ودایم اعضای مبارک ایشان درعرق بودی، بجهت ذکر دل، که نفس گرفته گفتندی و درعقب ادای هر فریضه یک سی پاره قرآن خواندندی، بغیر اوراد که داشتندی وازین منزل که آسوده اند، که محلهٔ خوش رودست ازمحلات غاتفر، تابمسجد جامع ختم قرآن کردندی واز مسجد تا بخانهٔ خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی سورهٔ بقره راختم کردندی و درمحل باز گشتن تابمسجد سوره آل عمران ختم کردندی واز مسجد شیخ ماتابحجرهٔ این درویشان صدوهفت قدم بود ودرهرر کعت نمازیک سی پاره قرآن خواندندی و گاه گاه روی مبارک بطرف همدان کردندی وبسی گریستندی واز خداو ندتعالی فرزندپسرینه وصالح خواستندی ودایم بوعظ خواجه عبدالرحمن ده مردهٔ علیانگی (دراصل: علیانه کی) بنشستندی و درزمستان موی مبارک کم تراشیدندی وعصا و جرسدان سلمان فارسی باایشان بودی وچون ماه نو

Marfat.com

دیدندی موالی سمر قند، را طلبیدندی و دعوت دادندی و باایشان بحث علم شریعت کردندی و بزرگان سمرقند از صحبت ایشان دور نبودندی و صحبت باخواجۂ زندہ دلان، خواجه خضر علیه السلم، داشتندی، تیرنیک انداختندی، ملک واسباب نخریدندی، مصحف و سجادہ و شانه و مسواک و خوشبوی و رویمال بخود داشتندی و ازبرای درد چشم و ریشها دارو و مرهم ساختندی و ازبرای تب تعویذ دادندی و هر گاه که جته وتوقماق آمدی باایشان حرب کردندی و دایم باطهارت بودندی و نماز جمعه و جماعت بهیچ عذر ترک نکردندی و از هر که جفابیشتر دیدندی وفابیشتر کردندی و آش خود پختندی و جامه خود شستندی و اگر جامع دریدی خوددربه کردندی و پختۂ بازار نخوردندی و عمامه کلان بستندی وفش کلان گذاشتندی و آستین جامه فراخ و کوتاه داشتندی و جامه بصابون کم شستندی و بلند نخندیدندی و نصیحت و لقمه از کس باز ند اشتندی و سخن نرم گفتندی و براه نرم رفتندی، صلوات و استغفار بسیار گفتندی و نماز و تروتهجد و تسبیح قرین گزاردندی و دعا بسیار کردندی واصحابه را نیز دعا بسیار فرمودندی و اظهار کرامت و ولایت نکردندی وهر که از مومنان طلبیدندی رفتندی وهیچ کس راوهیچ چیزرا تحقیر و تصغیر واهانت نکردندی و برهیچ کس فخر نکردندی و بزیارت اهل قبور بسیار رفتندی و در گورستان پای برهنه رفتندی وبراهل قبور سلام کردندی و آیت‌ها و دعاها، که آمده است، خواندندی و نان بسر که بسیار

Marfat.com

خوردندی و دعای سیفی و قصیده برده و چهل اسم اعظم و آیات قرآن بسیار خواندندی وبشب محاسن راشانه بسیار کردندی و فایده بسیار فرمودندی و براسب کم نشستندی و خروشتر برنشستندی وببازار کم رفتندی و فضیلت چهاریار بسیار گفتندی واز مناقب ایشان حکایه کردندی وحلال خواران و حلال کوشان را دوست داشتندی و مرگ و قیامت راوجان دادن راو سوال گوررا وزنده شدن راونامه خواندن وترازو گاه راو گذشتن از صراط بسیار یاد کردندی و گریستندی و خلق رابه خلال پوشیده وحلال کوشیدن ترغیب کردنوی و بامؤمنان طعام دریک ظرف باهم خوردندی و پیش از طعام و بعد از طعام دستها شستندی و ابتدای طعام بنمک کردندی و انتها نیز بنمک کردندی و کلمهای کفررا بیان کر دندی که: (اللهم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم و استغفرک لما لا اعلم انک انت علام الغیوب) بسیار گفتندی و بعداز نماز پس راختم کردندی و ترک نکردندی و روز آخر جمادی الثانی معه ماه رجب پیوسته روزه داشتندی و ترک نکردندی و بخرقه مسین و نقره گین وزین غسل وطهارت نکردندی وبامردم قلب و مدبر و فاسق و مبتکروبدگوی وحیله جوی وظالم وآزارندهٔ خلق وپدرومادر وجنگ کرده و مبتدع و بدمذهب وبی نماز ومالا یعنی گوی و چاپلوس وقلاب وسود خوار و دروغ گوی وبی پرهیز وبازاری و حرام خوار ولقب مانده وقضیه ودعوی خلق رابرخود گیرنده وبحیله وتیز زبانی و تدبیر از جهت

Marfat.com

دنیوی حق را ناحق کننده و خود را درمیان مردم مومن وزاهد و پارسا و سنی و درویش وعالم ومتقی وعابد وامرمعروف ونهی منکر کننده وخود را نیک نماینده وظاهر خود را بشرع آراینده ونزد مردمان از جهت طلب حرمت و عزت دنیا، این چنین کسان را در صحبت خود توبه دادندی واگر قبول نکردندی دشمن داشتندی واز مجلس خود راندندی ونان را با آب کم خوردندی فاما نان خشک خوردندی و من نگفتندی واگر حاجت شدی چهارده سیر گفتندی۔ کسی را ای سگ و خوک و بدبخت و لعنت برتو و بی دولت نگفتندی۔ چه سرماست وچه گرماست نگفتندی و حمام نرفتندی وکسی رادعای بدنکر دندی وهرمؤمنی که پیش آمدی سلام کردندی وازبرای همه کس بر خاستندی ودایم متفکر و غمزده بودندی وحساب عدلی ندانستندی و خط خوب نوشتندی وموی لب خود و اصحاب راپست گرفتندی و وحدت وعزلت گزیدندی و آش را اکثر اوقات یوغان (۱) بی روغن خوردندی و دایم بامجاهده وریاضت بودندی وطعام مردم نخوردندی وازصحبت خلق رمنده بودندی وموزهٔ سیاه پوشیدندی ودستار بطور دانشمندان بستندی وفش را درمیان دو کتف گذاشتندی و کلند نیک زدندی ومرد بیکار و مفت خوار وتن پروررا دوست نداشتندی وعلم طب بیان کردندی و درراه رفتن بهرطرف نیک

(۱) یوغان ویوغون بترکی جغتای بمعنی کلفت و ستبر ست (فرهنگ ایران لامین ا ا)

Marfat.com

نگریستندی و درمجلس سخن بهمه کس گفتندی و درمجلس و خانقاه چون درآمدندی، بپای راست درآمدندی و چون بیرون آمدندی بپای چپ بیرون آمدندی وطعام بدست راست خوردندی وسربرهنه نماز نگزاردندی و طعام نخور دندی و قرائت بلند نخواندندی واگر روزی صدبار طهارت ایشان شکستی بازطهارت کر دندی ویک ساعت بیطهارت نبود ندی وبمسجدها و صحراها و محلها وقریها و کوهها بسیار رفتندی و باساکنان وباشند گان آن مواضع، ازترک وتاجیک وعرب وازخواجه ودرویش وغلام وبازاری و پاده بان و گله بان و شتربان وبا آشنا وبیگانه، فرایض و واجبات و سنن و مستحبات و آداب، از حلال وحرام ومباح ومکروه وازحیض ونفاس واستحاضه ومستحاضه و معاملات، از خریدن و فروختن، بیان کردندی و باشیدندی و باایشان بقدر وسع و طاقت آموختندی واز هر که اندک نیکویی دیدندی دو چند ان عوض گردا نیدندی و دایم بخود خرما و مویزو کلیچه نگاه داشتندی و بهر که رسید ندی بوی دادندی و درپیش شیخ خویش سخن نگفتندی و درمزرعه مردم راه نرفتندی و نماز را درازنکردندی و کار خانهٔ خود خود کر دندی و آسیا خود رفتندی و دربهار گشت بسیار رفتندی و نماز صبح و اشراق و اوابین و تهجد واستخاره ترک نکردندی و شهید شدن رادوست داشتندی و صدقه دادندی وزکوة دادندی واعتکاف نشستندی وقربانی کردندی وبرده آزاد کردندی وازوعید ترسان بودندی و باوعده امیدوار بودندی و دردلها

Marfat.com

حبیب بودندی وبصدق وصفا بودندی و باخلاص بودندی وباحلم و سخابودندی وازخداوند شاکر بودندی وهرگز از خد اوند شکایت نکردندی وبقسمت حق تعالیٰ راضی بودندی ودایم در استعداد مرگ بودندی و برهمه خلایق مهربان بودندی و پیران را تعظیم کردندی و نارسید گان رانواختندی وامانت را نیک نگاه داشتندی وصلۂ رحم را بجای آوردندی، از هر خطری پناه بخدای بردندی ودایم درطلب آخرت بودندی و از خدای تعالی توفیق طاعت خواستندی و همسایه هارا رعایت کردندی وراه ازموذیات پاک داشتندی۔ ودرایمان خود بشک نبودندی و "مومنم حقا" گفتندی و جماعت مسلمان راخلاف نکردندی و نماز را درپس هرنیک وبدگزار دندی وهیچکس را ازاهل قبله کافر نگفتندی وبر جنازه خردو بزرگ نماز گزاردندی و "تقدیر نیکی وبدی همه از خدایست" گفتندی وبربادشاه مطیع بودندی و "ایمان عطای خدایست" گفتندی و "بنده باهمه جلالت و کرامات مخلوقست" گفتندی و "قرآن کلام خداوندست بخلق" گفتندی و "عذاب گور حقست ونکیر و منکر حقست" گفتندی و "از دعای زندگان مرد گان را نفعست و شفاعت رسول ومعراج اوحقست" گفتندی و "نامه خواندن وصراط حقست" گفتندی و "ده یار بهشتی اند" گفتندی و "کافر دایم در عذابست" گفتندی و "آنکه خدای تعالی میخواهد" گفتندی و "دراستخوان مرده آتش چنانست که درسنگ" گفتندی ، "دیدار خدایتعالی حقست"

Marfat.com

گفتندی و "عقل انبیاء برتر از عقل اولیاست" گفتندی و "کرامات اولیا حقست "گفتندی و "مرتبۂ انبیا برتر از مرتبۂ اولیاست" گفتندی و "عقل مومنان برتر از عقل کافرانست" گفتندی و "حقتعالی داناست بحقیقت و تواناست بقدرت" گفتندی و "خلق پنج فریقند: مؤمن و کافر و منافق و گنهگار و مشرک، ایمان حقیقتست نه مجاز" گفتندی و، "خصمان راخشنود کسید" گفتندی و "توفیق بافعل برابرست" گفتندی و "ایمان یک چیزست بردو جوارح" گفتندی و "خدایتعالی بهیچ چیز نماندوهیچ چیز بخدایتعالی نماندو خدا یتعالی برمکان نیست و درمکان نیست، آفریدگارست ووی رابمکان حاجت نیست و کسب فریضه است و عمل نیک ازایمانست و ایمان طاعتست ونه هرطاعت ایمانست و نه هرمعصیت کفرست وایمان انبیا واولیا و مؤمنان و صالحان وعاصیان و ایمان جبرئیل همان و حدث امام راحدث بینند" گفتندی و "ایمان نکاهدو نیفز اید وامر ازمحبان بسبب محبت نخیزد" وازخوف خاتمه ترسان بودندی وسنت آن بود که زفر فرموده بودو جماعت آن بود که ابو حنیفه رحمه الله واصحاب او بر آن رفته باشندو فقر و فاقه دوست داشتندی وازدر ویشان کسان بود که چاروق پوشیدندی و حضرت شیخ مسح فرمودندی و درابتدای طعام بسم الله گفتندی و درآخر طعام الحمدالله گفتندی، "هوش دردم داریدونظر درقدم دارید وسفر در وطن وخلوت درانجمن دارید" گفتندی و "درپیش مشایخ بادب وتعظیم و باحترام نشینید، هم

Marfat.com

بظاهر وهم بباطن" گفتندی و بابرادران صحبت بموافقت و خدمت و اسرار داشتندی و ایشان الحاح نکردندی و از همه خلایق راضی بودندی و برهیچ کس حسد نبردندی و ازتو انگری ترسید ندی و گاه گاه برلفظ مبارک راندندی که: "این پادشاهان باعظمت و این نادانان [با] غافلیت از لذت و حلاوت درویشان همه کس را از ذکر دل معلوم میکنند" گفتندی و "درشناخت نفس و خواطر کوشید" گفتندی و "ای عبدالخالق، شناخت خاطر بتوحواله شد" گفتندی و "ظاهر خودرا از تفرقه جمع گردانید" فرمودندی، "هرچند ظاهر پریشانست باطن از آن پریشان ترست و این بلندان خوش فعل و بشاش باشند" گفتند و خانهٔ جهودان و ترسایان و مغان و گبران رفتندی و بایشان از فضیلت حضرت رسول ص بیان کردندی و از وعده و وعید چندان گفتندی که این دین راقبول کردندی، بعده از برای ایشان چیز جمع کردندی و خودنند حزبی داشتندی و حکم سبعت ایشان را آلهٔ [illegible] و اصحاب را گفتندی که ایشان را تعظیم کنند و با اصحاب بسیار رفتن را دوست داشتندی و "موافق عقل باشید و مخالف نفس باشید" گفتندی و "عقل بانفس ضدان لایجتمعان" گفتندی و "بطاعت فریفته شوید و بزینت دنیا میل مکنید" و نماز درعقب شیخ گزار دندی و درپهلوی شیخ نایستادندی و درمسجد پای چپ درکفش کردندی و پاشنه را نگاه داشته اول پای رادت راپوشیدنوی و بعده پای چپ را پوشیدندی و بعداز نماز نشتندی و بعداز گزاردن فریضه زود برنخاستندی

Marfat.com

و آیة الکرسی و "آمن الرسول" و "قل اللهم مالک الملک" خواندندی و بسنت شروع کردندی و نماز را دروقت گزاردندی و تأخیر نکردندی و درزمستان در شیب خود بالشت انداختندی و در تابستان در روی بوریا خفتندی و این مناجات کردندی که: "الهی مارا بما ممان و بآن دارکه رضایت بر آنست و عاقبت مارا محمود گردان و از مردم صورت دیوسیرت دوردار" و اصحاب، راعزیز داشتندی، هر که از اصحاب غایب بودی و هر که حاضر بودی و هر که از اصحاب از یکدیگر شکایت آوردندی آن دیگررا طلبیدندی و هردوراصفا دادندی وبسخن کسی از کسی نرنجیدندی و هر که گفتی فلان شمارا اهانت کرد، "قابل آنم" گفتندی و بقاضیان و مفتیان و داروغه و امامان و مؤذنان و محتسبان از فضیلت ثواب و درجه آن بایشان بیان کردندی و ایشان را بثواب راغب گردانیدندی و "بطرف حق باشید" فرمودندی و بزرگان سمر قند رافرمودندی ربض سازید و اگر کفچه بر دیگ رست آمدی از آن طعام نخوردندی و بعیادت بیمار رفتندی و قرض دادندی و نطلبیدندی و بزیارت شاهزاده قثم بن عباس رفتندی و از اصحاب هر که [illegible] شدی، درجنک جته و توقماق و اوروس، شنیدندی بنماز شروع کردندی و هیچ چیز و هیچ کی را لعنت نه کردندی و اصحاب را از خوردن گوشت و سخن گفتن بسیار منع کردندی و خود نیز سخن بسیار نگفتندی در حجره بغیر از بوریا و نمد و ابریق و قزاغندو دو بالشت چیزی دیگر نداشتندی و توانگررا از جهت توانگری

Marfat.com

بر درویش نگزیدندی و دایم از سید فقرای صحابه و اغنیای صحابه تقریر کردندی و اصحاب را متابعت و موافقت ایشان فرمودندی، رگ زدندی و حجامت کردندی و دارو خوردندی و مکتب داشتندی و درس گفتندی و دایم مدام طهارت بودندی و باطهارت طعام خوردندی و در کارها تعجیل نکردندی و دررنج و مصیبت و بلاصبر کردندی و باهر کس راز خود نگفتندی و ترک و ظایف خود نکردندی و ازفوت او درغصه شدندی و استغفار کردندی و هر شب حساب خود کردندی و غم روزی نخوردندی و نماز بسیار گزار دندی و روزه بیسار داشتندی و از دشمنی جن و انس و شیاطین اصحاب را واقف کردندی و "دفع این دشمنان بدوام وضو و دوام ذکر دلست" گفتندی و هر چه از شیخ خود دیده بودندی و شنوده بودندی باصحاب گفتندی و بحاجت انسانی هر موضع را ملوث نساختندی، بغیر از منزل معین و گیاه را عزیز داشتندی و درموضع گیاه بول نکر دندی و خوی نیفگندندی و سخن حق بسیار گفتندی و طعام بی ذکر خدای تعالی نخوردندی و فرمودند که: "لقمه خوردن تخم انداختنست، باید که تخم را آگاه اندازد تاقوت طاعت شود" وجامه را از بول نگاه داشتندی و بهر که وعده کردندی وعده راوفاکردندی، دست و زبان از مسلمانان بازداشتندی وهر که حاجت خواستی رواکردندی وچون بوی خوش بمشامشان رسیدی صلوات گفتندی و کلمهٔ "لا اله الا الله الملک الحق المبین" و کلمه "سبحان الله الوظیم وبحمده استغفرالله من کل ذنب

Marfat.com

واتوب الیه" و کلمهٔ "سبحان الله" را بسیار خواندندی تاآخره، و دایم از دردسر نالان بودندی، روزی درمقام خواجه حمید الدین ملتانی برلفظ مبارک راندند که: "چهل وسه سالست که مرا این درد عطا کرده است" وباز برلفظ مبارکشان رفت که: "درصحابه نیز عزیز ان بوده اند که دایم دردمندبوده اندواز خلق نهان می داشتند"۔

بیوه و غریب و یتیم ومسافررا پرسان بودندی و ازولایت همدان بحضرت شیخ یازده کس آمده بودند۔ اول ایشان ابوموسی خادم و دوم بندهٔ ضعیف عبدالخالق، سوم امام یحي غاتفری، چهارم خواجه اسحق، پنجم خواجه رباط، ششم برادرزاده خواجه زکریا درغزنی، هفتم خواجه آدم شاوداری، هشتم خواجه محمد حکیم بلخی، نهم خواجه محمد جهله، رحم الله علیهم اجمعین، دهم خواجهٔ قریش، یازدهم بابا سلمان عارف ترک۔

سبب آمدن شیخ ماشیخ یوسف، رحمة الله علیه، بولایت سمرقند آن بود که خواجه حمید الدین ملتانی بولایت رفتند وازین شش سال گذشت، حضرت خواجه خضر، علیه السلم، بولایت ملاطبه بودند، مردی بود آنجا، ازنسل امام مالک، عبدالجمیل نام و سن اوبصد و سیزده سال رسیده بود وفرزندی نداشت واز خداوند تبارک وتعالی فرزند میخواست۔ القصه پادشاه را دشمنی پدید آمدو اورااز ولایت بدر کردو ملک او گرفت واین پادشاه ملاطبه در دشت و کوه وصحرا میگشت،

Marfat.com

ریش وابروی خودراتر اشیده، قضارا این پادشاه بخانه خواجه عبدالجمیل افتادو مدت چند شبانه روز بود که چیزی نخورده بود ـ بخود اندیشه کردکه از صاحب این خانه طعام طلبم چون بردر خانه رسید بوی آشنایی درمشام اور سید ـ مردی دید پیر، بروسلام کرد وبرلفظ رومی گفت: "ازلشکراین ولایتم و چندشبانه روزست که طعام نخورده ام" ـ خواجه عبدالجمیل فرمودندکه: "بدرون خانه درآی" ـ چون پادشاه بدرون خانه درآمد اوراتعظیم بسیار کرد و گفت ـ "بنشین" و آب آورد واورافرمود :"طهارت کن" پادشاه طهارت کرد ـ بعده فرمود که شکروضوگزار پادشاه شکروضو گزار وبعدازآن خوانی آورد بانواع نعیم ودرنزدپادشاه نهاد، پادشاه چندانکه می بایست بخورد فرمود تاجامهای اور ابشویند و موی اوتر اشیدند و اور اگفت: "زمانی بعده خواب رو" بادشاه در خواب شد ـ از خواب چون بیدارشد پادشاه را گریه آمد ـ گریست وسخت گریست ـ بعده خواجه عبدالجمیل درخانه بیامد ـ دیدپادشاه سخت می گرید ـ خواجه از و سؤال کردند که سبب گربه چیست؟ پادشاه گفت: "نمیتوانم گفت" خواجه عبدالجمیل سوگند دادند که: "بگوی و شرم مدار" ـ چون پادشاه التفات دیده بود گفت که: "مرانمیشناسی؟" خواجه گفت: "پادشاه ملاطبه نباشی؟" گفت: "بلی" ـ خواجه عبدالجمیل فرمود که: "میخواهی که ولایت خود بگیری؟" بادشاه گفت: "چون نخواهم که عیال و اطفال من همه پریشان احوال اند" ـ باز خواجه فرمود که: "اگر

Marfat.com

ولایت رابگیری دختر خودرا بمن میدهی؟" پادشاه قبول کرد۔ آنگاه خواجه فرمودند که: "ترامی باید رفت برسر تربت پدر ما، امام مالک، رحمة الله علیه واربعین می باید نشست"۔ پادشاه قبول کرد و رفت برسر تربت امام مالک، رحمة الله علیه۔

حکایت ازجانب آن پادشاه که چون ولایت ملاطبه گرفته بود دست ظلم دراز کردن گرفت، چنانکه فرزندان و اموال مسلمانان را تصرف می کردند۔ از آن خلق فغان بدر آمد، بیچاره شدند و این پادشاه پیشین رامی طلبیدند، ونمی یافتند۔ بزرگان ولایت پیش خواجه عبدالجمیل آمدند وقصهٔ حال خود بخواجه بگفتند و خواجه گفتند: "شمارا من در اوایل گفتم که بااویکدل باشید وبجنک کوشید، شمامساهلت کردید، اکنون جزای خود میکشید"۔ بزرگان نعره برآوردند که: "مارا آن پادشاه می باید، شماهمت بباطن گمارید"۔ بعده خواجه فرمودند که: "چون شب درآیدهمه زره ها درپوشید وسلاحهای جنگ برخود راست کنیدو پادشاه راهم در آن جایش فروگیریدو پادشاه و امرای او را دربند کنید، تامن بروم و پادشاه شمارا بیاورم"۔ این بگفت و خلق را فرستاد و روی بزیارت امام مالک نهاد۔ چون بزیارت امام رسید، پادشاه را دید خفیف گشته بود و نحیف شده۔ چون نظر پادشاه بخواجه افتادبرخاست وتعظیم کردوقصهٔ ولایت راسوال کردوخواجه فرمودکه: "ولایت رابتوتسلیم کردیم، برخیزوبمرکب سوارشو"۔ چون پادشاه این

Marfat.com

سخن بشنید بخواجه فرمود که: "دختر مرا قبول کنید" خواجه عزیز ان ولایت را طلبیدند و دختر پادشاه راعقد کردند و روی بروم نهادند ـ بزرگان و کدخدایان روم باستقبال بیرون آمدند وهم چنانچکه خواجه فرموده بود کرده بود ند و منتظر می بودند که خبر آمدن بادشاه شد ـ فی الحال بیرون آمدند و پادشاه را بر تخت نشاندند و دشمنان را یک یک در پیش او ببندهای گران آوردند و بادشاه بفرمود تاهمه را هلاک کردند و بعد ه بفرمود تاشهر را آیین بستند و دختر را بخواجه سپردند ـ خداوند تبارک وتعالیٰ فرزندی داد خواجه عبدالجمیل را، خواجه عبدالخالق نام نهادند ـ

والدعزیزم درخدمت خواجه خضر علیہ السلام چنین گفتند که: "این نام را خواجه اختیار کردند" ـ بعده چون بحد بیست و دوسال رسیدم حضرت خواجه خضر، صلوات اللہ علیه، مرا بخدمت شیخ بردند و شیخ بزرگوار در حضور خواجه تلقین ذکر دل بمن گفتند ـ بعد ه خواجه خضر علیہ السلام فرمودند بخدمت شیخ که: "شمارا بولایت سمرقندمی باید رفت" ـ بعد از آن شیخ بسمرقند آمدند، بعزیزانی که اسامی ایشان مکتوب شده است ـ

چون در سمرقند آمدند در خوشرود، که ازمحلهٔ غاتفرست، سه ماه باشیدند ـ خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی درملازمت شیخ آمدند و تلقین ذکر دل بر گرفتند و بعد نه ماه خواجه عبداللہ برقی آمدند، مرید شدند و سمر قند در زمان این عزیز ان چنان شده بود که از لب آب

Marfat.com

آموی تابقرا خواجه واز ولایت خوارزم تابدخشان هیچ مبتدع وهوادار نبود۔

ووفات حضرت شیخ، قدس اللّٰہ روحه، دربیست و هشتم محرم الحرام بود، درروز پنجشنبه۔ نماز پیشین گزاردند وپشت مبارک درمحراب کردند و اصحاب را فرمودندکه: "آب گرم کنید' اصحاب گریان شدند۔ بعده روی مبارک بطرف خواجه عبداللّٰہ برقی و خواجه حسن انداقی و خواجه احمد یسوی و بندۂ ضعیف عبدالخالق و باقی اصحاب، که آنجا حاضر بودند، کردند و برلفظ مبارک راندندکه: "ماقایم مقام خود خواجه عبداللّٰہ برقی را گذاشتیم، باید که درموافقت او باشید و مخالفت نکنید وچون خلافت بشمارسد نیک زندگانی کنید و اصحاب را فرمایيدتاذکر دل بگویند و ذکر بلند بگویند و آنچه از برای سلطان سنجربن ملکشاه نوشته اند، از آداب، بمر یدان خود و اصحاب خود گویید"۔ بعد از آن روی مبارک بطرف خواجه احمد یسوی کردند و فرمودند که: "سورۂ "فاطر" را و سورۂ "یس" و سورۂ "والنازعات" رابخوانید"۔ چون ختم تمام کردند غریو ازیاران بدر آمد۔ بعده برلفظ مبارک راندند که: "خدای را بند گان اند، که جان دادن ایشانرا بغیر خداوند کسی ندانسته است"، این بیت برخواندند:

درکوی تو عاشقان چنان جان بدهند
کانجا ملک الموت نگنجد هرگز

Marfat.com

بعده تغیری در چهره مبارک شیخ بزر گوار پدید آمد۔ خواجه عبدالله برقی روی بطرف یاران کرد و گفت: "شمابیرون آیید" بعده شیخ فرمودندکه: "مرادرهمین خانه دفن کنید و نماز مرا درمسجد جامع گزاریدو دختر راپسرسید شرف الدین بدهید" و پیش از شیخ بچهل روز عیال ایشان فوت کرده بود و اورا درچاکر دیزه دفن کرده بودند و بعد گفتند: " مرا خواجه عبدالله برقی غسل کند و درقبر مرا خواجه حسن انداقی نهد" و درین سخن بودند که حضرت خواجه خضر و حضرت خواجه الیاس وابدال وغوث و قطب درآمدند وهریک ازین مردان حضرت شیخ رابدرود کردند۔ بعده خواجه خضر علیه السلام دست مبارک دراز کردندو یکی سیبی سفید بحضرت شیخ دادند۔ چون شیخ ماسیب را بوییدند بغوث دادند۔ چون غوث بویید حضرت شیخ مابرلفظ مبارک راندندکه: "یاران نماز را برپای داریدو باخلق خداوندی مهربان باشید و غوث رادرپهلوی من دفن کنید" بعدچون وصیت راتمام کردندمرغ روح شیخ ما بعالم بالا پروازکرد وغوث نیز برموافقت شیخ ماقالب مبارک خالی کردند۔ بعد بزرگان حاضر شدند ووصیت شیخ را بجای آوردیم و ایشان نیز نماز جنازه گزاردند۔ بعد در قبر دفن کردیم۔ قالوا انا الله وانا الیه راجعون وحضرت غوث رانیز درخانه دفن کردیم و آن خانه را گشادیم و صفه عمارت کردیم، تمت۔

حضرت شیخ ما فرموده انه که: "وقت گفتن ذکر، بعد از جمع

Marfat.com

آوردن خاطر و حاضر کردن دل سر زبان را بر کام بالا پیوندند، چنانکه حرکت نکند و همه اعضا برقرار خود باشد و نفس را نگاه دارد، بی تکلف و دروقت گفتن کلمۂ "لااله" اشارت بطرف دست راست کند و دروقت گفتن "الا اللہ" بطرف دل کند و عدد را نگاه دارد و در وقت انقطاع نفس "محمد رسول اللہ" گوید ذکر بدین وجه واسطۂ انشراح صدر و اطمینان قلب بود، تمت۔

بتاریخ روز آدینه چهارم شعبان سنۂ ستماءه بود که دولت پابوس میسر شد خواجه ناصح الدین قلتی و پسر خواجه حمید الدین ناگوری و مولانا حمید الدین شاشی بخدمت حاضر بودند۔ از شیخ ما التماس کردند که شرایط در باب ذکر دل فرمایند۔ بعده شیخ ما بر لفظ درربار راندند که:

"هر رونده ای که قدم درین راه نهد بروی لازمست که دل خود را از غبار غفلت و زنگار طبیعت پاک دارد و از صفات ذمیمه نفسانی صافی گرداند که تصفیۂ دل بگفتن کلمه طیبه طاهره است و شرط آنست که بتعلیم و تلقین شیخ کامل مکمل گوید، تا رفتن این راه بروی آسان گردد"۔

وروزی بابا سلمان عارف ترک سؤال کرد که: "شیخ برهان الدین قلیج میگوید که: "ذکر را چند طهارت شرطست"۔ شیخ ما بر لفظ مبارک راندند که: "پنج طهارت: اول طهارت چشمست چشم باید که پوشیده باشد از دیدن نامحرم، دوم گوش و گوش باید که پاک باشد از شنیدن آوازهای حرام، سوم زبان و زبان باید که پاک باشد از غیبت و دروغ

Marfat.com

و سخن بی فایده و بهتان، چهارم شکم، باید که پاک باشد ازماکولات و مشروبات ومطعومات حرام و شبهت، پنجم باید که صحبت بغافلان وکاهلان و جاهلان ندارد، زیر اکه جبلت آدمی چنینست که باهر که صحبت دارد طبع وی گیرد۔ پس مهم شد صحبت بااهل معرفت داشتن و احوال خودرا ازغیر محرم نهان داشتن، بلکه ازمحرم نیز، گفته اند:

راز خود بایار خود چند انکه بتوانی مگوی

یار را یاری بود از یار یار اندیشه کن

و باز فرمودند که: "چهار چیز دیگر ست که ذکر دل را معتبر گرداند: اول اخلاص، دوم تعظیم، سوم حلاوت، چهارم حرمت۔ زیرا که ذکر بی اخلاص ذکر منافقانست و ذکر بی تعظیم ذکر مبتدعانست و ذکر بی حلاوت ذکر فاسقانست و ذکر بی حرمت ذکر مراییانست" و شرط دیگر فرمودند که: "شیخ باید که از صعوبات راه بگوید و از دشواریهای منازل حکایت کند و از مخاوف و مهالک طریقت مریدرا خبر دهد، تااگر ازراه مجاز آمده باشد یا بهوای نفس آمده باشد برگردد و بعضی از حضرت ابوبکر صدیق، رضی اللہ عنه، روایت میکنند که بتوقف گوید که از راه حقیقت آمده باشد بتکلیف طریقت بدل و جان قبول کند و بصدق ارادت دست دهد، تمت۔

بتاریخ ماه مذکور سنۂ ستمأه بود که دولت پای بوس میسر شد۔ شیخ جمال الدین هانوسی و مولانا شمس الدین نبیرۂ قاضی حمید الدین

Marfat.com

ناگوری و خواجه عین الدین حاضر بودند که پادشاه کاشغر یوسف بن قرا خان بمریدی آمده بود۔ از شیخ سؤال کرد که: "علامت توبه نصوح چند ست؟" شیخ مافرمودند که: "شش است: اول پشیمانی برعمر تلف شده بغفلت، دوم عزم ناکردن بباز گشتن بر گناه، سوم ادای فریضهایی که میان وی و خدایست عزوجل، چهارم رد مظلمهای خلایق چند انکه قوه دارد، پنجم گداختن گوشتی که برتن او از حرام رسته است، ششم چشانیدن بدن خود را الم در طاعت کردن و خلاف نفس و مرادات او کردن، هم چنانکه حلاوت معصیت چشیده بود، اکنون حلاوت طاعت نیز بچشد، واالله اعلم۔

تمت الرساله الشریفة الصاحبیة من مولفات قطب الاقطاب خواجه جهان خواجه عبدالخالق غجدوانی، قدس سره، بتاریخ روز سه شنبه چهارم ماه صفر سنه ۱۰۶۷۔

Marfat.com

رسالہ صاحبیہ

مؤلف

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

ترجمہ

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Marfat.com

رسالہ صاحبیہ

مقدمہ

ایران کے مشائخ تصوف کی عمدہ روایات میں سے ایک (پسندیدہ روایت) وہ کتابیں ہیں جو انہوں نے ایک دوسرے کے مقامات و مناقب میں لکھی ہیں۔ لفظ مقامات ان کی اصطلاح میں کسی شیخ سے جو کچھ دیکھا اور سنا، اس کا بیان ہے۔ بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں ایک طریقہ کے کئی ایک مشائخ کے احوال کا ذکر ہے اور بہت سی کتابیں ان میں سے ایران اور ہندوستان میں تازی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن زیادہ تر کتابیں فارسی زبان میں ہیں ۔ یہ کتابیں انتہائی اہم اور گراں قدر ہونے کے باوجود ان کتابوں کے مقابلے میں کچھ نہیں جن کا ہم اب ذکر کریں گے ہیں کیونکہ وہ کتابیں جو مشائخ کے احوال پر لکھی گئی ہیں زیادہ تر مختصر ہیں ان میں نہ صرف یہ کہ مشائخ کے احوال زندگی کی جزئیات کا ذکر کم ملتا ہے بلکہ اس شیخ کے اقوال کا ذکر بھی کم ملتا ہے ۔ان کتابوں سے فلسفہ اور تصوف کی تاریخ کو ''جو کہ اس شعبہ سے ہے'' اور اسی طرح زبان فارسی کی تاریخ کو بہت کم فائدہ ملتا ہے۔ لیکن نوعِ دوم کی کتابیں زبان فارسی کا اہم ترین خزانہ اور بہت بڑے غنائم میں سے ہیں جو ان سے ہم کو ملیں وہ چاہے اُن مشائخ کے زمانے میں ہی لکھی گئی ہوں یا بعد میں ان کے تفصیلی احوال لکھے گئے ہوں البتہ عبدالقادر بغدادی کے بارے میں کچھ کتابیں اسی طرز کی تازی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اور جو کتابیں صوفیائے ایران، ہندوستان اور ماوراء النہر کے بارے میں ہیں وہ فارسی

Marfat.com

زبان میں ہیں ۔ ان میں کچھ مفصل ہیں اور کہیں مختصر رسالے ہیں اگر میں یہاں ان کتابوں کی فہرست دینا چاہوں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ مجموعی طور پر بہت سے مشائخ صوفیہ پر بہت سی کتابیں ہیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے بہت کم شائع ہوئی ہیں حالانکہ ان کتابوں کا شائع ہونا اہم ترین ادبی و تاریخی کاموں میں سے تھا مشائخ ایران و ماوراء النہر پر ہمارے پاس جو معروف کتابیں ہیں وہ مقامات ابوالحسن خرقانی، ابوسعید ابوالخیر، روز بہان بقلی، عبدالقادر گیلانی، ابواسحق کازرونی، مولانا جلال الدین بلخی، بہاء الدین نقشبند، ابویعقوب یوسف ہمدانی، مودود چشتی، علاء الدولہ سمنانی، میر سید علی ہمدانی، عبیداللہ احرار، احمد جام ژندہ پیل، خواجہ محمد پارسا، علاؤالدین عطار، شاہ نعمۃ اللہ ولی، صفی الدین اردبیلی، سعدالدین کاشغری، امیر سید کلال بخاری اور نورالدین عبدالرحمن جامی ہیں جبکہ معین الدین سکزی، فریدالدین گنج شکر یا شکر گنج، نظام الدین، میر سید محمد گیسودراز، شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، امام ربانی مجدد الف ثانی، شرف الدین یحییٰ منیری اور ایک کثیر تعداد مشائخ ہندوستان کی ہے اور کہیں تو ایک شخص پر متعدد کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔

ان کتابوں کا ایک بڑا فائدہ جو تاریخ کو ملا یہ ہے کہ ان کتب کے مولفین نے ہر زمانے کے عام لوگوں کی زندگی کو کمال امانت وصداقت سے بغیر کسی تغییر و تملیق کے لکھ کر ہمارے لیے چھوڑا ہے آج دنیا کے دانشور، عام لوگوں کی (۱) شرح زندگی کو اس عصر و دیار کی تاریخ قرار دیتے ہیں نہ کہ بادشاہوں کی زندگی یا حکومتوں، درباروں اور جنگوں کے حالات کو ۔

ہر دور میں ایک بادشاہ اور چند درباریوں کے مقابلے میں دوسرے ہزاروں

Marfat.com

اور کروڑوں لوگ زندگی گزارتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی کے متعلق جانیں کیونکہ معاشرہ اور ملک انہیں سے ملکر بنا ہے نہ کہ ایک فرد جابر اور اس کے چند حاشیہ نشین اور درباریوں سے۔ اس عظیم مقصد کے لیے ہمیں ان کتابوں کی ضرورت ہے جن کے لکھنے والوں کی راست گوئی اور حق پرستی میں کوئی شک وتردد نہ ہو۔

ان کتابوں کا دوسرا بڑا فائدہ جو ہم اٹھاتے ہیں وہ ادبی ہے۔ کیونکہ یہ کتابیں اکثر اس دور میں رہنے والوں کی لکھی ہوتی ہیں جس میں اس دور کی سادہ ترین زبان اور محاورات ومکالمات ہوتے ہیں یہ ہمارے ادبیات کی محفوظ اور بہترین اسناد ہیں جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی اگر کسی نے کوئی تحریر اس شیخ کے بعد والے دور میں لکھی ہے تب بھی اس شیخ کے دور کے مطابق ترتیب دی ہے اس طرح اس کا فائدہ ختم نہیں ہوا۔ ان رسائل میں سے ایک چھوٹا سا رسالہ جو اس بارے میں ہمارے پاس ہے صاحبیہ کے نام سے جو کہ مشہور عارف حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی کے مقامات واحوال زندگی پر ہے۔ جسے ان کے معروف مرید وجانشین خواجہ عبدالخالق غجدوانی نے لکھا ہے۔ جو اس کتابچے میں شایع کیا جارہا ہے۔

ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور خواجہ عبدالخالق غجدوانی دونوں اس معروف سلسلہ سے ہیں کہ جس کی تکمیل وتہذیب بعد میں بہاء الدین نقشبند نے کی تب سے ''نقشبندیان یا نقشبندیہ'' کے نام سے مشہور ہوئے اور یہ سلسلہ تصوف کے عظیم ترین حلقے کی صورت میں سامنے آیا اور صدیوں سے وسطی ایشیا اور ماوراء النہر، افغانستان، ترکستان، ہندوستان، عراق، ایران، ترکیہ اور شمالی افریقہ میں بہت وسیع ادارے بنے جو کہ تصوف ایزان کے وسیع ترین ادارے تھے اور اب بھی اس ملک کے بہت سے صوفیہ اسی طریقہ

Marfat.com

پر ہیں البتہ ہندوستان میں دسویں صدی کے آخر اور گیارھویں کے آغاز میں ایک بڑے رہنما اس سلسلہ میں پیدا ہوئے جو احمد بن عبدالاحد، فاروقی نقشبندی کابلی سرہندی کہلائے اور ۱۰۳۵ھ میں ان کا وصال ہوا۔ چونکہ دوسرے ہزارہ کے آغاز میں ہوئے تھے ان کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا گیا اور اس دن سے ایک اور طریقہ نقشبندیوں کے درمیان رائج ہوا جس کو اسی مناسبت کی وجہ سے ''مجددی'' کہا جانے لگا اور اب پاکستان اور ہندوستان میں اس سلسلہ کے کثیر لوگ ہیں۔ بارھویں صدی کے آخر میں ایران و عراق کے کردیوں اور عثمانیوں میں بھی ایک نقشبندی رہنما آئے تھے جن کا نام ضیاء الدین خالد بغدادی سلیمانی عثمانی تھا وہ زیادہ تر دمشق میں سکونت پذیر رہے انہوں نے بھی ایک اور طریقہ رائج کر دیا جو ان کے نام کی مناسبت سے خالدی کہلایا ہے اور آج کردستان (ایران)، عراق، سوریہ اور ترکیہ کے نقشبندی اسی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہاء الدین نقشبند سے پہلے کچھ مشائخ تھے جو خواجہ بہائ الدین کے اسلاف تھے چونکہ بعد میں ان کو اس طریقہ میں خواجہ کا لقب دیا گیا ہے اس لیے ان کو ''خواجگان'' اور اس طریقہ کے سلوک کو طریقہ خواجگان کہا جاتا ہے۔

بہاء الدین محمد بن محمد بخاری نقشبند شہر بخارا سے باہر ایک دیہات قصر عارفاں میں محرم ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ اتوار کی رات وصال فرما گئے اس وقت ان کا مزار وہاں پر مشہور ہے ان کا سلسلہ ایران کے مشہور عارف بایزید بسطامی تک پہنچتا ہے ان کے اور بایزید بسطامیؒ کے درمیان پندرہ مشائخ تھے جو یکے بعد دیگرے جانشین ہوئے اور ان کو خواجگان کہتے ہیں ترتیب حسب ذیل ہے بایزید بسطامی، ابوالحسن خرقانی، ابوعلی رودباری، ابوعلی کاتب، ابوعثمان مغربی، ابوالقاسم گرگانی،

Marfat.com

ابوعلی فارمدی، ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی، حسن انداقی، احمد یسوی، عبدالخالق غجدوانی، عارف ریوگری، محمود الخیر فغنوی، علی رامتینی خواجہ عزیزان محمد بابا سماسی، امیر سید کلال، بہاء الدین نقشبند۔

بایزید بسطامیؒ سے ایک اور طریقہ بھی چلا ہے جو آپ کے نام ''طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان'' کے مطابق طیفوریہ کے نام سے معروف ہے بایزید بسطامی اور ان کی زندگی کے دور سے متعلق بہت ساری باتیں ہیں جو اختصار سے بیان نہیں ہو سکتیں۔

خواجہ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی، جن کے احوال میں یہ رسالہ ''صاحبیہ'' لکھا گیا ہے، شیخ ابوعلی فضیل ابن محمد فارمدی طوسی: (۴۷۷ھ) کے مرید و جانشین تھے۔ حصول علم کے لیے جو سفر انہوں نے کیے اس دوران وہ ابواسحق شیرازی، عبدالقادر گیلانی، عبداللہ جوینی اور حسن سمنانی سے بھی فیض یاب ہوئے اور ان کے معمولات فقہ حنفی کے مطابق تھے۔ ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے راستے مرو میں ۵۳۵ھ ۸ محرم بروز جمعرات رحلت فرما گئے ان کی قبر مرو میں ہے اور ان کے چار خلفا تھے جو پے در پے ایک دوسرے کے جانشین ہوئے۔ خواجہ عبداللہ برقی، خواجہ حسن انداقی، خواجہ احمد یسوی، اور خواجہ عبد[illegible] انی، آپؒ (خواجہ ابویعقوب) ۱۸ سال کی عمر میں اپنے شہر سے بغداد چلے گئے پھر اصفہان، آذربائیجان اور بخارا میں بھی تحصیل علم کی اور ایک مدت سمرقند اور ہرات میں بھی رہے اسی رسالہ میں ان کا نسب ۴۴ پشتوں سے کیومرث اور ۴۶ واسطوں سے آدم اور ۶ واسطوں سے امام ابوحنیفہؒ تک پہنچتا ہے کچھ بیان کی ضرورت نہیں کہ اس طرح کے نسب نامے کمزور اور من گھڑت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

خواجہ عبدالخالق بن عبدالجمیل غجدوانی غجدوان کے تھے (غُجدُوَان) جو بخارا سے ۶ فرسنگ پر واقع ایک بڑا شہر ہے اور وہاں ہفتہ بازار مشہور ہے۔ آپ کے والد ایک بزرگ دانشمند، عبدالجمیل امام مشہور تھے اور ان کی نسبت امام مالک بن انس تک پہنچتی ہے لیکن کچھ کتابوں میں ان کا نام غلطی سے عبدالجلیل لکھا گیا ہے پہلے آپ روم کے شہر ملاطبہ ''ایشیائے صغیر'' میں رہتے تھے کہتے ہیں وہاں حضرت خضر نے ان کو بیٹے کی بشارت دی تھی اور یہ دلیل ہے کہ وہ ملاطبہ میں پیدا ہوئے ہیں لیکن جیسا کہ بعد میں معلوم ہوگا خضر علیہ الرحمۃ ان کے والد کے (معاصرین میں سے) ایک معاصر کا نام تھا۔ ان کے والد کچھ مدت بعد ماوراء النہر چلے گئے وہاں سکونت اختیار کی لیکن بعض محققین ان کی جائے ولادت غجدوان بتاتے ہیں اور بعض علم وفضل نے ان کی پیدائش کو بخارا میں لکھا ہے۔

پہلے بخارا میں تعلیم حاصل کی کہتے ہیں کہ اپنے استاد امام صدرالدین جو کہ بزرگ دانشمندوں میں سے تھے تفسیر پڑھتے جب اس آیت ''ادعوا ربکم تضرعاً و خفیة انه لایحب المعتدین'' پر پہنچے اپنے استاد سے پوچھا کہ خفیۃً کا مطلب اور اس کا طریقہ کیا ہے؟ اگر پڑھنے والا اونچا پڑھے یا پڑھنے کے دوران اپنے اعضاء (زبان ہونٹ وغیرہ) کو ہلاتا ہے تو دوسرا اس سے مطلع ہو جاتا ہے اور اگر دل ہی دل میں ادا کرے تو حکم حدیث ''الشیطان یجری من آدم مجری الدم'' کی زد میں آجاتا ہے استاد نے کہا یہ علم لدنی ہے اگر خدا چاہے تو اہل اللہ میں سے کوئی تمہیں مل جائے گا وہ تجھے سکھا دے گا خواجہ اسی طرح منتظر رہے یہاں تک کہ خضر ملے اور وقوف عددی کی تلقین کرادی خواجہ جلال الدین پارسا نقشبندیوں کے مشہور پیشوا جو ۸۲۳ھ

Marfat.com

میں گذرے ہیں اپنی معروف کتاب فصل الخطاب (طبع تاشکند) ۱۳۲۱ھ، ص:۵۱۸۔۵۲۰ میں ان کے بارے لکھتے ہیں ''وہ شیخ علی الاطلاق (یعنی شیخ کل)، قطب باستحقاق، مطلع انوار، منبع اسرار، کاشف حقائق خواجہ عبدالخالق غجدوانی (قدس اللہ روحہ) انکا طریقہ اس سلسلہ میں تجت ہے اور وہ تمام فرقوں میں مقبول ہیں دائماً راہ صدق وصفا، متابعت شریعت، سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بدعت وخواہش نفسانی سے دوری میں کوشاں رہے اپنی پاکیزہ روش کو اغیار کی نظر سے پوشیدہ رکھا۔

منقول ہے کہ بروز عاشورا ایک جم غفیر خواجہ کی خدمت میں حاضر تھا وہ معرفت کے متعلق گفتگو کررہے تھے اچانک ایک جوان آنکلا زاہدوں کی صورت میں خرقہ پہنا ہوا مصلیٰ کندھے پر ڈالے ایک کونہ میں بیٹھ گیا حضرت خواجہ نے اس کی طرف دیکھا کچھ دیر بعد وہ کھڑا ہوا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله عزوجل'' اس حدیث کا مطلب اور راز کیا ہے خواجہ نے فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ کہ زنار (صلیبی علامت) اتار دو اور ایمان لے آؤ جوان نے کہا نعوذ باللہ میرے پاس کوئی زنار نہیں خواجہ علیہ الرحمۃ نے خادم کو اشارہ کیا خادم اٹھا اور اس کے سر سے خرقہ اٹھایا نیچے سے زنار نکلا وہ جوان گھبرایا اور زنار کو پھینک دیا اور ایمان لایا خواجہ نے فرمایا آؤ ہم بھی زناروں کو اتار پھینکیں اور ایمان لے آئیں اور جس طرح اس نے ظاہری زنار اتار پھینکا ہم باطن کے زنار (یعنی عجب) کو اتار دیں اور جس طرح وہ بخشا گیا ہم بھی بخشے جائیں یہ سن کر یاران طریقت پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور خواجہ کے قدموں میں گر پڑے اور تجدید توبہ کرنے لگے۔

منقول ہے کہ ایک دن ایک درویش نے حضرت خواجہؒ کی مجلس میں کہا کہ اگر

Marfat.com

خدا تعالیٰ مجھے اختیار دیدے بہشت و دوزخ کا تو میں دوزخ اختیار کرونگا کیونکہ میں عمر بھر نفس کے پیچھے نہیں چلا درعین حال بہشت میرا مقصود تھا اور دوزخ خدا کا اور میں اپنی مراد (بہشت) پر حق تعالیٰ کی مراد (دوزخ) کو ترجیح دونگا حضرت خواجہ نے اس بات کو رد کر دیا کہا بندہ کو اختیار سے کیا کام! جہاں جانے کا حکم ہو جائے جہاں رہنے کا حکم ملے رہے بندگی یہ ہے وہ نہیں جو تم کہہ رہے ہو۔ اسی درویش نے پوچھا شیطان کو اس راہ پر چلنے والوں پر کوئی دسترس ہے یا نہیں؟ خواجہ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص فنائے نفس کے مقام تک نہ پہنچا ہو جب وہ غصہ میں آئے تو شیطان اس پر حاوی ہو جاتا ہے لیکن اگر سالک فنائے نفس تک پہنچا ہوا ہو اس کو پھر غصہ نہیں غیرت آتی ہے اور جہاں غیرت ہوتی ہے وہاں سے شیطان گریز کرتا ہے اور یہ وصف اس شخص میں پیدا ہوتا ہے جو راہِ حق کی طرف جا رہا ہو کتاب خدا اس کے داہنے ہاتھ میں اور سنت مصطفیٰ اس کے بائیں ہاتھ میں اور وہ ان دو روشنیوں کے درمیان راستہ طے کرے۔

منقول ہے کہ دور سے آیا ہوا ایک مسافر حضرت کی خدمت میں بیٹھا تھا اچانک ایک خوبصورت نوجوان خواجہ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور دعا کی درخواست کی خواجہ نے دعا کی اور وہ غائب ہو گیا۔ اس مسافر نے پوچھا یہ کون تھا جس نے آپ سے دعا کرائی اور غائب ہو گیا۔ خواجہؒ نے فرمایا وہ جوان ایک فرشتہ تھا اس کا مقام چوتھے آسمان پر تھا اس سے کوئی تقصیر ہوئی تو حق تعالیٰ نے اسے اس مقام سے گرا کر آسمان دنیا پر پہنچا دیا تھا اس نے دوسرے فرشتوں سے بات کی کہ اب کیا کروں کہ اپنے مقام پر بحال ہو سکوں انہوں نے اس کو یہاں کا پتہ دے دیا وہ اس لیے آیا تھا ہم سے دعا کروائی ہم نے دعا کی حق تعالیٰ نے ہماری دعا اس کے حق میں قبول فرمائی اور اس کو اپنے مقام پر

Marfat.com

بحال کر دیا مسافر نے کہا کہ خواجہ میرے لیے ایمان کی دعا کر کے میری مدد فرمائیں تا کہ یہاں شیطان کے جال سے سلامت رہ سکوں خواجہ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر ادائے فرض کے بعد جو دعا کی جائے مستجاب ہوتی ہے۔تم اپنا کام کرو اور فرض کے بعد دعا کر کے ہمیں یاد کرو ہم بھی دعا کر کے تمہیں یاد کریں گے امید ہے کہ اس درمیان قبولیت کا اثر ظاہر ہو جائے ہمارے حق میں بھی اور تمہارے حق میں بھی۔ نیز ان کی دیگر کرامات میں سے یہ بھی آیا ہے کہ کہتے ہیں جوانی میں خضر نے ان کو فرزندی میں قبول کیا اور ان سے کہا کہ پانی کے حوض میں جائے اور دل میں کہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جب انہوں نے ایسا کیا سبق سیکھ لیا اور کام میں لگ گئے کشادگی پائی اور آغاز سے لیکر انجام تک سب کے ہاں مقبول تھے اور اس کے بعد خواجہ یوسف ہمدانی بخارا چلے گئے اور عبدالخالق غجدوانی نے ان کی صحبت پائی رسالہ صاحبیہ میں جو کہ ۶۰۰ھ میں تالیف کی جس کا ذکر بعد میں آئے گا، اس بارے ذکر کیا ہے۔

جامی نفحات الانس میں لکھتے ہیں عبدالخالق ولایت میں اس مرتبہ پر پہنچے ہوئے ہیں کہ ایک نماز کے وقت میں وہ کعبہ جاتے اور آتے اور شام میں ان کے بہت سے مرید ظاہر ہوئے اور وہاں خانقاہ اور آستانہ بھی پایا گیا ہے اور ایک مدت وہاں لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ اور جو کچھ انہوں نے اپنے متعلق کہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمدان، ہرات، سمرقند اور بخارا میں بھی رہے ہیں اور آخری عمر میں غجدوان رہے ہیں اور وہیں وفات پائی داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں ان کی رحلت ۵۷۵ھ لکھی ہے اور مؤلف خزینۃ الاصفیاء نے یہ قطعہ ان کی شان میں لکھا ہے۔

Marfat.com

عبدخالق غجدوانی شیخ حق
رفت از دنیا بفردوس برین
انتحالش "آفتاب کامل" است
هم بفرما "مطلع نور یقین"
باز "محبوب نبی مجتبیٰ"
نیز "تاج الاولیاء مهدی دین"

(یعنی عبدالخالق غجدوانی شیخ حق دنیا سے فردوس بریں چلے گئے ان کی رحلت کی تاریخ ان الفاظ سے اخذ کریں۔ آفتاب کامل، مطلع نور یقین، محبوب نبی مجتبیٰ، تاج الاولیاء مھدی دین)

یہ سب جملے بحساب جمل ۵۷۵ بنتے ہیں لیکن یاد رہے کہ خزینۃ الاصفیاء متاخرین میں سے ہیں انہوں نے جو تاریخ کتابوں سے دیکھی یہ قطعہ لکھا اور بعض دیگر کتابوں میں ان کی تاریخ رحلت ۶۱۷ ھ لکھی گئی ہے اور یقیناً یہ تاریخ درست ہے کیونکہ ان کے مرشد ابو یوسف ہمدانی ۵۳۵ ھ میں رحلت فرما گئے ہیں اور چونکہ آپ ان کے بعد کئی برس زندہ رہے ہیں ان کے چوتھے خلیفہ تھے ابو یوسف کی وفات کے بعد حسن انداقی اور احمد یسوی ان سے پہلے مقام بزرگی و شیخوخت میں تھے لازماً ان کے بعد طویل مدت زندہ رہے ہوں گے چنانچہ حسن انداقی ۵۵۲ میں اور احمد یسوی ۵۶۲ میں فوت ہوئے ہیں اور چاہیئے کہ دونوں ان سے پہلے فوت ہوئے ہوں تاکہ مقام ارشاد (و خلافت) ان تک پہنچے ان سب باتوں کے علاوہ خود اسی رسالہ صاحبیہ میں دو جگہ تاریخ و صال ۶۰۰ ھ درج کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ۶۰۰ ھ کے بعد بھی زندہ رہے

Marfat.com

ہوں گے خواجہ عبدالخالق کے چار خلفا تھے خواجہ احمد صدیق خواجہ اولیائ کبیر معروف بہ اولیاء کلاں، خواجہ سلیمان کرمینی، خواجہ عارف ریوگری اور یہ چاروں نقشبندی مشائخ کے بزرگان ہوئے ہیں (خواجہ عبدالخالق) ان کی تصوف میں کئی تالیفات ہیں ان میں ایک وصیت نامہ ہے جو خواجہ اولیاء کبیر خلیفۂ دوم کے لیے لکھا اس کے کچھ حصے فخر الدین علی بن حسین کاشفی (جن کا تخلص صفی تھا) رشحات عین الحیوٰۃ میں ان کے حالات کے ضمن میں لائے ہیں اور ایک چھوٹا حصہ بنام مجموعہ رسائل سلوک طریقہ نقشبندیہ میں آیا جو کہ مطبع مفید دکن سے چھپا ہے دوسرا یہی رسالہ صاحبیہ ہے جو ان صفحات پر چھپ کر شائع ہوا۔

وہ فارسی شعر بھی کہتے اور بہت سے مشائخ صوفیہ کی طرح ان کی بھی چند رباعیات رہ گئیں ہیں جو ان کے نام سے مشہور ہیں کچھ اس طرح ہیں:

گر در دلت از کسی شکایت باشد
درد دل تو ازو بغایت باشد
زنہار بانتقام مشغول مشو
بد را بدی خویش کفایت باشد

اگر تیرے دل میں کسی کے لیے شکوہ ہو، اس سے تجھے بہت دکھ ملا ہو، رک جاؤ اس سے انتقام لینے کی نہ سوچو، کیونکہ برے کے (انجام) کے لیے اس کی برائی ہی کافی ہے۔

و در صف دوستان ماباش و مترس
خاک در آستان ماباش و مترس
گر جملہ جہان بقصد جانت خیزند
دل دار قوی وزان ما باش ومترس

Marfat.com

ہمارے دوستوں میں ہو جاؤ اور نہ گھبراؤ، ہمارے درآستاں کے خاک بن جاؤ پھر نہ گھبراؤ، اگر سارا جہاں بھی تیری جان کا دشمن بن جائے، دل قوی رکھو اور ہمارے ساتھی بنو اور نہ گھبراؤ۔

.....

بردوست مبارکیم و بردشمن شوم
در جنگ چو آھنیم و در صلح چوموم
اندر تہ کوہ عجدوان منزل ماست
تمشیر دو رویہ می زنیم تادر روم

دوستوں کے لیے ہم مبارک ہیں اور دشمن کے لیے آفت، جنگ میں فولاد کی طرح (سخت) ہیں اور صلح کی جگہ موم کی طرح (نرم)، عجدوان کے پہاڑ میں ہمارا مسکن ہے، دورویہ تلوار چلاتے ہیں در روم تک۔

.....

درویشانیم نشستہ در کوہ ودرہ
آنجا کہ پلنگ و شیر از و درگذرہ
پیران قوی دارم و مردان سرہ
ہر کس کہ بما کج نگرہ جان نبرہ

ہم پہاڑ اور درہ میں رہنے والے درویش ہیں، جہاں شیر اور چیتے بھی گھبراتے ہیں گزرنے سے، پیر قوی اور مرد کامل والے ہیں، جو ہماری طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھے گا وہ بچے گا نہیں۔

.....

Marfat.com

چون می گذرد عمر کم آزاری بہ
چون می دھدت دست نکو کاری بہ
چون کشتۂ خود بدست خود میدروی
تخمیکہ نکو ترست اگر کاری بہ

عمر کم آزادی میں گزرے بہتر ہے، اگر تجھ سے نیکی کے کام ہوسکیں تو بہتر اپنے ہاتھ سے بویا اپنے ہاتھ سے کاٹو گے اس لیے جتنا بہتر بیج بوسکو بہتر ہے۔

.....

م آخذ جن کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ مجمع الفصحاء، ریاض العارفین، تذکرۂ روز روشن، سفینۃ الاولیاء، خزینۃ الاصفیاء، رشحات عین الحیوۃ، نفحات الانس، فصل الخطاب، ہفت اقلیم۔

[illegible] نے اپنے مرشد ابو یوسف [illegible] کے حالات پر لکھا ہے اس کا متن اس نسخہ کی بنیاد پر ہے جو منکل، ۴ صفر ۱۰۶۷ میں پورا ہوا ہے۔ اگلی جلد میں ایک اور رسالہ آئے گا جو کہ مقامات عبدالخالق غجدوانی اور خواجہ ریوگری ریوگر کے باشندوں میں کسی نے لکھا ہے جس کی وفات ۷۱۵ھ ہے اور لکھنے والا معلوم نہیں اور اس متن کا دارومدار اس نسخہ پر ہے جو شرح بیتین جامی کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ خط اور کاغذ سے واضح ہے وسط ایشیاء میں لکھا گیا ہے اور میر عابدین میر عبید نے ۱۸ شعبان ۱۲۹۵ھ کو اس نسخہ سے لکھا جو جمعرات ۱۸ صفر ۱۲۳۳ کا ہے اور بہت غلطیوں سے پُر نسخہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس کا کاتب ناسمجھ شخص تھا اور یہ نسخہ صفر ۱۳۳۰ھ میں، جب میں افغانستان میں تھا کابل میں میرے ہاتھ لگا اور شرح بیتین جامی سے میری مراد مثنوی کے پہلے دو کی شرح ہے بانسری کے بارے میں، جامی کے چھوٹے رسائل میں سے مشہور ہے اور ان دو بیتوں کی نظم ونثر میں شرح کی ہے۔ (۲۰ بھمن ماہ ۱۳۳۱)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰھی بأخص صفاتک وبعز جلالک وبعظمة انبیاء ک وبدم شھدائک و بنفس أصفیاء ک، نسألک زیادة فی العلم و برکة فی الرزق وتوبة قبل الموت و مغفرة عندالموت وراحة بعد الموت ونجاة من النار ودخولا فی الجنة وعافیة فی الدنیا والآخرة۔

بندگان بارگاہ احدیت میں کمزور ترین بندہ اور حضرت صمدیت کے شکستگان میں نحیف ترین بندہ عبدالخالق بن عبدالجمیل نزلہ اللہ بمقاصد السالکین و وصلہ بمقامات العارفین آمین یارب العالمین عرض کرتا ہے کہ جوانی میں جو غرور کا وقت تھا اور سرور اور خواہشات نفسانی کے غلبہ اور وساوس شیطانی کے دن تھے اچانک ''ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء'' کا جذبہ داعیہ طلب بن کر اس ضعیف کے ضمیر میں نمودار ہوا اور ''ان اللہ یحب معالی الامور'' کا تقاضا تھا تو عزم برادران ''اصحب مع اللہ'' کے تحت پکا ہو گیا۔ اور ملہم غیب اس بے چارہ کے دل کے صحیفے پر اپنے قلم رشد سے یہ نقش کرتا ہے کہ: ان کرامات اور اس سلطنت کا دریافت اور اس سعادت تک رسائی کسی سالک محقق کی اقتدیٰ اور مخدوم مرفق کی خدمت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ میرے قضیۂ صادقہ کے مطابق ''من طلب شیئا وجد وجد'' اور ''یھدی اللہ لنورہ من یشاء'' کی نشانی کے مطابق میں نے اس ولی قبۂ ولایت اور اس صفی کعبۂ ہدایت اس مرشد صمدانی شیخ ابو یوسف یعقوب ہمدانی کے قدم پر اپنا سر ارادت رکھا اس آستانہ کے معتکفین کیساتھ ارادت اور حقائق سے آگاہ خاندان کے آستانۂ رفیعہ کے خادمین سے محبت کا دم بھرنے لگا اور ایک مدت اس راہ مستقیم پر اس بیابان طریقت کے سیاح اور

Marfat.com

دریائے حقیقت کے غواص متابع شرع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مکاشف اسرار غیبی ابو یوسف یعقوب بن عبدالواحد بن عبدالباسط بن ظمظم بن باقر بن محمد بن اسمٰعیل بن ابوحنیفہ بن نعمان بن ثابت بن مرزبان بن شیت بن زید بن ہرمز بن پرویز بن دارا بن داراب بن کسری بن دارنوش بن اشکبوس ابن ایزدیار بن کلباد بن بہوش بن نیارام شاہ بن اردشیر بن بہمن بن اسفندیار بن کشتاسب بن لہراسب بن طہماسب بن کیکاوس بن کیقباد بن نوذر بن منوچہر ابن ایرج بن فریدون بن جم بن جمشید بن برد بن طہماس بن ھوشنک بن شیر ہند بن جرجیس بن سام بن احنوس بن گیومرث بن شیث بن آدم علیہ السلام، کی متابعت اور نیازمندی میں استقامت سے گذارا اور انہوں (حضرت سلطان اولیاء) نے اس بے بضاعت ضعیف اور اس بے استطاعت فقیر کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی سفارش سے تعلیم و تلقین ذکر قلبی سے مشرف کر دیا۔

اب بادشاہ، وزراء، علماء زہاد، درویش اور ہر خاص و عام تمام خلائق پر واجب ہے کہ اس خواجہ بزرگ عالم ربانی شیخ ابو یوسف یعقوب ھمدانی کے متابع اور مطیع ہو جائیں کیونکہ اس معزز (ہستی) نے کسی بھی طرح سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی مخالفت نہیں کی ہے۔ صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و سلف کے مطابق زندگی گذاری ہے۔ محفوظ شہر ہمدان اور جہاں بھی ہوتے ہمیشہ یہ مبارک الفاظ دہراتے: ''سیدھا راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے کیونکہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے ابو ہریرہ لوگوں کو سکھاؤ میری سنت اور تم بھی عمل کرو تا کہ قیامت کے دن تمہارے لیے نور بن جائے۔'' چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یہ تھا تو شیخ بزرگ اپنے پاک روشن اصحاب، پیروکاروں اور سنگیوں خواجہ حسن انداقی، عبداللہ برقی، خواجہ احمد یسوی، خواجہ علیانہ اور یہ

Marfat.com

فقیر داعی عبدالخالق بن عبدالجمیل اور باقی درویش جو حاضر خدمت تھے کو شرع نبوی کے رستے پر چلنے کی تعلیم دیتے تھے اور ہوی و بدعت، مخالفتِ شریعت اور اہل فتنہ و بطلان کے رستے پر چلنے سے اور مقلدوں کی تقلید سے بچا رکھتے تھے۔ ان بزرگوار اور ان کے عزیزوں کا طریقہ تمام آفات سے پاک ہے نہ اس میں تعطیل کا رنگ ہے نہ تشبیہ کی بو بلکہ نور ہدایت اور معرفت ہے۔ ہمارے حضرت شیخ یہ مبارک الفاظ فرماتے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق کی روش ہے (رضی اللہ عنہ) قرن بہ قرن ہم تک پہنچی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ پس تمام مومنین اور اس راستے پر چلنے والوں پر واجب ہے کہ اس برگزیدہ کی رائے کے پیرو بن جائیں اور اس گھرانے کی صحبت اختیار کریں اور ان کے طریقہ کے مطابق سلوک طے کریں اور اس طائفہ کی مجالست و موانست سے دور نہ ہوں مقام شاہزادہ قثم بن عباس (زیارتگاہ) پر فرمایا کہ جو اس روش پر عمل کرے اور اس سے متمسک ہو جائے یقینا تمام گمراہیوں سے محفوظ ہو جائے گا اور دریائے بدعت کی موج سے نجات پائے گا۔

اس کے بعد یہ مبارک الفاظ فرمائے: اے عبدالخالق جان لو کہ راہ حق کا سلوک دو طرح ہے (۱) سلوک ظاہر (۲) سلوک باطن

سلوک ظاہر وہ ہے جس میں سالک بہر حال حدود شرعی کا خیال رکھے اور بقدر ممکن محافظت کرے، ہوائے نفس سے اجتناب کرے اور سلوک باطن وہ ہے جس میں تصفیۂ قلب کے لیے کوشاں رہے اور صفاتِ ذمیمہ نفسانی کو مٹانے کی سعی بلیغ کرے کیونکہ طہارت باطن کا مطلب یہی ہے۔ اور ذکر قلبی میں بے حد جدوجہد کرے تا کہ قلب ذکر حق سے گویا ہو جائے اس تلقینِ ذکر قلبی کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

Marfat.com

عنہ سے ہوئی ان سے سلمان فارسی کو پہنچا اور ان سے جعفر الصادق اور ان سے یہ فیض سلطان بایزید اور ان سے شیخ ابوالحسن خرقانی اور ان سے شیخ بزرگوار ابوعلی فارمدی طوسی اور ان سے ہم تک پہنچا ہے۔

یہ الفاظ ارشاد فرمائے اور سر کو جھکایا اتنے میں اذان ظہر ہوئی نماز ظہر ادا کی پھر یہ مبارک الفاظ ارشاد فرمائے کہ اے درویش اگرچہ اس سلسلہ میں ان معزز خادموں کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن ان اکابر کی تخصیص اس اعتبار سے ہے کہ اس سلسلہ کے اساطینِ کشف اور بزرگان مشاہدہ یہی ہیں۔

اس کے بعد روئے مبارک اس فقیر کی طرف کیا اور یہ مبارک الفاظ ارشاد فرمائے: اے عبدالخالق جب شیخ بزرگوار خواجہ (ابو) علی فارمدی دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے مجھے شریعت وطریقت میں کوئی بھی مشکل پیش آتی میں ان کی روح سے التماس کرتا اور اسی لمحہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روح اس واقعہ میں رہنمائی فرماتی اور اس راہ کے فوائد میں سے جو کچھ خواجہؒ علی کلاں سے مجھے پہنچتا اس راہ کے سالکین اور بارگاہ الٰہی کے نیاز مندوں تک پہنچا دیتا، اس کے بعد میری طرف چہرہ مبارک کیا اور یہ مبارک الفاظ ارشاد فرمائے: ''اے عبدالخالق جس طرح سے میں خواجہ علی کلاں کا خلیفہ چہارم تھا تم بھی ہمارے چوتھے خلیفہ ہو گے'' اور دیکھا کہ آپ کی چشم ہائے مبارک پرُنم ہو گئیں۔

اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہو گا؟ شیخ نے یہ مبارک الفاظ ادا فرمائے: ''ہمارے بعد خواجہ عبداللہ برقی ہوں گے اور ان کے بعد خواجہ حسن انداقی اور ان کے بعد خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہم اور جب خواجہ احمد یسوی ترکستان سفر کریں گے تم خلیفہ ہو جاؤ گے پس راہ شرع حضرت محمد رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت قدم رہنا اور شرع کی حد سے ایک ذرہ تجاوز نہ کرنا اور جس کو بھی شرع کی مخالفت کرتے دیکھو منع کرنا (واللہ تعالیٰ اعلم)''

۱۱ رمضان سنہ ۵۰۴ بدھ کا دن تھا سنجر بن ملکشاہ نے قاسم بن جوکی کو سمرقند خط بھیجا اور اس خط میں لکھا تھا: ''حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ علی بن محمد، قاضی علاؤ الدین عمر، خواجہ عماد الدین، امیر عبدالوہاب، خواجہ دھقان، شیخ بکرالدین عمر، شیخ عزالدین، شیخ ابوالقاسم بن یوسف، شیخ لالا چاکر اور شیخ محمد رحمہم اللہ شہر سمرقند کے بزرگان معلوم فرمائیں کہ سنا ہے وہ خواجۂ سبحانی، شیخ ابو یوسف ہمدانی بزرگی کو پہنچے ہیں ہمیں ان کی طرف جانے کی فرصت نہیں کیونکہ سلیمان شاہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ ہمارے ملک کی طرف (حملہ کے لیے) روانہ ہوا ہے اس لیے ملک کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا لہٰذا درویشوں کے خانقاہ کے خرچ کے لیے بڑی احتیاط اور حلال روزی سے قاسم بن جوکی کو پچاس ہزار دینار بھیج دیے گئے۔ فاتحہ پڑھ دی جائے پوری توقع ہے کہ حضرت شیخ کی سند لکھ کر ہمیں بھیج دیں کیونکہ سنا جاتا ہے حضرت شیخ کی روش، روش صحابہ جیسی ہے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

تاکید کی جاتی ہے اس (کام) کو اہم جانیں اور طالب کو اس دولت سے مشرف فرمائیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام خواجۂ عبداللہ برقی کے کمرے میں احباب کی خدمت میں آئے اور خواجہ حسن انداقی خواجہ احمد یسوی (رحمۃ اللہ علیہم) خواجہ شاہ غاتفری، خواجہ علیانہ، شیخ محمد نظام الدین ماتریدی، خواجہ محمد، خواجہ کاروزن کلابادی، خواجہ محمود سوجی، خواجہ پل (؟) غاتفری، ابوموسیٰ، امام یحییٰ غاتفری، خواجہ اسحاق، امام سلمان عارف خواجہ محمد جہلہ؟؟ خواجہ قریش، خواجہ آدم شاوداری، خواجہ رباط (؟) اور

Marfat.com

اس فقیر عبدالخالق کو اکٹھا کر کے سلطان سنجر کا پیغام سنایا اور سب نے ملکر سنجر بن ملکشاہ کے نذر کو حضرت شیخ کے سامنے پیش کیا اور سورہ فاتحہ ان کے لیے پڑھ لی اس کے بعد حضرت شیخ نے یہ مبارک الفاظ ارشاد فرمائے: ''اے درویشو ہمارے پاس کونسی ایسی چیز (عمل) ہے جو سنجر کو بھیج سکیں سوائے بھول، خطا اور بدی کے''؟ اس کے بعد خواجہ علیانہ نے فرمایا: ''اے بزرگوار درویشو آپ سے یہ التماس ہے کہ اجازت فرمائیں پھر ہمارے شیخ نے یہ مبارک الفاظ فرمائے کہ ہر وہ چیز جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرع کے مطابق ہم سے دیکھی ہو لکھ لو۔''

بروز منگل ۲۸ ذوالقعدہ سنہ ۵۰۴ھ ہمارے شیخ کی زندگی کے ایک ہزار نو ماہ اور ۲۶ روز گذرے ہیں اور ہمارے شیخ کی ولادت بروز پیر ۲ صفر المظفر تھی آپ نے ۳۸ حج پیدل کیے اور قراءت حفص پر ہزار ختم قرآن کیے۔ ۷۰۰ کتابیں تفاسیر، احادیث، فقہ، اصول، فروع اور کلام کی حفظ تھیں، ۲۱۳ مشائخ کو پایا تھا، اکثر اوقات روزہ دار ہوتے شب و روز حق تعالیٰ کی بندگی میں مشغول رہتے آٹھ ہزار بت پرستوں کو مسلمان کیا اور گناہوں سے توبہ کرنے والوں کی تعداد کوئی نہیں جانتا، انکا پائے مبارک ایک طرف سے چھوٹا تھا، چہرہ مبارک پر چیچک کے داغ تھے، داڑھی لمبی سرخی مائل تھی، آپ بہت کمزور تھے، جس کو بھی دیکھتے خواجہ کہہ کر بلاتے، بہت سفر کرتے ان کا لباس پشم اور کپاس کا ہوتا، ان کا کھانا جو اور باجرہ کی روٹی اور نباتی گھی ہوتا تھا۔ ۴۰ دنوں میں ایک بار مرغ کا گوشت کھاتے اونٹ اور گوسفند کا گوشت کبھی کبھی کھاتے موزہ دوزی اور دہقانی کرتے اور جو خدا تعالیٰ دیتا فقرا، یتیموں، بیواؤں، غریبوں، مسکین عیال داروں کو دیتے، زندگی میں کبھی گدائی نہیں کی، اپنے اصحاب کو بھی منع کرتے ہمیشہ متوکل تھے، دنیا

Marfat.com

کی تعمیر میں مشغول نہ ہوتے ،اگر کوئی دوسرا کرتا منع کرتے ، ہر سال چالیس دن میں احتساب کرتے ،اُمراء اور بادشاہوں کے گھر نہ جاتے ۷۵ سال مجرد (غیر شادی شدہ) رہے،ان کی ایک آنکھ کے کونے میں شوخی تھی ان کی وفات کے بعد اس میں اختلاف واقع ہوا تھا کہ وہ دائیں طرف میں تھی یا بائیں طرف ان کی چشم مبارک نمکین تھی ،کبھی نامحرم یا امرد (نابالغ لڑکے) کی طرف نہ دیکھا۔ ۱۰ رجب کو آپؒ (خواجہ ابو یعقوب ہمدانیؒ) حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمۃ کی اجازت سے سمرقند آئے ،اچھی آواز رکھتے تھے ان کا قد میانہ ذرا اونچا تھا،ان کی انگلیاں لمبی تھیں ،ترکی نہیں جانتے تھے ،اکثر نعلین پہنتے ، پیوند لگے ہوئے پہنتے ،اصحاب میں سے جو بھی پیوند شدہ پہنتا اسے دوست رکھتے اور اس کی تعظیم وتوقیر کرتے ،اپنی مدت حیات میں کبھی ٹانگیں لمبی نہیں کیں اور خوف خدا سے گریان رہتے ،شیریں زبان تھے ،تبسم کے ساتھ گفتگو فرماتے ،بھوک اور ریاضت سے ان کی کمر جھک گئی تھی۔ ذکر جہری نہ کرتے بہت مرید کیے ان کے زمانہ میں ذکر جہری نہیں ہوتا تھا اپنے شیخ کے شیخ (ابوالحسن خرقانی) کو دیکھا تھا ،ان کی ولادت ہمدان میں ہوئی تھی محلہ غنمیہ سے پیدل بہت مرتبہ گئے ہیں جمعرات اور جمعہ کی رات اور عید کی راتیں بزرگان کی زیارت میں (جاگ کر) گزارتے ولایت سے آئے مسافر سے پوچھتے کہ کس علاقے سے ہیں اس علاقہ میں درویش کونسے ہیں ،جو پردہ فرما چکے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

ذکر قلبی کی وجہ سے ہمیشہ ان کے اعضاء پسینہ سے شرابور رہتے کیونکہ سانس روک کر کرتے تھے، ہر فرض نماز کے بعد قرآن کا پارہ پڑھتے علاوہ ان اوراد کے جوان کے تھے اس گھر سے ''جہاں ان کی آرام گاہ ہے جو کہ غاتفر کے محلات میں خوبصورت

Marfat.com

محلہ ہے'' جامع مسجد تک ختم قرآن کرتے، مسجد سے لیکر خواجہ حسن انداقی اور خواجہ احمد یسوی کے گھر تک سورہ بقرہ ختم کرتے اور ہمارے شیخ کی مسجد سے ان درویشوں کے کمرے تک ۱۰۷ قدم فاصلہ تھا، نماز کی ہر ایک رکعت میں ایک پارہ پڑھتے، کبھی کبھی ہمدان کی طرف رخ کرتے اور بہت گریہ فرماتے اور خداوند تعالیٰ سے اولاد نرینہ وصالح کی درخواست کرتے، ہمیشہ خواجہ عبدالرحمن کے وعظ میں بیٹھتے، سردیوں میں بال مبارکؐ کم ہی کٹواتے سلمان فارسی کا عصا اور جرسدان ان کے ساتھ ہوتے، جب نیا چاند دیکھتے سمرقند کے موالیوں کو بلاتے ان کو دعوت دیتے، ان کے ساتھ علم شریعت پر بحث کرتے، سمرقند کے بزرگان ان کی صحبت سے دور نہ ہوتے، خواجہ زندہ دلاں اور خواجہ خضر علیہ الرحمۃ کی صحبت میں ہوتے تیر اچھا چلاتے سامان وغیرہ نہ خریدتے بس اپنے ساتھ قرآن، سجادہ، مسواک، کنگھی، خوشبو اور رومال رکھتے آنکھ درد اور داڑھی کی دوا بناتے بخار کے لیے تعویذ دیتے، جب جتہ اور توقماق آتے (دشمن حملہ آور ہوتے) ان کے ساتھ جنگ کرتے ہمیشہ باطہارت رہتے۔ نماز جمعہ اور جماعت کسی عذر سے بھی نہ چھوڑتے، جس سے جتنا زیادہ جفا دیکھتے اس سے اتنا زیادہ وفا کرتے جو کاسوپ بناتے، اپنے کپڑے دھوتے اپنے پھٹے کپڑے خود رفو کرتے بازار کا کھانا نہ کھاتے بڑا عمامہ باندھتے، لباس کے آستین کھلے ا[illegible] رکھتے، کپڑے صابن سے کم ہی دھوتے، اونچی آواز سے نہ ہنستے نصیحت اور لقمہ سے کسی کو نہ روکتے اور بات نرمی سے کرتے اور نرم رفتار تھے استغفار اور درود بہت پڑھتے نماز وتر تہجد اور صلوٰۃ التسبیح ساتھ ادا کرتے اور دعا کرتے، اصحاب کے لیے بھی بہت دعا کرتے، ولایت وکرامت کا اظہار نہ کرتے مومنین میں سے جو بھی بلاتے چلے جاتے، کسی شخص کی اور کسی چیز کی تحقیر واہانت نہ

Marfat.com

کرتے، کسی بات پر فخر نہ کرتے، زیارت اہل قبور کے لیے بہت جایا کرتے، قبرستان برہنہ پا جاتے اور اہل قبور کو سلام کرتے، آیات اور دعائیں جو منقول ہیں پڑھتے اور زیادہ تر روٹی سرکہ سے کھاتے دعائے سیفی، قصیدہ بردہ، چہل اسم اعظم اور قرآنی آیات بہت پڑھتے، رات کو داڑھی پر کنگھی بہت کرتے اور بہت فوائد بتاتے، گھوڑے پر کم بیٹھتے، گدھے اور اونٹ پر بیٹھتے، بازار کم جاتے، خلفائے اربعہ کی بہت فضیلت بیان کرتے، ان کے مناقب بیان کرتے حلال کما کے کھانے والوں کو دوست رکھتے اور موت، قیامت، جان دینے، قبر کے سوال، دوبارہ زندہ ہونے، نامۂ اعمال پڑھے جانے، انصاف ہونے اور پل صراط سے گذرنے کو بہت یاد کرتے اور روتے، لوگوں کو حلال پہننے اور حلال کمانے کی ترغیب دیتے، مومنین کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھاتے، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور طعام کی ابتداء نمک سے کرتے اور اختتام بھی نمک پر کرتے، کفریہ کلمات کے متعلق بیان فرماتے اور ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ'' بہت کہتے، نماز کے بعد ہمیشہ یٰس ختم کرتے جمادی الثانی کے آخری دن ماہ رجب سے پیوستہ روزے رکھنے ترک نہ کرتے، پیتل، چاندی، سونے کے برتن سے غسل وطہارت نہ کرتے۔

فاسق، مکار، بدگو، حیلہ گر، ظالم، لوگوں اور ماں باپ کو ایذا دینے والے، مبتدع، بدمذہب، بے نماز، فضول گو، چاپلوس، چالاک، سودخور، دروغ گو، لاابال، بازاری، حرام خور، بدی میں مشہور وحیلہ، تیز زبانی اور چالاکی سے حق کو ناحق ثابت کرنے والے، لوگوں میں خود کو نیک، زاہد، مومن، پارسا، درویش، عالم، متقی، عابد، امر بالمعروف

Marfat.com

اور نہی عن المنکر کنندہ ظاہر کرنے والے، اپنے ظاہر کو شرع کے مطابق سجانے اور اس طریقہ سے دنیا کی عزت وحرمت کے طالب کو اپنی صحبت میں توبہ کراتے اگر قبول نہ کرتا تو اس کو دشمن رکھتے اور اپنی مجلس سے نکال دیتے۔

روٹی، پانی کے ساتھ کم کھاتے، اکثر خشک روٹی کھاتے، لفظ من استعمال نہ کرتے ضرورت پڑنے پر ۱۴ سیر کہتے کسی کو اے کتے اے خنزیر، لعنتی، بدبخت کہہ کر نہ پکارتے۔ گرمی ہو سردی ہو نہ کہتے، کسی کو بددعا نہ کرتے، جو بھی مومن سامنے آتا سلام کرتے اور ہر کسی کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہمیشہ فکرمند اور غمگین رہتے، علم حساب نہیں جانتے تھے (البتہ) خوشخط لکھتے تھے اپنی اور اصحاب کی مونچھیں پست رکھتے عزلت میں رہتے اور اکثر بغیر گھی سوپ استعمال کرتے ہمیشہ مجاہدہ وریاضت میں رہتے لوگوں کا کھانا نہ کھاتے اور خلق کی صحبت سے کنارہ کش رہتے کالے موزے پہنتے اور دستار دانشمندوں کی طرح باندھتے شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے، گنٹی اچھی چلاتے، بے کار، مفت خور اور تن پرور کو پسند نہ کرتے، علم طب بیان کرتے، مجلس میں سبھی سے بات کرتے اور مجلس اور خانقاہ میں جب قدم رکھتے تو پہلے دایاں پاؤں رکھتے جب باہر آتے بایاں پاؤں رکھتے، کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے، برہنہ سر نماز نہ پڑھتے، نہ کھانا کھاتے، بلند آواز سے قراءت نہ کرتے اگر دن میں سو بار وضو ٹوٹ جاتا پھر وضو کرتے، ایک لمحہ بغیر طہارت نہ رہتے، مسجدوں، صحراؤں، محلوں، شہروں اور پہاڑوں میں بہت جاتے اور وہاں کے باشندوں اور ساکنوں کو چاہے وہ ترک ہوں یا تاجک، عرب، خواجہ، درویش، غلام، بازاری، گلہ بان، شتربان، آشنا، اجنبی جو بھی ہوں سب کو فرائض، واجبات، سنن مستحبات، آداب حلال وحرام، مباح ومکروہ اور حیض ونفاس، استحاضہ ومستحاضہ، معاملات

Marfat.com

خرید وفروخت بیان کرتے اور ان کو بقدر وسعت وطاقت سکھاتے ،جس کسی سے چھوٹی سی نیکی دیکھتے دگنا عوض دیتے ، ہمیشہ اپنے ساتھ کھجور، کشمش ، نان رکھتے جس تک بھی پہنچتے اسے دیدیتے ،اپنے شیخ کے سامنے بات نہ کرتے لوگوں کے کھیت سے نہ گزرتے ،نماز لمبی نہ کرتے اپنے گھر کے کام خود کرتے (آٹا پسوانے) چکی خود جاتے بہار کے موسم میں بہت سیر کے لیے جاتے ،صبح کی نماز اشراق اوابین تہجد اور استخارہ ترک نہ کرتے ،شہید ہونے کو پسند فرماتے ،صدقہ وزکوٰۃ دیتے ، اعتکاف میں بیٹھتے ،قربانی کرتے غلام آزاد کرتے ،وعید سے ڈرتے رہتے اور وعدہ کے امیدوار رہتے ،دلوں میں محبوب تھے اہل صدق وصفا تھے ، با اخلاص ، باحلم ،اسخا اور خداوند تعالیٰ کے شکر گذار تھے ،ہرگز خداوند متعال سے شکایت نہ کرتے ،حق تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے ، ہمیشہ موت کے لیے تیار رہتے ،تمام خلائق پر مہربان تھے۔ بزرگوں کی تعظیم کرتے اور نابالغوں کی دلجوئی کرتے ، امانت کی خوب حفاظت کرتے ۔صلہ رحم بجالاتے اور ہر خطر میں خدا کی پناہ مانگتے ۔ ہمیشہ آخرت کی طلب میں رہتے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طاعت چاہتے ، ہمسایہ کی رعایت کرتے ،راستے کو موذیات سے پاک کرتے ، اپنے ایمان میں شک نہ کرتے اور کہتے ''میں سچا مومن ہوں'' ،مسلمانوں کی جماعت کے خلاف نہ کرتے ،نماز ہر نیک وبد کے پیچھے ادا کرتے ، کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہتے ،چھوٹے بڑے کا جنازہ پڑھتے اور فرماتے نیکی بدی سب خدا کی طرف سے ہے، بادشاہ کے فرمانبردار تھے ۔فرماتے: ''ایمان خدا کی عطا ہے''،فرماتے: ''بندہ تمام کرامات وجلالت کے باوجود مخلوق ہی ہے''،فرماتے: ''قرآن خدا کا کلام ہے''،فرماتے: ''قبر کا عذاب حق ہے، نکیر ومنکر کا آنا حق ہے''، فرماتے: ''زندوں کی دعا سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

شفاعت اور معراج حق ہے''، فرماتے: ''اعمال نامہ کا پڑھا جانا اور صراط حق ہے''، فرماتے: ''دس یار بہشتی ہیں کہتے کافر دائم عذاب میں ہوگا''، فرماتے: ''جو خدا تعالیٰ چاہے اور کہتے مردہ کی ہڈی میں آگ ایسے ہے جیسے پتھر میں''، فرماتے: ''خدا تعالیٰ کا دیدار حق ہے''، فرماتے: ''انبیاء کی عقل اولیاء کی عقل سے برتر ہے''، فرماتے: ''اولیاء کے کرامات حق ہیں''، فرماتے: ''انبیاء کا مرتبہ اولیاء کے مرتبہ سے برتر ہے''، فرماتے: ''مومنوں کی عقل کافروں کی عقل سے بہتر ہے حق تعالیٰ حقیقت سے دانا ہے اور قدرت سے توانا''، فرماتے: ''مخلوق پانچ گروہ ہیں مومن کافر منافق گنہگار مشرک ایمان حقیقت ہے نہ کہ مجاز''، فرماتے: '' توفیق فعل کے برابر ہے''، فرماتے: ''ایمان دو جوارح میں ایک چیز ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز سے نہیں ہے اور کوئی چیز اللہ کے بغیر نہیں اور کسب کرنا فریضہ ہے اور نیک عمل ایمان کی نشانی ہے اور ایمان طاعت ہے، ہر طاعت ایمان ہے نہ ہی ہر معصیت کفر، انبیاء، اولیاء مومنین، صالحین، گنہگار اور جبرائیل کا ایمان یکساں ہے'' اور امام کے حدث کو حدث سمجھتے اور کہتے ''ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ اور محبوں پر سے محبت کے سبب حکم اُٹھ نہیں جاتا'' اور خاتمہ کے خوف سے ہمیشہ ترساں رہتے اور فرماتے سنت وہی ہے جو امام زفر نے فرمایا ہے اور جماعت وہ ہی ہے جس پر ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب چلے ہیں، فقر و فاقہ کو پسند کرتے، کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر پر الحمدللہ کہتے اور فرماتے دھیان سانس پر رکھو، نظر قدم پر، سفر وطن میں اور خلوت انجمن میں (نظر برقدم سفر در وطن وخلوت در انجمن) برادران صحبت کے ساتھ موافقت، خدمت کا شیوہ رکھتے، الحاح نہ کرتے، تمام خلق سے راضی رہتے، کسی سے حسد نہ کرتے، تونگری سے ڈرتے کبھی کبھی یہ مبارک لفظ فرماتے: ''یہ باعظمت بادشاہ،

Marfat.com

لذت و حلاوت سے بے نیاز درویش ذکر قلبی سے سب جان لیتے ہیں۔'' فرماتے :''نفس اور دل کی شناخت کے لیے کوشاں رہنا چاہیے'' فرماتے :''اے عبدالخالق خاطر کی شناخت تمہارے حوالہ ہوا'' فرمایا :'' اپنے ظاہر کو انتشار ذہنی سے بچائے رکھنا'' فرماتے :''جتنا ظاہر میں پریشان ہیں باطن میں اس سے زیادہ پریشان ہیں یہ اعلیٰ درجہ کی ہستیاں خوش گفتار اور نیک کردار ہوتے ہیں'' اور یہودی، مسیحی اور زردشتوں کے گھروں میں جاتے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بتاتے اور وعدہ و وعید کے بارے اتنا کچھ کہتے کہ وہ اسلام قبول کر لیتے اور اس کے بعد ان کے لیے چندہ جمع کرتے اور خود بھی کچھ ان کو دیدیتے ان کو شریعت کے احکام سکھاتے اور اصحاب سے کہتے کہ ان کی تعظیم کریں، کثیر تعداد اصحاب کے ساتھ جانا پسند کرتے۔ اور فرماتے :''عقل کے موافق رہو اور نفس کے مخالف ہو جاؤ اور عقل و نفس ضد ہیں ایک دوسرے کی جو جمع نہیں ہو سکتے ''فرماتے :''اطاعت میں فریفتہ ہو جاؤ اور دنیا کی زینت کی طرف مائل نہ ہوں''، اور نماز شیخ کے پیچھے پڑھتے، شیخ کے ساتھ میں کھڑے نہ ہوتے اور مسجد سے (نکلتے وقت) بایاں پاؤں جوتے میں رکھتے اور ایڑھی اٹھا رکھتے اور پہلے دایاں پاؤں پہنتے اور بعد میں بایاں پہنتے اور بعد نماز کے بیٹھ جاتے اور فرض ادا کرنے کے بعد جلد اٹھ جاتے اور آیۃ الکرسی، آمن الرسول، اللھم مالک الملک پڑھتے۔ اور سنت پڑھنی شروع کرتے نماز وقت پر پڑھتے اور تاخیر نہ کرتے، بڑھاپے میں سردیوں میں تکیہ رکھتے تھے اور گرمیوں میں بوریا پر سو جاتے اور یہ مناجات کرتے الٰہی ہمیں ہم پر نہ چھوڑ اور اس دار میں جہاں تیری رضا ہے ہماری عاقبت بخیر فرما اور انسان شکل شیطان صفت افراد سے دور رکھ۔ اصحاب کو عزیز رکھتے جو بھی اصحاب میں غائب ہو یا حاضر جب ایک

Marfat.com

دوسرے کی شکایت لاتا تو دوسرے کو بلا لیتے اور دونوں میں تصفیہ کرتے، کسی کی بات پر کسی سے ناراض نہ ہوتے اور جو کوئی کہتا کہ فلاں نے آپ کی توہین کی ہے کہتے ''میں اسی کے قابل ہوں'' اور قاضیوں، مفتیوں، حکام، ائمہ، مؤذنوں اور مجتہدوں کی فضیلت بیان کرتے، ان کو حق کی طرف ہونے کو فرماتے اور ان کو ثواب کی طرف راغب کرتے اور سمرقند کے بزرگوں سے فرماتے فصیل بناؤ۔ ہانڈی پر رکھے چمچ سے انہ کھاتے۔ بیماروں کی عیادت کے لیے جاتے قرض دیتے واپسی کا مطالبہ نہ فرماتے، شاہزادہ قثم بن عباس کی زیارت کو جاتے، جب اصحاب میں سے کسی کا سنتے کہ وہ جنگ جتہ، تو قماق یا اوروس میں مارے گئے ہیں نماز شروع کرتے۔ کسی (چیز کو یا کسی انسان) کو لعنت نہ کہتے، کسی کے لیے بددعا نہ کرتے۔

اصحاب کو زیادہ گوشت کھانے اور زیادہ باتیں کرنے سے منع کرتے خود بھی زیادہ باتیں نہ کرتے، ان کے کمرے میں سوائے ایک بوریا، کھیس، کیتل، چوغہ اور دو تکیوں کے کچھ نہ ہوتا، امیر کو درویش (فقیر) پر اس کی تونگری کی بنا پر ترجیح نہ دیتے، ہمیشہ فقرائے صحابہ کے سردار اور اغنیاء صحابہ کے متعلق گفتگو کرتے رہتے، اصحاب کو ان کی متابعت اور موافقت کرنے کا کہتے، فصد کرواتے اور حجامت کرواتے، درس دیتے ہمیشہ طہارت سے رہتے، باطہارت کھانا کھاتے، کاموں میں جلدی نہ کرتے، رنج و مصیبت میں صبر کرتے اور ہر کسی کو راز نہ بتاتے، اپنے وظائف ترک نہ کرتے اور اس کے فوت ہونے پر غمگین ہو جاتے، استغفار کرتے اور ہر رات اپنا محاسبہ کرتے، روزے بہت رکھتے، اصحاب کو جن و انس کی دشمنی سے خبردار کرتے اور فرماتے ''ان دشمنوں کا دفعیہ ذکر قلبی اور وضو کی مداومت سے ہے'' اور جو کچھ اپنے شیخ سے دیکھتے یا سنتے اپنے

Marfat.com

اصحاب کو بیان کرتے ،رفع حاجت کے لیے ہر جگہ کو استعمال نہ کرتے ، خاص مقام اور خاص پودے ہی ان کی پسند ہوتے ، پودوں کی جگہ پیشاپ نہ کرتے ،حق کی بات بہت کرتے ،کھانا اللہ کے ذکر کے بغیر نہ کھاتے اور فرماتے لقمہ کھانا بیج بونا ہے اور بیج سوچ سمجھ کر بونا چاہئے تا کہ اس سے قوت طاعت بن جائے ،لباس کو پیشاب سے بچا رکھتے ،جس سے وعدہ کرتے پورا کرتے ہاتھ ،زبان کو مسلمان (کو نقصان پہنچانے) سے روکے رکھتے ، جو کوئی ان سے کوئی حاجت طلب کرتا پوری کر دیتے ۔ جب خوشبو سونگھتے لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ کا ورد فرماتے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ بہت کہتے اور آخر تک ہمیشہ دردسر سے پریشان رہتے ایک دن خواجہ حمید الدین ملتانی کے قیام گاہ میں فرمایا ''۴۳ سال سے یہ ورد عطا ہوا ہے اور یہ مبارک الفاظ ادا کیے کہ صحابہ میں بھی ایسے بزرگ تھے کہ ہمیشہ اس ورد میں مبتلا رہتے تھے اور خلق سے پوشیدہ رکھتے تھے ۔ بیوہ ، غریب ،یتیم اور مسافروں کا پوچھتے ، ہمدان سے حضرت شیخ کے ساتھ جو گیارہ افراد آئے تھے ان میں پہلے ابوموسیٰ خادم دوسرے بندہ ضعیف عبدالخالق تیسرے امام یحییٰ غاتفری چوتھے خواجہ اسحاق پانچویں خواجہ رباط چھٹے برادر زادہ خواجہ زکریا (غزنی میں) ساتویں آدم شاوداری آٹھویں خواجہ محمد حکیم بلخی نویں خواجہ محمد جہلہ دسویں خواجہ قریش گیارھویں بابا سلمان عارف ترک ہیں ۔

ہمارے بزرگ شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے سمرقند آنے کا سبب یہ تھا کہ خواجہ حمید الدین ملتانی ولایت چلے گئے اور ۶ سال گذر گئے حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمۃ ملاطبہ میں تھے وہاں امام مالک کی نسل سے ایک مرد تھے ان کا نام عبدالجمیل ان کی

Marfat.com

عمر ایک سو تیرہ سال ہوئی تھی، ان کی اولاد نہ تھی اور اللہ تعالیٰ سے فرزند چاہتے تھے القصہ بادشاہ کا ایک دشمن آیا اور اس نے اس بادشاہ کو ملک بدر کر دیا، اس کی بادشاہت پر قبضہ کر لیا، وہ بادشاہ ملاطبہ کے پہاڑ، صحرا اور دشت میں در بدر پھرتا اس نے اپنے ابرو اور داڑھی تراشی ہوئی تھی قسمت سے وہ بادشاہ خواجہ عبدالجمیل کے گھر جا پہنچا کئی دن گذر گئے تھے کچھ کھایا نہ تھا سوچا کہ اس صاحب خانہ سے کہوں جب گھر کے دروازے پر پہنچا اسے آشنائی کی خوشبو محسوس ہوئی اس نے دیکھا ایک بوڑھا آدمی ہے اسے سلام کیا اور رومی زبان میں کہا۔ اس ملک کے لشکر میں سے ہوں کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا ہے خواجہ عبدالجمیل نے فرمایا گھر کے اندر آؤ جب بادشاہ اندر آیا اس کی بڑی تعظیم کی اور کہا بیٹھ جاؤ پانی لایا اور فرمایا طہارت کرو بادشاہ نے طہارت کیا اس کے بعد فرمایا شکرانہ کا وضو کرو بادشاہ نے شکر کا وضو کیا اس کے بعد ایک دسترخوان لایا طرح طرح کے کھانوں کا اور بادشاہ کے سامنے رکھا بادشاہ نے جتنا چاہا کھا لیا پھر فرمایا اس کے کپڑے دھوئے جائیں اور بال کاٹے جائیں اس کے بعد اسے فرمایا اب کچھ دیر سو جاؤ اور بادشاہ سو گیا جب بادشاہ نیند سے بیدار ہوا اسے رونا آیا اور وہ خوب رویا اتنے میں خواجہ عبدالجمیل گھر آئے دیکھا بادشاہ بہت رو رہا ہے خواجہ نے اس سے پوچھا کیوں رو رہے ہو بادشاہ نے کہا ''میں بتا نہیں سکتا'' خواجہ عبدالجمیل نے قسم دی کہ بتاؤ شرماؤ مت کیونکہ بادشاہ نے ان کا التفات دیکھا تھا کہا کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا آپ ملاطبہ کے بادشاہ نہیں ہیں؟ کہا ہاں! خواجہ عبدالجمیل نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی بادشاہت دوبارہ حاصل کر لو؟ بادشاہ نے کہا کیوں نہ چاہوں میرے بال بچے سب پریشان حال ہیں پھر خواجہ نے فرمایا اگر تمہیں بادشاہت مل جائے اپنی بیٹی مجھے دیدو گے؟ بادشاہ نے قبول کیا

Marfat.com

تب خواجہ نے فرمایا تم میرے پدر بزرگوار کی قبر پر جاؤ اور چلہ پورا کرو بادشاہ نے قبول کیا اور امام مالک کی قبر پر چلا گیا اس طرف اس بادشاہ کی کہانی ملاحظہ کریں کہ جس نے ملاطبہ کی بادشاہت پر قبضہ کیا تھا وہ ظلم کرنے لگا چنانچہ مسلمانوں کے اموال وفرزندان پر تصرف اور من مانی کرتا اس قوم کی طرف سے شوروفغان برپا ہوا اور وہ بے بس ہو گئے اور اب پہلے والے بادشاہ کو ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ نہیں ملتا ولایت کے اکابرین خواجہ عبدالجمیل کے پاس آئے اور قصہ حال بیان کیا خواجہ نے کہا کہ میں نے پہلے ہی تمہیں کہا تھا کہ اس کے ساتھ ایک دل ہو کر رہیں اور جنگ کے لیے کوشاں رہیں مگر تم نے لاپرواہی کی اس کا بدلہ اب چکھ رہے ہو بزرگوں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں وہی بادشاہ چاہئے آپ اپنی باطنی طاقت لگائیں'' خواجہ نے فرمایا اچھا جب رات ہو جائے سب زرہ پہن کر اسلحہ اٹھائیں اور اس بادشاہ کو اور اس کے امراء کا محاصرہ کریں میں جا کر تمہارے بادشاہ کو لے آتا ہوں'' یہ کہا اور لوگوں کو بھیج دیا اور امام مالک کی قبر کی طرف رخ کیا جب امام کی زیارت گاہ کے قریب پہنچے بادشاہ کو دیکھا کمزور ہو چکا تھا جب بادشاہ کی نظر خواجہ پر پڑی اٹھا اور تعظیم کی بادشاہت کے متعلق پوچھا خواجہ نے فرمایا ہم نے بادشاہت تمہیں دے دی اٹھو اور سواری پر سوار ہو جاؤ، جب بادشاہ نے یہ بات سنی خواجہ سے کہا میری بیٹی کو قبول کیجئے۔ خواجہ نے ملک کے معززوں کو بلوایا اور بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کر لیا اور روم کا رخ کیا روم کے بزرگان اور اکابر استقبال کے لیے باہر آ گئے اور جیسا خواجہ نے کہا تھا ویسا ہی کیا گیا تھا اور منتظر تھے کہ بادشاہ کے آنے کی خبر ملی فوراً سب باہر آ گئے اور بادشاہ کو تخت پر بٹھا دیا اور دشمنوں کو ایک ایک کر کے (باندھے ہوئے) ان کے سامنے پیش کیا اور بادشاہ کے کہنے پر سب کو ہلاک کر دیا پھر حکم دیا کہ شہر کو سجائیں اور

Marfat.com

بیٹی کو خواجہ کے سپرد کر دیا۔ خداوند تعالیٰ نے خواجہ عبدالجمیل کو اس میں سے ایک بیٹا دیا خواجہ عبدالخالق نام رکھا۔

میرے والد گرامی نے حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمۃ کے متعلق بتایا کہ یہ نام (عبدالخالق) خواجہ (خضر علیہ الرحمۃ) نے رکھا ہے پھر جب میں ۲۲ سال کا ہوا تو حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمۃ مجھے شیخ کی خدمت میں لے گئے اور شیخ بزرگوار نے خواجہ کی موجودگی میں مجھے تلقین ذکر فرمائی اس کے بعد خواجہ خضر نے شیخ سے فرمایا کہ آپ کو سمرقند جانا چاہیئے اس کے بعد شیخ سمرقند آئے ان عزیزوں (بزرگوں) کے ہمراہ جن کے نام پیچھے ذکر ہوئے۔ جب سمرقند آئے غاتفر کے محلہ خوشرود میں 3 ماہ رہے خواجہ حسن انداقی اور خواجہ احمد یسوی ان کی خدمت میں رہے اور تلقین ذکر قلبی حاصل کیا اور ۹ ماہ بعد خواجہ عبداللہ برقی آئے اور مرید ہوئے اور ان بزرگوں کے دور میں سمرقند اس طرح ہوا تھا کہ دریائے آموی کے کنارے سے لیکر خواجہ کے شہر خوارزم تا بدخشاں کوئی بدعتی اور گمراہ نہیں رہا تھا۔

حضرت شیخ قدس اللہ روحہ نے ۲۸ محرم الحرام بروز جمعرات وفات پائی ظہر کی نماز ادا کی اور محراب کی طرف پشت کر کے اصحاب کو مخاطب ہو کر فرمایا پانی گرم کریں اصحاب پر گریہ طاری ہوا۔ اس کے بعد خواجہ عبداللہ برقی، خواجہ حسن انداقی، خواجہ احمد یسوی اور بندہ ضعیف عبدالخالق اور باقی اصحاب جو اس وقت موجود تھے، کی طرف رخ کیا اور یہ مبارک الفاظ ارشاد فرمائے۔ ہم نے خواجہ عبداللہ برقی کو اپنا قائم مقام بنا دیا ان کی موافقت کرنا مخالفت نہ کرنا اور جب خلافت تم تک پہنچے اچھی زندگی گذارنا اور اصحاب سے کہنا کہ ذکر قلبی کریں اور اونچی آواز سے کریں اور جو کچھ آداب وغیرہ بادشاہ

Marfat.com

سنجر بن ملک شاہ کے لیے لکھا ہے اپنے مریدوں اور اصحاب کو کہیں'' اس کے بعد خواجہ احمد یسوی کی طرف رخ کیا اور فرمایا ''سورۃ فاطر، سورۃ یس اور سورہ والنازعات پڑھیں'' جب ختم پورا ہوا اس کے بعد یہ لفظ ارشاد فرمائے ''خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ ان کے جان دینے (کی کیفیت) کو سوائے خداوند کوئی نہیں جانتا'' پھر یہ بیت پڑھا

درکوئے تو عاشقاں چناں جان بدھند
کانجا ملک الموت نگنجد ھرگز

(تیرے کوچے میں عاشق اس طرح جان دیتے ہیں کہ ملک الموت کی وہاں پہنچ ہی نہیں ہوتی۔)

اس کے بعد چہرے پر ایک تغیر آیا اور خواجہ عبداللہ برقی نے یاران طریقت کی طرف دیکھا اور فرمایا آپ باہر آئیں پھر شیخ نے فرمایا کہ ''مجھے اسی گھر میں دفن کرنا اور میری نماز جنازہ جامع مسجد میں پڑھنا اور بیٹی، سید شرف الدین کے بیٹے کو (نکاح میں) دینا'' اور شیخ سے چالیس روز پہلے ان کی اہلیہ فوت ہوئیں تھیں، ان کو چاکر دیزہ میں دفنا دیا تھا۔ پھر فرمایا ''مجھے غسل خواجہ عبداللہ برقی دیں گے اور مجھے قبر میں خواجہ حسن انداقی اتاریں گے'' یہ فرمارہے تھے کہ حضرت خواجہ خضر، خواجہ الیاس، ابدال وغوث وقطب آئے اور ہر ایک نے حضرت خواجہ کو وداع کیا۔

پھر خواجہ خضر علیہ الرحمۃ نے دست مبارک دراز کیا اور ایک سفید سیب حضرت شیخ کو دیا جب ہمارے شیخ نے سیب کو سونگھا غوث کو دیا جب غوث نے سونگھا ہمارے شیخ نے ارشاد فرمایا ''اے دوستو نماز قائم کرو اور خلق خدا پر مہربان رہو اور غوث کو میرے پہلو میں دفن کردو'' جب وصیت پوری کی ہمارے شیخ کی روح عالم بالا کی طرف پرواز کر

Marfat.com

گئی اور ہمارے شیخ کے ساتھ غوث کے قالب سے بھی روح نکل گئی اس کے بعد بزرگان حاضر ہوئے اور شیخ کی وصیت کو بجالایا انہوں نے بھی نماز جنازہ ادا کی پھر قبر میں دفن کر دیا قالوا انا اللہ و انا الیہ راجعون اور حضرت غوث کو بھی گھر میں دفن کر دیا اور اس گھر کو کشادہ کیا اور صفہ تعمیر کیا، ہمارے حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ ذکر کے وقت توجہ وذہن حاضر کرنے کے بعد زبان کا کنارہ اوپر لگائیں اس طرح کہ حرکت نہ کرے اور اپنے تمام اعضاء کو برقرار رکھے اور سانس روک دے بغیر تکلیف کے کلمہ ''لا الہ'' کہتے وقت دائیں طرف اشارہ کرے اور ''الا اللہ'' کہتے وقت دل کی طرف اشارہ کرے اور سانس ٹوٹنے لگے تو ''محمد رسول اللہ'' کہے اس طرح سے ذکر کرنا انشراح صدر واطمینان قلب کا ذریعہ ہے۔

بروز جمعہ ۴ شعبان سنہ ۶۰۰ ھ تھا قدم بوسی کی سعادت حاصل کی خواجہ ناصح الدین قلتی اور خواجہ حمید الدین ناگوری کے بیٹے اور مولانا حمید الدین شاشی حاضر خدمت تھے ہمارے شیخ سے التماس کیا کہ ذکر قلبی کے شرائط کے باب میں کچھ بیان فرمائیں ہمارے شیخ نے یہ مبارک الفاظ القا فرمائے: ''ہر سالک جو اس راہ میں قدم رکھے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو غفلت کے غبار اور زنگِ طبیعت سے صاف و پاک کرے اور مذموم صفات سے دل کو صاف کر لے، دل کا تصفیہ کلمہ طیبہ طاہرہ سے ممکن ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیخ کامل کی تلقین وتعلیم سے پڑھے تا کہ اس راہ پر چلنا اس پر آسان ہو جائے۔''

ایک دن بابا سلمان عارف ترک نے پوچھا کہ شیخ برہان الدین قلیج کہتے ہیں کہ ذکر کے لیے کتنی طہارتیں شرط ہیں؟ شیخ نے یہ مبارک الفاظ فرمائے: ''پانچ طہارتیں (۱) طہارت چشم، کہ آنکھ نامحرم کو دیکھنے سے پاک رہے (۲) کانوں کی طہارت کہ کان حرام آوازوں کے سننے سے پاک ہو، (۳) طہارت زبان، کہ زبان غیبت، جھوٹ،

Marfat.com

فضول باتوں اور بہتان سے پاک رہے (۴) طہارت شکم، پیٹ پاک ہو حرام ماکولات و مشروبات ومشتبہ چیزوں سے (۵) غافلوں، کاہلوں اور جاہلوں کی صحبت میں نہ رہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ جس کے ساتھ صحبت رکھتا ہے اس سے اثرات لیتا ہے پس لازم ہوا کہ صحبت اہل معرفت کے ساتھ رکھے اور اپنے احوال کو نامحرم سے پوشیدہ رکھیں بلکہ محرم سے بھی اور کہا

رازِ خود با یار خود چند انکہ بتوانی مگوی
باررا یاری بود از یار یار اندیشہ کن

(حتی الامکان اپنا راز اپنے یار سے نہ کہو۔ یار کے لیے یاری ہے یار سے ہوشیار رہو)"

پھر فرمایا "اور چار چیزیں ہیں جو ذکر قلبی کے لیے شرط معتبر ہیں۔ (۱) اخلاص (۲) تعظیم (۳) مٹھاس (۴) حرمت، کیونکہ ذکر بغیر اخلاص ذکرِ منافقین ہے اور بغیر تعظیم کے ذکر بدعتیوں کا ذکر ہے اور ذکر بغیر حلاوت فاسقوں کا ذکر ہے اور بغیر حرمت کا ذکر شبہہ رکھنے والوں کا ذکر ہے۔ اور ایک اور شرط بھی بیان فرمائی کہ "شیخ" کو چاہئے کہ طالب کو اس راہ کی مشکلات سے آگاہ کرے اور اس کے منازل کی دشواریوں کو بیان کرے اور طریقت کے مہلکات وخطرات سے مرید کو باخبر کرے تاکہ اگر وہ از راہ مجاز آیا ہو یا ہوائے نفس سے آیا ہو تو لوٹ جائے اور بعض نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ توقف کے ساتھ کہے تاکہ وہ از راہ حقیقت آئے اور طریقت کی تکلیف کو دل وجان سے قبول کرے اور سچی ارادت سے ہاتھ دے۔

ماہ مذکورہ بالا تاریخ سنہ ۶۰۰ ھ تھی کہ قدم بوسی سے مشرف ہوا شیخ جمال الدین

Marfat.com

ہانوسی مولانا شمس الدین نبیرہ قاضی حمید الدین ناگوری اور خواجہ عین الدین حاضر تھے کہ کاشغر کا بادشاہ یوسف بن قرا خان ایک مرید کے ساتھ آیا تھا شیخ سے سوال کیا کہ توبہ نصوح کی علامات کتنی ہیں؟ ہمارے شیخ نے فرمایا کہ چھ ہیں۔

(۱) غفلت کے سبب تلف شدہ عمر پر پشیمانی (۲) گناہ کی طرف واپس نہ جانے کا عزم (۳) فرائض کی ادائیگی جو اس کے اور اس کے خداوند کے درمیان ہیں (۴) لوگوں کے حقوق لوٹانا جتنا ممکن ہو سکے (۵) اس گوشت کو پگھلانا جو اس کے جسم پر حرام سے بنا ہے (۶) اپنے بدن کو مشقت چکھانا راہ طاعت میں اور نفسانی خواہش کی مخالفت کرنا جس طرح سے معصیت کی لذت چکھی تھی اب طاعت کی لذت بھی چکھے واللہ اعلم۔

مکمل ہوا رسالہ شریفہ صاحبیہ از مؤلف قطب الاقطاب خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ بروز منگل ۴ صفر سنہ ۱۰۶۷ھ

Marfat.com

مکاتیب

Marfat.com

Marfat.com

مکاتیب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

بنام

محمد اقبال مجددی

راجع بہ تحقیقات امام ربانی

Marfat.com

مکاتیب ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم

بنام محمد اقبال مجددی

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم کے چند مکاتیب اس سے قبل ارمغان امام ربانی کی جلد چہارم کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کر دیئے تھے۔

اب مزید مکاتیب ہم دست ہوئے ہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو پہلے شائع ہو چکے ہیں لیکن انہیں یکجا رکھنے کی ضرورت سے یہاں دوبارہ طبع کیا جارا ہے۔

اس سے پہلے کی ارمغان امام ربانی کی مجلدات میں حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی (سابق سجادہ نشین درگاہ مظہری، دہلی اور ڈاکٹر غلام مصطفی خان (سابق صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی کے خطوط جو احقر کے نام صادر ہوئے تھے اس لیے شامل ارمغان کئے گئے تھے کہ ان میں تمام تر مباحث کا تعلق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی شخصیت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر تھے، امید ہے اہل علم ان سے استفادہ کریں گے۔

مخلص

لاہور

۲۰/اکتوبر ۲۰۱۷ء

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم پروفیسر محمد اقبال مجددی زید مجدہٗ

معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید عنایتہ۔

۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

گورنمنٹ کالج، مٹھی (ضلع تھرپارکر سندھ)

۱۰/ مئی ۱۹۷۵ء

۷۸۶

برادر مکرم زید مجدکم

وعلیکم السلام۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ نوازش نامہ نظر نواز ہوا۔ یہ معلوم ہوا کہ اطمینان ہوا کہ حیات مظہری کے نسخے مل گئے۔ آپ اس کے تنقیدی نظر سے دیکھیں اور جو غلطی ہو مطلع کریں۔

انشاء اللہ ایک نسخہ جناب سید شرافت نوشاہی زید عنایتہ کے لیے بھیج دیا جائے گا، اس وقت میرے پاس صرف ذاتی نسخہ ہے۔

اس حصہ کو دیکھنے کی زیارت کا اشتیاق رہے گا۔

آپ کے علمی کام اور ذوق وشوق کو دیکھ کر حسرت ہوتی ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں، محترم حکیم صاحب زید لطفہ اور دیگر احباب کو سلام کہہ دیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم پروفیسر محمد اقبال مجددی زید مجدہٗ

معرفت محترمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

گورنمنٹ کالج، مٹھی (ضلع تھرپارکر سندھ)

۴/نومبر ۱۹۷۵ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نوازش نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ خیال تھا کہ تعطیلات میں فتاویٰ مسعودی مکمل ہو جائے گا مگر ایسا نہ ہو سکا۔ نہج شریف کے بارے میں عرض کروں گا۔

سخت افسوس ہے کہ آپ پنڈی سے لاہور تشریف لائے اور احقر ملاقات سے محروم رہا، کئی احباب سے ملاقات نہ ہو سکی جس کا سخت قلق ہو اس ہجر و فراق میں مولیٰ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی۔

سیرت حضرت مجدد الف ثانیؒ مسنون کتابت کے مرحلے میں ہے۔ شائع ہوتے ہی پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ

تشریف آوری کی خبر باعث مسرت ہے ممکن ہے کہ دسمبر کے آخر میں احقر کراچی میں ہو کیوں کہ موسم سرما کی تعطیلات ہی ان دنوں میں ہوتی ہیں، گمان غالب یہ ہے کہ جنوری کے پہلے ہفتے میں کراچی ہوں گا۔ حیدآباد سے مٹھی ۱۵۰ میل ہے۔ لیکن یہ

Marfat.com

فاصلہ ۱۴ گھنٹے میں طے ہوتا ہے ورنہ آپ کو تکلیف دی جاتی۔

زیادہ کیا عرض کروں، محترم حکیم صاحب و دیگر احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

برادر مکرم محمد اقبال مجددی زید مجدہٗ

معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید مدظلہ

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں

۷/ اگست ۱۹۷۴ء

۷۸۶

برادرم زید مجدہٗ

سلام مسنون۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ استاد محترم سے متعلق جو مطبوعہ مضمون ارسال کیا تھا۔ نہیں ملا انتظار ہے ایک صاحب اس کو کتابی صورت میں چھپوانا چاہتے ہیں اس لیے ضرورت پیش آئی ورنہ تقاضا نہیں کیا جاتا۔

احقر نے جو خود نوشت حالات ارسال کئے تھے اس کی نقل بھیجنے کا بھی آپ نے فرمایا تھا اگر ممکن ہو تو اس کی نقل بھی ارسال فرمادیں۔

اپنی علمی مصروفیات سے مطلع فرمائیں۔ احباب کو سلام کہہ دیں خصوصاً قبلہ حکیم صاحب کو۔ والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادر مکرم محمد اقبال مجددی زید عنایتہ

معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید مدظلہ

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں

۲۱ / اجولائی ۱۹۷۴ء

۷۸۶

برادرم زید مجدہٗ

سلام مسنون۔ دونوں نوازش نامے ملے۔ محترم حکیم صاحب کا شکریہ ادا کردیں اور سلام عرض کریں۔

۲۲ / جولائی سے کالج کھل رہے ہیں اس لیے یہ احقر آج واپس جا رہا ہے حکیم صاحب سے فرمائیں کہ کتابت شدہ کاپیاں ٹنڈو محمد خاں کے پتے پر ارسال فرمائیں تراشے اسی پتے پر ارسال فرمائیں۔

زیادہ کیا عرض کروں، تمام احباب کو سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ: مولانا محمد مختار عالم صاحب واحقر نے نظر ثانی کے لیے ایک مقالہ بھیجا تھا اگر یہ دورے سے واپس تشریف لے آئے ہیں تو ان سے فرمادیں کہ کالج کے پتے پر مقالہ ارسال فرمادیں احقر کا سلام بھی عرض کردیں فقط

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادر مکرم محمد اقبال مجددی

معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید مدظلہ

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۱۵/ اپریل ۱۹۷۲ء

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے گشتی مراسلہ موصول ہوا۔ نوازش کرم کا ممنون ہوں۔ دوری کی وجہ سے تعارفی اجلاس میں شرکت سے محروم رہا جس کے معذرت بہرکیف یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ اہل علم نے اس تصنیف کی قدر کی۔ مولی تعالیٰ آپ کی تحقیقات سے تشنگان علم کر بہرہ ور فرمائیں۔ آمین۔ محترمی حکیم صاحب کو سلام کر دیں فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

برادرم محمد اقبال مجددی زید عنایتہ

معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون۔ غم نامہ۔ محترم حکیم صاحب کی والدہ مرحومہ کی وفات کی خبر وحشت اثر سن کر ہمیں افسوس ہوا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ احقر نے آج تعزیت ارسال کر دیا ہے

یہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا کہ مسودہ مل گیا۔ ضیائے حرم مل گیا ہے۔ کراچی آتے ہوئے۔ شمارہ ٹنڈو محمد خاں میں بھول آیا۔ انشاء اللہ واپسی پر تبصرہ پڑھوں گا۔

اپنی خیریت اور علمی سرگرمیوں سے مطلع فرمادیا کریں محترم حکیم صاحب اور دوست برادرم اسلم صاحب کو اسلام کہیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملا حظہ گرامی برادر مکرم محمد اقبال مجددی
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید مدظلہ
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
گورنمنٹ کالج،
ٹنڈو محمد خاں
۲۱/جنوری ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

سلام مسنون۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا ہے۔ پیر حسام الدین مجددی سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی طرف سے سفارش کر دی ہے۔ اب آپ ان کو میرے حوالے سے خط لکھ دیں اور ساتھ ہی سارے کاغذ بھیج دیں۔ وہ بہت مصروف رہتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کے لیے لکھیں گے۔

محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادر مکرم محمد اقبال مجددی زید مجدہٗ
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں (سندھ)
۱۰/اپریل ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

سلام مسنون۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ یوحنا فریڈین کی تالیف شیخ احمد سرہندی کے افسانوں پر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہ نے تبصرہ تحریر فرمایا ہے جو اسلامک اسٹڈیز کے مارچ ۱۹۷۳ء میں شمارے میں شائع ہوا ہے اس میں آپ کی تالیف عبداللہ خویشگی قصوری کا حوالہ ہے۔

آپ نے اپنی تالیف میں جو عربی استفسار نقل فرمایا ہے اس سے تو محمد ہاشم جان مجددی مدظلہ العالی سخت ناراض ہیں، اس احقر سے بھی کچھ کبیدہ خاطر ہے کہ اس کا سب پر پیش لفظ لکھا ہے۔ احقر نے آپ کی طرف سے بھی صفائی کی کوشش کی مگر ان کی خفگی میں کمی محسوس نہیں ہوتی۔ اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے احقر نے عرض کیا کہ جو مبیضہ میرے پاس آیا تھا اس میں ضمیمہ ثانی نہ تھا، فرمایا اس کا اندازہ مبیضہ کے مطالعہ کے بعد ہوسکتا ہے اگر ممکن ہو تو یہ مبیضہ ارسال فرمائیں۔ ہمارے اس نیاندان کے تبدیلی برمراسم ہیں مولانا اس تصویر بڑی شفقت فرماتے ہیں لیکن اس کبیدگی نے احقر کو پرشان کر دیا۔ محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم محمد اقبال مجددی
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۲۱/جنوری ۱۹۷۴ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

سلام مسنون۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔نوازش نامہ محررہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء موصول ہو گیا تھا۔کوئی بات جواب طلب نہ تھی اس لیے یہ غیر معمولی تاخیر ہوگئی ماہنامہ ارشاد کے متعلقہ شمارے بھیج دیئے تھے۔امید ہے کہ مل گئے ہوں گے

محترم اسلم صاحب کے مقالے کے لیے آپ نے جو کچھ لکھا صحیح ہے عرصہ دراز سے ان کا خط نہیں آیا، بیمار تو نہیں؟

احقر نے جو خودنوشت حالات ارسال کئے تھے اگر اس کی ایک نقل ارسال فرما دیں تو ممنون ہوں گا احقر کے پاس اس کی کوئی نقل نہیں، جلدی نہیں اطمینان سے بھیج دیں۔

امید ہے کہ محترم حکیم صاحب تشریف لے آئے ہوں گے ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کریں اور سلام کہہ دیں، دیگر احباب کو سلام کہہ دیں۔فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

محترمی محمد اقبال مجددی
معرفت مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
معرفت محمد رفیع رضا صاحب
خوجک روڈ
کوئٹہ چھاؤنی
۳ر ستمبر ۱۹۷۱ء

۷۸۶

برادرم

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ احقر تبدیلی آب ہوا کے لیے ٹھٹہ آیا ہوا ہے۔ آپ کا مبیضہ اس سفر میں میرے ساتھ ہیں مطالعہ کر رہا ہوں۔ جو باتیں عرض کرنی ہیں وہ نوٹ کر لی ہیں۔ کوشش کروں گا کہ یہ مبیضہ جلد ارسال کر دوں اس کے بعد اطمینان سے اپنی معروضات پیش کروں، یہ خط اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ کو زحمت انتظار نہ ہو۔

محترم حکیم صاحب برادرم محمد عارف رضوی کو سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام

نوٹ: برادرم محمد عارف صاحب سے کہہ دیں کہ آپ کا مکتوب مل گیا ہے، فاضل بریلوی اور ترک موالات شائع ہو گئی ہو۔ تو درج بالا پتے پر جلد از ۵ نسخے ارسال فرمائیں، فقط

نوٹ: ۱۲/ ستمبر تک یہاں قیام رہے گا اس کے بعد ٹنڈو محمد خان واپسی ان شاء اللہ

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

برادرم محمد اقبال مجددی
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
(پنجاب پاکستان)
گورنمنٹ کالج
ٹنڈو محمد خاں
۲۰/ اگست ۱۹۷۱ء

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون مرسلہ مبیضہ مل گیا ہے۔ عنایت وکرم کا ممنون ہوں۔ یہاں آ کر کچھ بیمار ہو گیا۔ دعا کریں کہ طبیعت روبہ صحت ہو جائے اور پھر مبیضہ پر نظر ثانی کر کے تقریظ جلد پیش کر سکوں۔ ابھی سرسری طور پر دیکھا ہے، ماشاء اللہ خوب لکھا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم محمد اقبال مجددی
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
ٹنڈو محمد خاں
۳۰/ستمبر ۱۹۷۱ء

۷۸۶

برادرم محترم

سلام مسنون یہ احقر کوئٹہ جا کر بیمار ہو گیا اور اس حالت میں یہاں پہنچا۔ کافی کمزوری ہو گئی۔ سر چکراتا رہا آپ دعا فرمائیں۔

مراسلہ مبیضہ کے متعلق چند باتیں نوٹ کی تھیں جو غیر مرتبہ حالت میں ہیں۔ چاہتا تھا کہ مرتب کر کے ارسال کریں۔ لکھنے بیٹھا تو سر چکرانے لگا، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے، والسلام

محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم محمد اقبال مجددی
معرفت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
ٹنڈو محمد خاں
۳۰/ستمبر ۱۹۷۱ء

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون یہ احقر کوئٹہ جا کر بیمار ہو گیا اور اس حالت میں یہاں پہنچا۔ کافی کمزوری ہو گئی۔ سر چکرا تا رہا آپ دعا فرمائیں۔

مرسلہ مبیضہ کے متعلق چند باتیں نوٹ کی تھیں جو غیر مرتبہ حالت میں ہیں۔ چاہتا تھا کہ مرتب کر کے ارسال کریں۔ لکھنے بیٹھا تو سر چکرانے لگا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے۔ والسلام

محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم محمد اقبال مجددی زید مجدہٗ
معرفت محترمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور
گورنمنٹ کالج
ٹنڈو محمد خاں
۲۴/ اکتوبر ۱۹۷۱ء
اخی المکرم ۷۸۶
وعلیکم السلام

مکاتیب موصول ہوئے۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلسل علالت کی وجہ سے دو ماہ گزر جانے کے باوجود اپنی معروضات پیش نہیں کر سکا۔ جو کچھ لکھا ہے غیر مرتب حالت میں ہے۔ ترتیب کے لیے ذہن پر زور دینا پڑتا ہے۔ چونکہ آپ کو عجلت ہے اس لیے اسی غیر مرتب صورت میں ارسال کر دوں گا۔

مطلوبہ مبیضہ بند یور جسٹرڈ پارسل آج ارسال کر دیا ہے۔ وصول فرما کر مطلع کریں تا کہ اطمینان ہو۔ محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادمحترم جناب اقبال مجددی
معرفت مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ریلوے روڈ، لاہور
گورنمنٹ کالج
ٹنڈو محمد خاں (سندھ)
۲/جولائی ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرمحترم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نوازش نامہ مل گیا تھا۔عنایت کا ممنون ہوں۔
۸/جولائی سے تعطیلات ہورہی ہیں۔آیندہ مندرجہ ذیل پتے پر مراسلت فرمائیں۔

فرحت منزل 2/N-44۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی
کراچی نمبر 29

امید ہے کہ قبلہ حکیم صاحب کابل سے واپسی تشریف لے آئے ہوں گے۔ احقر کا سلام کہہ دیں۔
انشاءاللہ تعطیلات میں آپ کی فرمائش پوری کردی جائے گی۔بشرط زندگی
احباب کو سلام کہہ دیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

بملاحظہ گرامی برادرم محمد اقبال مجددی زید

معرفت محترمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

این ۴۴/۲

پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی

کراچی نمبر ۲۹

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۶/ستمبر ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم زید عنایتکم

سلام مسنون

نوازش نامہ اور پھر رجسٹری ملی۔ عنایت وکرم کا ممنون ہوں کہ تبصرہ غالباً مارچ ۱۹۷۳ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر معلوم کرلیں۔

برادرم حکیم صاحب کا مضمون سرسری طور پر دیکھا ہے۔ انشاء اللہ شعبہ تاریخ کے صدر اسلم صاحب سے یہاں ملاقات ہوئی تھی بڑی محبت اور خلوص سے پیش آئے۔ بڑی مسرت ہوئی۔ ملاقات ہو تو سلام کہہ دیں۔ مرسلہ کاپیاں اگر لاہور ہی میں مکرم فاضل دیکھتے تو زیادہ بہتر تھا۔ تعطیلات میں بہت مصروف رہا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے جو وعدہ کیا تھا وہ بھی پورا بیان کرنے سے قاصر رہا شرمندہ ہوں لیکن ان شاء اللہ کسی نہ کسی دن یہ پورا ضرور ہوگا۔

Marfat.com

۱۴/شعبان کو حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کا عرس تھا۔اس سلسلے میں مصروفیات زیادہ ہوگئیں۔انشاء اللہ عرس سے فارغ ہوکر کاپیوں کی تصحیح کر کے ارسال کروں گا۔

سیلاب کی وجہ سے لاہور آنے کا ارادہ کر رہا ہوں، محترم حکیم صاحب کو سلام کہہ دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں

۷ /فروری ۱۹۷۴ء

۷۸۶

برادر مکرم زید عنایتکم

سلام مسنون۔ نوازش نامہ محررہ ۱۲ /فروری موصول ہوا۔ امید ہے کہ محترمی قبلہ حکیم صاحب مدظلہٗ العالی تشریف لے آئے ہوں گے۔ ہدیہ تبریک اور سلام مسنون پیش کر دیں۔

محمد امین بدخشیؒ کے متعلق احقر کو زیادہ معلومات نہیں۔ اگر کوئی حوالہ نظر سے گزرا تو ضرور تحریر کر دیا جائے گا۔

یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ مرسلہ شمارے آپ کو نہیں ملے۔ اب اپنے ذاتی فائل سے یہ دونوں قسطیں ارسال کر رہا ہوں۔ استفادے کے بعد واپس فرما دیں۔ علمی خدمات سے متعلق جو قسط ہے وہ ماہنامہ ضیائے حرم میں اشاعت کے لیے بھیجنے کا ارادہ ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں اپنے حالات وکوائف سے مطلع فرماتے رہا کریں۔

پروفیسر محمد اسلم صاحب نے حضرت مجدد الف ثانیؒ پر جو مقالہ شائع کیا تھا اس کی ایک کاپی ارسال فرما دیں تو ممنون ہوں گا۔ ان سے آجکل مراسلت نہیں، غالباً وہ احقر کی نئی تالیف کو پڑھ کر چراغ پا ہو گئے ہوں گے۔ ان کے تاثرات کا علم نہ ہو سکا۔ والسلام اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

۲ / ۴۴۔این
پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی
کراچی نمبر ۲۹
۱۹ / جولائی ۱۹۷۱ء

۷۸۶

محترم المقام

سلام مسنون

مکتوب گرامی محررہ ۶ / جولائی موصول ہوا۔ احقر موسم گرما کی تعطیلات میں جون کے آخر میں یہاں آ گیا ہے۔ ۱۰ / اگست تک قیام رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نوازش نامہ ٹنڈو محمد خان سے ہوتا ہوا یہاں پہنچا۔

احقر نے مقالہ حضرت مجدد الف ثانی کے سلسلے میں جو کتابیات مرتب کی ہے اس میں آپ کے موضوع سے متعلق کچھ کتابیں ہوں گی مگر یہ ٹنڈو خاں میں ہے۔ واپسی پر کچھ عرض کر سکوں گا۔

سر دست جو باتیں اس وقت ذہن میں آ رہی ہیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) بعض تذکروں اور تاریخوں کے مقدمے میں بھی متقدمین اور معاصرین کی تالیفات کا ذکر ہوتا ہے۔ کتابیات کی تدوین میں ان کو پیش نظر رکھیں۔

(۲) جو تذکرے اور تاریخیں از سر نو مدون کی گئیں ہیں یا جن کے ترجمے کئے گئے۔ مثلاً تذکرۂ علمائے ہند (ترجمہ اردو) وغیرہ، ان پر جامع اور مرتب کی طرف سے بعض سیر حاصل مقدمے مل جاتے ہیں اس طرف بھی توجہ کریں۔

Marfat.com

(۳) مختلف اشخاص کے حالات کے ذیل میں بھی ان کی تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں سے بھی مواد فراہم کیا جاتا ہے۔

(۴) محترم ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب نے حضرات مجددیہ کے بعض مجموعہ مکاتیب شائع کئے ہیں۔ شاید آپ کی نظر سے گزرے ہوں گے۔

(۵) پنجاب یونیورسٹی اور پنجاب پبلک لائبریری میں دنیا کے مختلف کتب خانوں کی فہرستیں مل جائیں گی۔ مثلاً انڈیا آفس لائبریری، لندن، برٹش میوزیم، لندن، خدا بخش لائبریری، پٹنہ، سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدر آباد، دکن، آزاد لائبریری، علی گڑھ، وغیرہ وغیرہ یہ مجموعے تو غالباً آپ نے مطالعے فرما لیے ہوں گے۔

(۶) محترم ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب سے ملاقات فرمائیں وہ اس سلسلے میں کافی معلومات فراہم کر سکیں گے اور پیر حسام راشدی سے ہمارا سلام فرمائیں۔

محترم حکیم صاحب اور مکرمی محمد اسلم صاحب کی خدمت میں سلام نیاز پیش کریں۔ والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۸/نومبر ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، خودنوشت حالات کے لیے آپ سے وعدہ کیا تھا جس کو ابھی تک پورا نہ کر سکا، بیحد قلق ہے، مصروفیات نے مہلت نہ دی، اب اس طرف متوجہ ہوا ہوں، آپ نے صرف دس صفحات کے لیے کاغذ فراہم کیا تھا، لیکن میرا خیال ہے کہ اجمال کے باوجود تیس چالیس صفحات ہو جائیں گے، بہرکیف آپ کے مطلوبہ سائز پر خیبر بانڈ کاغذ پر حالات لکھ کر بھیج دوں گا اگر مزید اختصار مطلوب ہو تو پھر حاشیے پر مطلوبہ مواد و معلومات کے لیے نشانات لگا دیجئے گا، اسی کے مطابق دوبارہ، نقل کر کے بھیج دیئے جائیں گے۔

ان شاء اللہ اسی ہفتے یا پھر آئندہ ہفتے ارسال کر دوں گا، محترم حکیم صاحب کا نوازش نامہ آیا ہو تو مطلع فرمائیں ان کو احقر کا سلام لکھ دیں، برادرم ظہور صاحب کو سلام کہہ دیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۱۷/ مارچ ۱۹۷۲ء

۷۸۶

برادرم زید مجدکم

سلام مسنون۔ تحفۂ جاں نواز موصول ہوا باعث فرحت وانبساط ہوا، اس کرم نوازی کے لیے تہہ دل سے ممنون ہوں۔ ظاہر و باطن دونوں ایک سے ایک بڑھ کر، جلد نظر نواز، سرورق دل نواز اور انتساب جاں نواز، مولوی شمس الدین مرحوم کی روح بھی خوش ہوگئی ہوگی۔

ضمیمہ ثانی نہایت اہم ہے آپ نے یہ کتاب لکھ کر اہل علم پر احسان فرمایا، اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور وہ شوق وذوق عطا فرمائے جو کبھی سرد نہ پڑ سکے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اس شاندار پیشکش پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، قبول فرمائیں۔

مکتوب گرامی آج ہی ملا ہے، شکریہ

محترمی حکیم صاحب سلام کہہ دیں والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۲۷/نومبر ۱۹۷۱ء

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون۔ تعزیت نامہ محررہ ۲۵ رمضان المبارک موصول ہو گیا تھا۔ ہمدردی اور غمخواری کے لیے تہہ دل سے ممنون ہوں۔ دعا فرمائیں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین

محولہ بالا مکتوب گرامی سے پہلے دو مکاتیب گرامی ملے تھے۔ کوئی بات جواب طلب نہ تھی اس لیے عریضہ ارسال نہیں کیا گیا۔

آپ کی معلومات افزا تالیف ''احوال و آثار سید شرافت نوشاہی'' موصول ہوئی جزاکم اللہ۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ ایسے محقق اور صاحب تصنیف بزرگ کا زندگی میں تعارف کروا دیا۔ اس تالیف نے اشتیاق ملاقات کو دو چند کر دیا۔ مولی تعالیٰ شرف ملاقات سے شرف فرمائے۔ آمین۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ احقر کو دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں والسلام۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۱۴ / مارچ ۱۹۷۲ء

۷۸۶

اخی المکرم دام مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ محررہ ۷ /نومبر ۱۹۷۲ء موصول ہو۔ یہ معلوم ہوا کہ مسرت ہوئی کہ آپ م آثر المعاصرین مرتب فرمارہے ہیں۔ ایسے ماحول میں جہاں اسلاف سے بے خبر ہوتے جارہے ہیں آپ کی یہ باخبری قابل صد تحسین وآفریں ہے، مولی تعالیٰ مدد فرمائے۔ آمین۔

کیا خودنوشت حالات کا عکس شائع کرنے کا ارادہ ہے یا اس کی نقل شائع کریں گے؟ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں جن کو بیان کرنا خودستائی سمجھا جاتا ہے ایسے حالات اگر مؤلف کے قلم سے لکھے جائیں تو زیادہ مناسب ہے بہرکیف جہاں تک تحدیث نعمت کا جذبہ ساتھ دے گا حالات عرض کیئے جائیں گے۔

صرف موٹی موٹی باتیں بیان کرنا ہیں جیسا کہ نوازش نامے سے انداز ہوتا ہے یا جزئیات کا ذکر بھی کردیا جائے؟ فہرست تصانیف میں مطبوعہ مضامین ومقالات کا ذکر کیا۔ اگر حالات لکھ کر ٹائپ کروائے جائیں تو کوئی حرج تو نہیں اس طرح ایک نقل میں بھی رکھ سکوں گا۔

آج کل مصروفیت زیادہ ہے استاد محترم قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفی خاں مدظلہ العالی

Marfat.com

کے حالات لکھ رہا ہوں۔ مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ فل اسکیپ سائز کے ۷۰ صفحات پر مشتمل ہے انشاء اللہ تبییض کا کام جلد شروع کر دوں گا۔ ایک رسالے میں اشاعت کا وعدہ کر لیا ہے لیکن اگر یہ مقالہ کسی علمی ادارے کی طرف سے شائع ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ اس مقالے کی تبییض کی وجہ سے تاخیر کا امکان ہے غالباً آپ کو عجلت نہ ہو گی، اطمینان سے حالات کو پیش کر دیے جائیں گے۔

معاصرین میں علماء، ادباء، شعراء، اساتذہ وغیرہ سب کو شامل کیا ہے یا مخصوص حضرات کو؟ اس کے علاوہ یگانوں اور بیگانوں میں تمیز تو نہیں رکھی؟ جواب آنے پر چند حضرات کے اسماء گرامی اور پتے ارسال کروائے جائیں گے لیکن ان میں سے بعض کا اپنے حالات لکھ کر بھیجنا مشکل نظر آتا ہے تو پس ایسے معاصرین کو تذکرے میں نظر انداز کر دیا جائے گا؟

محترم حکیم صاحب، برادرم پروفیسر محمد اسلم صاحب اور برادرم محمد عارف رضوی صاحب کو سلام کہہ دیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۱۲/جنوری ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم محترم

وعلیکم السلام نوازش نامہ محررہ ۳۰ / دسمبر ۱۹۷۲ء موصول ہوا، نہایت مصروف ہوں، مولانا محمد حسن جان علیہ الرحمۃ کے کتب خانہ ٹنڈو سائین داد کے باوجود کام نہیں ہوا۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۲۵/اپریل ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادرم زید عنایتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ،نوازش نامہ باعث طمانیت ہوا۔ یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی کہ آپ ایم۔اے (تاریخ) کا امتحان دے رہے ہیں۔مولیٰ تعالیٰ شاندار کامیابی عطا فرمائے۔آمین!

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ مدظلہ نے تبصرے کی ایک کاپی احقر کو عنایت فرمائی تھی، بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملی مندرجہ ذیل پتے پر خط لکھ کر منگوالیں۔

ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی ادارہ تحقیقات اسلامی ، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۰

اسلام آباد

خط میں احقر کا حوالہ دے دیں،مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پر احقر کا مقالہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام اردو کی جلد نمبر ۱۰ کراسہ نمبر ۵ میں شائع ہوگیا ہے، ایک کاپی مکرمی حکیم صاحب کی خدمت میں ارسال کی ہے دریافت کرلیں، اور سلام عرض کریں، دوسرے احباب کو بھی سلام کہہ دیں۔

آپ اپنے مقالے کا مبیضہ ارسال نہ فرمائیں، آپ کا مکتوب گرامی ارسال کردیا جائے گا تاکہ مولانا ہاشم جان مدظلہ کو آپ کی نیک نیتی کا حال معلوم ہوجائے گا اور آپ سے اور اس احقر سے جو بدگمانی ہے دور ہوجائے گی۔فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۹/مئی ۱۹۷۲ء

۷۸۶

برادر محترم زید عنایتہ

سلام مسنون۔ عنایت نامہ نظر نواز ہوا۔ خدانخواستہ دل آزاری کیوں ہوتی، محترم اسلم صاحب احقر کے دوست ہیں، اس تنقید کو کرشمہ محبت سمجھتا ہوں۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

جو مصنف حق وصداقت کا متلاشی ہے اس کو سخت سے سخت تنقید کے لیے تیار رہنا چاہیے اور کشادہ پیشانی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ ان تنقیدات سے استفادہ کرنا چاہیے، احقر کو تنقید سے مسرت ہوتی ہے، مدلل ومعقول ہو تو مسرت دوبالا ہو جاتی ہے۔ اپنے پچھلے خط میں جو رنج وغم کا اظہار کیا تھا وہ اس تنقید کی وجہ سے ہرگز نہ تھا بلکہ اس کی شدت سے جو بیگانگی محسوس ہوئی اس سے تکلیف پہنچی اور یہ محبت ویگانگ کا تقاضا تھا۔

محترم اسلم صاحب سے ملاقات ہو تو سلام کہہ دیں اور مناسب سمجھیں تو احقر کی جانب سے یہ شعر سنا دیں۔

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

نوٹ: اشتہار مل گیا، شکریہ

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں (سندھ)
۱۰ / مارچ ۱۹۷۴ء

۷۸۶

برادر محترم

سلام مسنون۔ نوازش نامہ موصول ہوا۔ عنایت پیہم کے ممنون ہوں۔ اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا ہے ملا ہوگا۔ آپ نے احقر کی معذوری پر تعجب کا اظہار فرمایا، اگر احقر کی مجبوریوں کا علم ہوتا تو شاید آپ کو تعجب نہ ہوتا۔ اپنی مجبوریوں کا اظہار نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ فرمائیں گے تو اظہار کر دیا جائے گا۔

شہر لاہور مرکز علم و فضل ہے، وہاں ایسے حضرات کی کمی نہ ہوگی جو حق پسند اور حق گو ہیں۔ یہ احقر کی لائن نہیں آپ حضرات کے حسن ظن نے کسی لائق بنا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیخ محمد اکرام کی تصانیف نے طلباء کے ذہن کو مسموم کر دیا ہے مگر اس کا صحیح علاج ایک ایسی تحقیقی تصنیف ہے جس نے شیخ مرحوم کی خیانت ظاہر ہو جائے۔ بحمد اللہ احقر نے اس سلسلے میں اپنی ہی کوشش کی ہے۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب نے بھی شیخ مرحوم پر سخت تنقید کی ہے جو کتابچہ کی صورت میں عرصہ ہوا شائع ہو چکی۔ یہ کتابچہ منگا کر حاضرین میں تقسیم کر دیں۔

قبلہ ڈاکٹر صاحب نے ۱۷ / مارچ کو حیدر آباد یاد فرمایا ہے۔ ان کے پاس ہونا ہے ۲۳ کو کراچی میں ہوگا۔ اس لیے ۱۱- ~ نے سے وہ بھی معذور ہیں غالباً آپ کو جواب لکھ دیا ہوگا۔

آپ کے ذوق وشوق کی میرے دل میں بڑی قدر ہے مگر کیا کروں مجبور ہوں جس کا مجھے قلق ہے حضرت صاحب دام مدظلہ اور محترم حکیم صاحب زید عنایتہ کو سلام کہہ دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج
ٹنڈو محمد خاں (سندھ)
۲۴/نومبر ۱۹۷۱ء

۷۸۶

محترمی
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکتوب گرامی موصول ہوکر کاشف احوال ہوا۔ جو معلومات آپ نے فراہم کی ہیں ان کے لیے شکر گزار ہوں۔ طبقات شاہجہانی میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے متعلق اقتباس کی ضرورت تھی، اگر ممکن ہو تو کبھی نقل کر کے بھیج دیں۔

شواہد التجدید کا احقر کو علم نہیں، خواجہ محمد نقشبند ثانی کا سنہ وفات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی تالیف سے نقل کیا ہے جو اس وقت ذہن میں نہیں، ممکن ہے کہ ۱۱۱۴ھ صحیح ہو۔

''فاضل بریلوی اور ترک موالات'' کی بیس کاپیاں احقر کو ملی ہیں۔ کتابت تو اچھی تھی، معلوم ہوتا ہے کہ سیاہی بہتر استعمال نہیں کی گئی یا چھاپتے وقت لاپرواہی سے کام لیا ہے آفسٹ کی کاپیاں لیتھو کی پلیٹوں پر شاید نہیں لگائی جاسکتیں۔ اس کے لیے تو کاغذ اور روشنائی بھی علیحدہ ہوتی ہے۔ بہرکیف مجھے بھی افسوس ہوا۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ حکم صاحب اور برادرم اسلم صاحب کو احقر کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنی خیریت اور حالات وکوائف سے مطلع کرتے رہیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں

(ضلع حیدر آباد سندھ)

۱۷/ دسمبر ۱۹۷۰ء

۷۸۶

صدیق محترم دام عنایتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ .....نوازش نامہ موصول ہوا کہ باعث مسرت ہوا۔ کرم فرمائی کا ممنون ہوں۔ یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ جس نے معاندانہ جذبے کے تحت اعتراضات کئے ہوں شاہ غلام علی کا ارشاد اس پر صادق نہیں آتا مگر پھر بھی یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ فقیہانہ اور عارفانہ زاویہ نگاہ میں بڑا فرق ہے۔ دونوں میں امتزاج وہی پیدا کرسکتا ہے جو بیک وقت عارف وفقیہ تھے اس احقر نے عبداللہ خویشگی کی تصنیفات کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا، آپ کی تحقیقات سے استفادہ کیا جائے گا۔

مولانا عبدالحکیم سیال کوٹی کے متعلق بھی علماء نے کہا تھا کہ انہوں نے معترضین کے رد میں ایک مختصر رسالہ تصنیف فرمایا تھا۔ البتہ یہ بات اس لیے قابل یقین ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ نے اسی زمانے میں اختلاف فرمایا تھا۔ البتہ یہ بات کہ آپ نے محمد البرزنجی کا جواب لکھا سراسر غلط ہے۔ غالباً احقر نے یہ بات نہیں لکھی۔

عہد شاہجہانی کے جن محدثین کی طرف احقر نے ارشارہ کیا تھا ان سے وہ مورخین مراد تھے۔ جنہوں نے شاہی نگرانی یا سلطنت کے زیر اثر کتب تاریخ مدون کیں۔ مجمع الاولیاء کا عکس راقم کے پاس محفوظ ہے بیشک اس میں مجدد الالف الثانی لکھا

Marfat.com

ہے۔طبقات شاہجہانی میں حضرت مجدد اور آپ کے صاحب زادگان کا ذکر ہوتو اقتباس نقل کر کے ارسال فرمادیں۔ یہ میری معلومات میں اضافہ ہوگا، جزاکم اللہ۔ نیز کلمات صادقین کا اقتباس نقل کر کے ارسال فرمادیں۔ یہ میری معلومات میں اضافہ ہوگا، جزاکم اللہ، نیز کلمات صادقین کا اقتباس اگر مختصر ہوتو نقل کروا کر ارسال فرمادیں۔

محمد البرزنجی کے فتاویٰ کفر اور اس کے جوابات پر مشتمل ایک قلمی مجموعہ احقر کے پاس ہے جو نہایت خستہ حالت میں ہے یہ نسخہ ۴ /شوال ۱۱۹۴ھ کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حکم سے حضور اللہ نے نقل کیا تھا۔

ابتداء اُن سوالات سے ہوئی جو حضرت مجدد کے متعلق ہندوستان سے حجاز بھیجے گئے کل ۳۳ سوالات ہیں، محمد البرزنجی نے ان کے جوابات اور ۱۷ کفر کے فتوے صادر فرمائے۔ آخر میں خود لکھتے ہیں:

وقد بینا ادلة ذلک کله مفصلة فی رسالتنا قدح الزند وقدح الرند فی رد جهالات سرهند ودفع التعویل علی نفع التاویل وغیرهما من رسالتنا۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:

والحمدالله قاله بفمه وکتبه بقلمه فقیر رحمة ربه وراجی ثوابه العظیم محمد بن عبدالرسول الحسینی الشهاوذی الباز نجی المدنی الشافعی الخ

محمد البرزنجی کے جوابات پر ان علماء نے تصدیقات لکھی ہیں:

(۱) محمد عبداللہ القورسی المغربی المالکی

(۲) شیخ قاسم رضوی الرومی الحنفی

Marfat.com

(۳) شیخ محمد ربی السروری البہوی الحنبلی

پھر اس فتوے کا مختصر رد شیخ محمد بیگ نے تحریر فرمایا ہے جس کے لیے جامع نے یہ عنوان قائم کیا ہے۔

هذا الجواب رد اجمالاً لكلام السيد محمد البرزنجی من الشيخ محمد بيک

اس مختصر رد کے بعد جامع نے شیخ محمد بیگ کا وہ رسالہ نقل کیا ہے جس کا احقر نے ذکر کیا تھا۔ یعنی ''عطبۃ الوہاب الفاصلۃ بین الخطاء والصواب'' اس پر دس علماء حجاز کی شاندار تصدیقات ہیں جو آپ کے علم میں ہوں گی۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر ''دعویٰ نبوت'' کا الزام سراسر اتہام ہے۔ جس طرح مکتوبات شریف کی غلط تعبیرات سے لوگوں نے یہ مطلب نکالا کہ آپ نے ''دعوی تجدید دین'' فرمایا تھا (چنانچہ صاحب قاموس المشاہیر نے لکھا ہے کہ آپ نے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا) دعویٰ نبوت، کا الزام بھی مکتوبات شریف کے سطحی مطالعہ کا نتیجہ ہے بلکہ محمد البرزنجی کے سامنے تو مکتوبات کے محرب اقتباسات تھے۔ سیاق وسباق سے بے خبر۔ ایسی حالت میں جو کچھ لکھتا کون ٹوک سکتا تھا۔ مکتوبات شریف کی تینوں جلدات کا عربی ترجمہ بہت بعد میں ہوا ہے، ممکن ہے اس ترجمے کا ایک مقصد غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو۔ معترضین کے اعتراضات پر بحث کرتے ہوئے۔ یہ حقیقت بھی سامنے کرنے میں رہے تو مناسب ہے کہ بعد مکاں، بعد زماں اور بعد فکر وخیال کو صحیح رائے قائم نہ کرتے ہو بڑا دخل ہے۔

کاسر المخالفین کے مصنف کا احقر کو علم نہیں، رسالہ رد شبہات کا ذکر حضرت

Marfat.com

مولانا محمد ہاشم جان سرہندی نے کیا، یہ رسالہ ان کے پاس ہے۔

مکتوب گرامی کل موصول ہوا، فرصت میسر تھی اس لیے جواب پیش کر رہا ہوں۔ محترم حکیم صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ آپ حضرات سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے۔ مولی تعالیٰ آپ کی علمی تحقیقات سے سب کو مستفیض فرمائے۔ آمین۔ والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ از محترم پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب طبع اوّل ص ۷۲ ''غالبا'' بیل کام آخذ نظامی بدایونی کی قاموس المشاہیر ہے۔ نظامی نے جو کچھ لکھ ہے بیل نے ہو بہو نقل کر دیا ہے''۔ ص ۷۲

ص ۱۰۳ جواہر خمسہ قلمی نسخہ پشاور کے متعلق لکھا ہے۔

''ابو المعارف عنایت اللہ نے خط نستعلیق میں اس پر جا بجا حواشی بھی لکھے ہیں۔''

یہ محشی بزرگ معروف صوفی بابا بلھے شاہ قصوریؒ کے مرشد اور سلسلہ شطاریہ کے پنجاب میں اصل مروج تھے حال عام متعارف کتابوں خزینۃ الاصفیاء نزھت الخواطر وغیرھما میں مل جاتے ہیں۔

ص ۱۱۳ ''شاہ ولی اللہؒ نے جواہر خمسہ کے اعمال کی اجازت اپنے استاذ محترم شیخ ابو طاہر سے حاصل کی تھی بحوالہ رودِ کوثر''

آپ نے اس باب میں شیخ اکرام کی رود کوثر کا سہارا لیا ہے۔ شیخ اکرام نے لکھا ہے۔

''آپ (شاہ ولی اللہؒ) کی اپنی تصانیف سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ اس سلسلہ (شطاریہ) کے بعض اشغال اپنے محترم استاد شیخ ابو طاہر مدنی اور شیخ محمد سعید لاہوریؒ سے سیکھے تھے۔''

اول تو شیخ اکرام نے شاہ صاحب کی کسی تصنیف کا حوالہ نہیں دیا ہاں انتباہ فی سلول اولیاء اللہ میں شاہ صاحب نے اپنے ورود لاہور اور شیخ المعمر حاجی محمد سعید لاہوریؒ سے جواہر خمسہ کی اجازت کی سند نقل کی ہے۔

Marfat.com

معراج نامہ شاہ محمد غوث گوالیاریؒ کے کسی خطی نسخے کی آپ نے اطلاع نہیں دی ہے۔ اور نہ ہی بحر الحیات کے نسخوں کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے۔ معراج نامہ سے متعلق تو سر دست احقر کو معلوم نہیں البتہ بحر الحیات کے تین قدیم خطی نسخے پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہیں۔ اور بحر الحیات آج سے قریباً اسی سال قبل دہلی سے شائع ہو چکی ہے۔ پیر محمد شاہ کی لائبریری احمد آباد میں بھی بحر الحیات کے خطی نسخ موجود ہیں یہیں اس کا مذکورہ مطبوعہ نسخہ بھی موجود ہے۔

کلید مخازن۔ کے بھی کسی خطی نسخ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

احقر نے پنجاب پبلک لائبریری میں اس کا ایک عمدہ قلمی نسخہ عرصہ ہوا دیکھا تھا اس کا سال تصنیف ۱۸ / رمضان ۹۴۲ھ ہے ۹۳۲ھ میں پہلے پہل اس کی تصنیف کا خیال شیخ محمد غوثؒ کو ہوا۔ یاد آ رہا ہے کہ یہ خطی نسخہ محشی بھی تھا اور غالباً محمد غوثی نے اس شیخ بدر الدین سمرقندی جیلانی کے حواشی کا جو ذکر کیا ہے۔ وہ انہیں سمرقندی بزرگوں کے ہوں۔

شاہ وجیہ الدین گجراتی کے ملفوظات کا قلمی نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں محفوظ ہے۔ نمبر ۱۳۴۳

ابتداء اس طرح سے ہے:

این چند کلمہ از ملفوظات بحر الحقائق ومعدن جواہر اسرار الخ

ملفوظات مذکورہ کے ابتدائی جملہ کی نقل کا مقصد یہ ہے کہ آیا آنجناب نے اسلامیہ کالج پشاور کے جس قلمی نسخے کا ذکر فرمایا ہے یہ نسخہ وہی ہے یا اس سے مختلف ہے اگر نسخہ پشاور کا ابتدائی ورق کی نقل آپ کے پاس ہو تو مقابلہ کی زحمت فرمائیں؟ ان

Marfat.com

ملفوظات کا جامع کون ہے؟

خواجہ محمد سعید لاہوری نقشبندیؒ مذکور نے اپنا سلسلہ شطاریہ اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ محمد سعید لاہوری مرید شیخ محمد اشرف شطاری لاہور کی آپ مرید بایزید ثانی اور آپ مرید فرید ثانی اور آپ مرید شاہ وجیہ الدین گجراتی''

اس شجرہ طریقت میں سے شیخ بایزید ثانی اور شیخ فرید ثانی رحمہما اللہ کے حالات احقر کو کہیں نہیں مل سکے اگر آنجناب مدد فرمائیں تو بہت خوب ہے۔

آپ نے تکمیل الایمان سے شاہ محمد غوث کے خلفاء کی جو فہرست نقل کی ہے ص ۱۲۸ اس میں ایک شیخ ابوالحسن لاہوری کا نام بھی ہے، حضرت مجدد الف ثانیؒ پر تکفیر کے جو فتوے میری نظر سے گذرے ہیں ان میں ایک مفتی کا نام ابوالحسن لاہوری بھی ہے۔ کیا ان دونوں کے ایک ہی یا مختلف ہونے کے باب میں آپ کچھ مدد فرمائیں گے۔

آپ کی کتاب شاہ محمد غوث گوالیاری کے باب خلفاء میں بعض اہم حضرات کا تذکرہ شامل نہیں ہو سکا مثلاً شاہ عبدالحمید عرف قادر ولی متوفی ۹۷۸ھ کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس کے حالات پر ایک مستقل منظوم کتاب ہدیہ مرغوب مطبع شگوفہ اودھ لکھنو ۱۲۹۰ھ شائع ہو چکی ہے۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب کا ایک مقالہ بعنوان

The Shattari Saints and their Attitude towards the State, Medieval India, Aligarh, oct. 1950.

میں شائع ہوا تھا جو بعض امور پر عمدہ طریقہ سے روشنی ڈالتا ہے۔ آپ یہ مذکورہ

Marfat.com

مقالہ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ تمام معروضات ایک خط کی صورت میں پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں آج ۲۸/۱/۷۱ ارسال کردی گئیں۔

محمد اقبال مجددی

۲۸/جنوری ۱۹۷۱ء

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خاں

(ضلع حیدرآباد سندھ)

۸/دسمبر ۱۹۷۰ء

۷۸۶

محترم المقام دام زید عنایتکم

وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نوازش نامہ موصول ہوکر باعث فرحت وانبساط ہوا، یہ معلوم ہوکر مزید خوشی ہوئی کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مخالفین پر کام کررہے ہیں، یہ احقر بھی حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر تقریباً آٹھ سال سے مواد فراہم کررہا ہے، دوسرے علمی کاموں کی وجہ سے اس طرف ہمہ تن متوجہ نہ ہوسکا، بہرکیف آپ سے بھی مدد حاصل لی جائے گی۔

عبداللہ خویشگی قصوری کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتابوں کو ملاحظہ فرمالیں شاید کوئی نئی بات مل جائے، حدائق الحنفیہ (فقیر محمد جہلمی)، ابجد العلوم (نواب صدیق حسن خاں)، نزھۃ الخواطر (عبدالحی لکھنوی) ھدیۃ العارفین واسماء المولفین وآثار المصنفین (اسماعیل بغدادی)، عربی ادب میں ہندوستان کا حصہ (ڈاکٹر زبیر احمد)، تذکرۂ علمائے ہند (رحمان علی) وغیرہ۔

حضرت شاہ غلام علی علیہ الرحمۃ نے جو بات شیخ عبدالحق دہلوی کے اعتراضات کے متعلق کہی ہے وہی عبداللہ خویشگی کے متعلق کہی جاسکتی ہے، انہوں نے

Marfat.com

تحریر فرمایا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کہ بتحریر اعتراضات زبان بیصرفہ گویاں درطعن دلیر ساختہ، سخن بطور علماء ظاہر فرمودہ اند، کلام حضرت مجدد بطور علماء باطن است آں از عالمے دیگر وایں از مقامے دیگر، اعتراض کجا است؟

غالباً مکتوبات شریف پر اسی قسم کے اعتراضات کے اندیشے کے تحت ۱۰۰۹ھ ام میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو رخصت کرتے ہوئے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا:

اگر سخن گوئید بطور علماء گوئید نہ بطور صوفیہ واگر احیانا بطور صوفیہ گفتہ شود بہ اغلاقے بگوئید کہ جز مخاطب دیگرے نہ فہمد وازاں جا چیزے فرانہ گیرد کہ موجب ذلت اونہ گردد۔

عبداللہ خویشگی کے آخری دور میں ۱۰۹۳ء میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے متعلق علماء حجاز کے سامنے ایک فتوے پیش کیا گیا، محمد البرزنجی نے خوب دل کھول کر کفر کے فتوے لگائے مگر شیخ محمد بیگ مکی نے ایک رسالہ لکھ کر مسکت جواب دیا، رسالے کا نام تھا ''عطیۃ الوھاب الفاصلۃ بین الخطاء والصواب'' یہ باتیں ضرور آپ کے علم میں ہوں گی، احقر نے احتیاطاً لکھ دیا ہے۔

مجھے اس کا صحیح اندازہ نہیں کہ اورنگ آباد حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مخالفین کا مرکز تھا اگر دیکھا جائے تو مخالفین وموافقین ہر بڑے شہر میں موجود تھے مثلاً دہلی آگرہ، احمد آباد، لاہور وغیرہ یہ مخالفت مخلصانہ بھی تھی اور معاندانہ بھی مخالفت کی گئی تھی۔

تبادلے کی وجہ سے تمام کتابیں بند پڑی ہیں، ورنہ اس مسئلے پر تفصیل سے

Marfat.com

عرض کرتا، کتابیں کھولنے پر ان شاء اللہ مزید کچھ عرض کرسکوں گا، احقر حال ہی میں کوئٹہ سے یہاں آیا ہے۔

چونکہ آپ مخالفین پر کام کررہے ہیں اس لیے بعض چیزیں جو میرے علم میں ہیں عرض کردوں ممکن ہے کوئی کام کی چیز نکل آئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ مطالعہ فرما چکے ہوں۔

حضرت شاہ غلام علی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے صاحب زادے خواجہ محمد یحییٰ، آپ کے پوتے خواجہ فرخ، اور عبدالاحد علیہم الرحمۃ نے بھی مخالفین کے رد میں تحریر فرمایا تھا، سندھ کے مشہور عالم مخدوم معین تتوی نے بھی شیخ عبدالحق دہلوی کے اعتراضات کے جواب میں ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی ہے جو قلمی صورت میں مولانا محمد ہاشم جان مدظلہ کے پاس موجود ہے، پیر نظام الدین شکارپوری نے بھی ایک رسالہ بعنوان ردشبہات تحریر کیا تھا، مخالفین میں جو یہ لکھنے والوں میں ڈاکٹر اطہر عباس رضوی ہیں جنہوں نے اپنی انگریزی کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے جس کا مسکت جواب مختصراً معارف میں شائع ہوگیا ہے، امریکہ سے بھی ایک صاحب کا مقالہ شائع ہوا تھا جس میں حضرت مجدد کو شیعہ سنی رقابت کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم سیال کوٹی نے رد مخالفین میں ایک رسالہ لکھا تھا احقر کو جس کی تلاش تھی، اب تک نہ مل سکا اس کے علاوہ حضرت مجددؒ کی ایک تصنیف اثباۃ الواجب کی تلاش ہے اس کا ذکر اسماعیل پاشاہ بغدادی نے کیا ہے یہ بھی نہ مل سکی۔ آپ کے علم میں ہو تو ضرور مطلع فرمائیں، ایک بات اور دریافت کرنی ہے عہد شاہجہانی کے مورخوں نے صوفیہ وعلماء کی فہرست میں نہ حضرت مجدد کا ذکر کیا ہے نہ آپ کے صاحب

Marfat.com

زادگان اور خلفاء کا، بلکہ اگر کسی ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کا تعلق حضرت مجدد سے رہا ہے تو اس تعلق کو ظاہر نہیں کیا گیا، مورخین کی اس خاموشی کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی شاہجہاں کو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا عقیدت مند بتایا جاتا ہے، یہ بات شہزادگی کے زمانے تک تو ٹھیک ہے لیکن دور شاہی میں یہ عقیدت نظر نہیں آتی گو اس وقت حضرت مجدد وصال فرما چکے تھے مگر آپ کے صاحبزادوں وخلفاء سے تعلق خاطر اس عقیدت کی توثیق کر سکتا تھا، اس کے برخلاف شیخ آدم بنوری کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ آپ کے علم میں ہوگا۔

آج ذرا فرصت تھی تو یہ طویل عریضہ پیش کر رہا ہوں ورنہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے تاخیر کا اندیشہ تھا، امید ہے کہ علمی راستے جاری رکھیں گے، مجھے خود آپ سے ملاقات اور آپ سے مکاتبت کا اشتیاق تھا، خدا نے یہ صورت پیدا کر دی، فالحمد للہ علی ذالک، احباب کو سلام کہہ دیں، فقط والسلام

احقر مسود احمد

☆☆☆

Marfat.com

۲/۴۴۔این
پی۔ای۔سی۔ایچ۔سوسائٹی
کراچی نمبر ۲۹
۳/اگست ۱۹۷۱ء

۷۸۶

محترم المقام
وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نوازش نامہ محررہ ۳۱/جولائی موصول ہوا۔عنایت وکرم ممنون ہوں، محترم حکیم صاحب کواس احقر سے حسن ظن ہے اس لیے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے ورنہ احقر اس لائق نہیں کہ آپ کے فاضلانہ مقالے کو بنظر تنقید مطالعہ کرے، البتہ استفادے کے خیال سے یہ جی چاہتا ہے کہ ایک نظر دیکھ لوں، تقریظ لکھنے کی بھی اہلیت نہیں لیکن اگر آپ کی خواہش ہوتو ان شاء اللہ تحریر کردی جائے گی اگر اپنے کچھ حالات اور علمی خدمات کے تعارف کے طور پر کچھ تحریر فرمادیں تو احقر ممنون ہوگا۔

کراچی میں ۱۵/اگست تک قیام ہے، آج کل کچھ مصروفیت زیادہ ہے، اس لیے مناسب یہ ہے کہ جب احقر ٹنڈو محمد خاں پہنچ جائے تو اس وقت مبیضہ ارسال فرمائیں، لیکن اس طرح تعویق کا اندیشہ ہے، عجلت ہوتو پھر طباعت کرالیں، ورنہ احقر ہر خدمت کے لیے حاضر ہے۔

ان شاء اللہ ٹنڈو محمد خاں پہنچ کر آپ کے مقالے سے متعلق بعض کتابوں کے نام تحریر کروں گا ممکن ہے کہ یہ آپ کی فہرست میں پہلے سے موجود ہوں۔

محترم حکیم صاحب اور مکرمی پروفیسر محمد اسلم صاحب کو سلام کہہ دیں، دوسرا مکتوب برادرم محمد عارف رضوی صاحب کو عنایت فرمادیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆☆☆

Marfat.com

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں (سندھ)

۹/مئی ۱۹۷۳ء

۷۸۶

برادر محترم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ موصول ہوا، کرم فرمائی کا ممنون ہوں، رسالہ آستانہ پاک بھی مل گیا، آپ نے اپنے نوٹ میں جس طرف اشارہ فرمایا ہے احقر نے اپنی کتاب میں اس کا ازالہ کر دیا ہے۔

عدیم الفرصتی کی وجہ سے حالات نہ لکھ سکا، موسم گرما کی تعطیلات میں کچھ فرصت میسر آئے گی تو ان شاء اللہ تحریر کر کے ارسال کر دوں گا، مطمین تہیں۔

یہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا کہ کتاب ''فاضل بریلوی علماء حجاز کو نظر میں'' کا تب کے حوالے کر دی گئی ہے میں خیال کر رہا تھا کہ شاید کتابت ہو چکی ہو گی کیوں کہ ایک سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے خیر اس تاخیر میں خدا کی کوئی مصلت پوشیدہ ہو گی۔

عرصہ دراز سے جناب عارف رضوی صاحب کا خط نہیں ان کے متعلق تفصیلات سے ضرور مطلع کریں جواب دینے میں بہت مستعد تھے، اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

محترم حکیم صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں، فاضل بریلوی اور ترک موالات، کے چند نسخوں کی ضرورت ہے اگر باقی بچے ہوں تو ارسال فرما دیں۔ ممنون ہوں گا۔

Marfat.com

زیادہ کیا عرض کروں احباب کو سلام کہہ دیں ہاں یاد آیا جناب اسلم صاحب نے لکھا تھا کہ انہوں نے وحید مسعود کی کتاب سید احمد کی اصلی تصویر، کا جواب لکھا ہے جو چھپ رہا ہے وہاں ان کو سلام کہہ دیں، یہ جواب شائع ہو گیا ہو تو ایک نسخہ ارسال فرما دیں، فقط والسلام

احقر محمد مسعود

☆☆☆

Marfat.com

روداد

Marfat.com

Marfat.com

روداد

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مخاطب غیر مسلم نہیں تھے، مسلمان تھے آپ نے خود بھی لکھا کہ میں بغاوت نہیں کر رہا ہوں کیونکہ مسلمان حکومت ہے، حکومت کے مسلمان ہونے کا اعتراف بھی کر رہے تھے، جب جہانگیر کے خلاف مہابت خان نے بغاوت کر دی اور وہ کامیاب ہونے والا تھا تو شدت سے اسے منع کر دیا کہ اس کی اصلاح کی ضرورت ہے بغاوت کی ضرورت نہیں۔

ان خیالات کا اظہار ممتاز مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ ۲۶ رنومبر ۲۰۱۶ء بمقام ایوان اقبال لاہور میں صدارتی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کیا۔

امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز زینت القراء حافظ قاری محمد رفیق نقشبندی نے کلام الٰہی کی آیات بینات کی خوبصورت تلاوت سے کیا، اس کے بعد علامہ قاری نصیر شرقپوری نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (فاضل البریلوی الشاہ امام احمد رضا خان ؒ کے کلام سے منتخب) نعت شریف پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

تلاوت کلام مجید کے بعد مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے صدر، روزنامہ جرأت/تجارت اور دی بزنس کے چیف ایڈیٹر جناب جمیل اطہر سرہندی نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ربانی مجدد

Marfat.com

الف ثانیؒ نے برصغیر میں دوقومی نظریے کی بنیاد رکھی اور یہ واضح کر دیا کہ ہندو اور مسلم میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ اسی فکر و فلسفہ سے شاعر مشرق متاثر ہوئے اور اس خطے کے لوگوں کو تعلیمات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روشنی میں بیدار کرتے ہوئے فلسفہ خودی پیش کیا۔ افتتاحی کلمات کے بعد شعبہ اردو گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز سے وابستہ ڈاکٹر محمد نوید ازہر نے ''حضرت مجددؒ کا فکری احیاء'' کے حوالے سے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجددؒ نے عوام اور علماء کو خود پسندی ترک کر کے خدا پسندی اختیار کرنے کی تعلیم دی اور دلوں کی کائنات کو آباد کر دیا۔ قُلِ اللّٰہ ثُمَّ ذَرْھم کی نصیحت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا اور انہیں ذکر الٰہی کی لذت وحلاوت سے آشنا کیا، جب لوگوں کی فکر ونظر میں انقلاب برپا ہو گیا، تو انہیں نیت کی درستی اور اخلاص فی العمل کی نعمت میسر آ گئی۔ ڈاکٹر نوید ازہر کی گفتگو کے بعد ملک کے ممتاز سکالر اور Lums Uiniversity میں گورمانی مرکز زبان وادب کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر معین نظامی نے ''حضرت مجدد الف ثانی کی ایک جماعت (جرگہ ممدانِ دولت اسلام) کی تشکیل اور اس کی خدمات کے نتائج واثرات'' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فاضل مقالہ نگار نے کہا حضرت مجدد الف ثانی کی جماعت جرگہ ممدان دولت اسلام یعنی اسلام کی حکومت کے لیے معاونوں کا ایک گروہ آپؒ کی بہت کامیاب تحریک ثابت ہوئی۔ محترم نظامی صاحب نے کہا کہ کسی بھی تحریک کی کامیابی کے کچھ تو دنیوی پیمانے ہوتے ہیں اور کچھ فکری اور کچھ علمی اور کچھ روحانی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریک میں یہ تمام پہلو باتمام وکمال دکھائی دیتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر وہ اخلاص اور وہ سوز وگداز جو کسی بھی

Marfat.com

تحریک کو کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے جتنا حضرت کے سینہ اقدس میں ودیعت کیا گیا تھا شاید کسی کو کیا گیا ہو۔ یہ سوز و گداز محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے کسی مصلح اور کسی مجدد کو عطا ہوتی ہے اور وہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو عطا ہوا تھا، یہی وجہ ہے آج بھی پورے عالم اسلام میں ان کا چراغ جل رہا ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائیز (مریدکے) کے پرنسپل ڈاکٹر محمد اکرم ورک نے اپنے مقالہ بعنوان ''درگاہ حضرت باقی باللہؒ کا نظام تعلیم و تربیب'' کی تلخیص پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت باقی باللہؒ کے مقام و مرتبہ کو جاننے کے لیے آپؒ کے مریدین اور بعد میں آنے والے وابستگان کی سیرت و کردار سے پتہ چلتا ہے اور یہ کہ انہوں نے کیسے لوگ تیار کیے کہ جنہوں نے برصغیر کی تاریخ کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

حضرت باقی باللہؒ کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے چند باتیں غور طلب ہیں ان میں یہ کہ آپ نے کوئی محاز آرائی قائم نہیں کی حالانکہ مغلوں دور عروج ہے، شریعت کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا جا رہا تھا، تصوف کے نام پر صوفیائے خام گمراہیاں پھیلا رہے تھے، ان حالات میں حضرت باقی باللہؒ نے کوئی مسلح جدو جہد کی کوشش نہیں فرمائی بلکہ انہوں نے معاشرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ عدم تشدد کی تحریک کی جب بات کی جاتی ہے تو اس کے اوّلین بانی شاید حضرت خواجہ باقی باللہؒ ہیں، انہوں نے افراد تیار کیے۔

حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے اقتدار کو ہدف بنانے کی بجائے اہل اقتدار کو حدف بنایا اور ان کی اصلاح کے حوالے سے ارباب اقتدار تک پیغام کو پہنچانے کا منظم اور موثر طریقہ اختیار کیا اور اسی حکمت عملی کے نتیجے میں بالآخر احیائے اسلام ہوا۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا جن امراء و وزراء کا خطوط کے ذریعے رابطہ ہوا ان ہی امراء و وزراء سے ابتداء احضرت باقی باللہؒ کا رابطہ تھا اور ان کے نام آپ کے خطوط بھی ملتے ہیں۔ ان کے بعد شعبہ عربی و اسلامیات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے وابستہ ڈاکٹر افتخار احمد نے ''ارمغان امام ربانی جلد ششم اور جلد ہفتم'' کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان میں شائع ہونے والے وقیع مقالات اور دیگر تحقیقات پر بہترین انداز میں فاضلانہ تجزیہ پیش کیا۔ ان کی گفتگو کے فوراً بعد حافظ محمد شاہد نے انتہائی خوبصورت آواز میں بدیہ نعت پیش کی، نعت شریف کے بعد عظیم روحانی و علمی شخصیت حضرت سید صفدر علی (برمنگم یوکے) نے اپنے خیالات عالیہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ابوجہل مرگیا ہے، یزید بھی مر چکا ہے، اکبر بادشاہ بھی دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے مشن اور نظریات کو پھیلانے والے لوگ آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں ان حالات میں ایسی تقاریب کا انعقاد انتہائی ضروری ہے تا کہ ان باطل قوتوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ قبلہ نے اپنی گفتگو کے اختتام پر پُرسوز دعا بھی فرمائی۔ ان کے بعد مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے نائب صدر اور جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ کے عہدہ پر فائز ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے اپنے مقالہ بعنوان ''حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فقہی ذوق اور اس کے اثرات'' کے حوالے سے انتہائی اختصار سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا (مفصل مقالہ زیر نظر کتاب میں مقالات کے باب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)۔

ترکی سے تعلق رکھنے والے اور ہمارے ملک کی معروف درس گاہ پنجاب

Marfat.com

یونیورسٹی کے شعبہ اورینٹل سٹڈیز میں رومی چیئر پر فائز ڈاکٹر ڈرمش بُلگُر نے اپنے مقالہ بعنوان ''ترکی میں فکر مجدد کے اثرات'' اپنا وقیع مقالہ پیش کیا۔

فخر المحققین پروفیسر محمد اقبال مجددی نے کانفرنس کے موقع پر شائع ہونے والی کتاب ''خلاصۃ المعارف'' کا تعارف پیش کیا جس کی تفصیلات زیر نظر کتاب میں مقالات کے باب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔آپ کی گفتگو کے بعد ممتاز ریسرچ سکالر ڈاکٹر مجیب احمد چیئر مین شعبہ تاریخ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد ''حضرت مجدد الف ثانی یورپ میں'' کے عنوان پر اپنا وقیع مقالہ پیش کیا۔اس کے بعد محمد احمد نقشبندی مجددی نے کلام اقبال بحضور حضرت امام ربانی انتہائی خوش الحانی سے پیش کیا جس سے اہل مجلس کو خاص کیف وسرور حاصل ہوا۔منقبت کے بعد جسٹس ریٹائرڈ نذیر احمد غازی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کا نچوڑ جوان کے مکاتیب کی روشنی میں اخذ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں سے محبت رکھنا یہی اسلام ہے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کی حفاظت یہی مجدد الف ثانیؒ کا درس تھا۔غازی صاحب نے مقام مجدد کو واضح کرتے ہوئے ان خیالات کا بھی اظہار کیا کہ اگر مجدد الف ثانیؒ نہ ہوتے تو مولانا فضل خیر آبادی نہ ہوتے،اگر مجدد الف ثانیؒ نہ ہوتے تو کفایت علی کافی نہ ہوتے،اگر مجدد الف ثانیؒ نہ ہوتے تو امام احمد رضا اس طرح جنگ نہ لڑتے۔

محترم نذیر غازی صاحب کے بعد ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب صدر مرکز تحقیق فیصل آباد نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا اور آخر میں افغانستان سے تعلق رکھنے والی

Marfat.com

عظیم روحانی شخصیت حضرت محمد لعل المعروف استاد صاحب مبارک مدظلہٗ العالی نے خاص انداز میں دعا فرمائی۔

اس تقریب سعید کے موقع پر امام ربّانی پبلی کیشنز کی تازہ ترین مطبوعات ارمغانِ امام ربّانی (جلد ششم) (جلد ہفتم) اور دو جلدوں پر مشتمل خلاصۃ المعارف کی رونمائی بھی کی گئی۔ سوسائٹی کی طرف سے فاضل مقالہ نگاران کو یادگاری شیلڈز اور مذکورہ بالا کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔

ہال سے باہر مختلف ناشرین نے اپنے اپنے بک سٹالز بھی لگائے تھے جہاں بالخصوص تصوف کے موضوعات پر اہم کتب رکھی گئیں تھیں۔

آخر میں شرکائے مجلس کی تواضع کا اہتمام بھی تھا۔ اس طرح یہ علمی فکری اور روحانی تقریب بحسن خوبی پایا تکمیل کو پہنچی۔

Marfat.com

{1}

نام مجموعہ مقالات: شیخ سرہند

ترتیب وتدوین: جمیل اطہر

نمبر شمار	عنوان مقالہ	نام مقالہ نگار
۱۔	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی
۲۔	حضرت امام ربّانی	جمیل اطہر سرہندی
۳۔	صاحب اسرار	جمیل اطہر سرہندی
۴۔	بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی	جمیل اطہر سرہندی
۵۔	مسلم قومیت کا داعی	جمیل اطہر سرہندی
۶۔	اکبر کا دین الٰہی	جمیل اطہر سرہندی
۷۔	وحدت الوجود سے وحدت الشہود تک	جمیل اطہر سرہندی
۸۔	مجدد سے قائد تک	جناب زیڈ اے سلہری
۹۔	سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
۱۰۔	نفس گرم کی تاثیر	پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔	گرمیٔ احرار	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
۱۲۔	مکتوبات کے آئینے میں	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
۱۳۔	احیائے دین کا نور	سید انور علی ایڈووکیٹ

Marfat.com

۱۴۔	زالی شان کا مجدد	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۵۔	دانائے راز	پروفیسر انیس احمد شیخ
۱۶۔	ولولہ حق	عبدالکریم ثمر
۱۷۔	تجدید دین	پروفیسر محمد عارف اظہر
۱۸۔	خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور
۱۹۔	آفتاب درخشاں	ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی
۲۰۔	اقبال کی نظر میں	ڈاکٹر رحیم بخش شاہین
۲۱۔	بہترین جہاد	پروفیسر سعید احمد خاں
۲۲۔	صراط مستقیم	پروفیسر حافظ اعتبار احمد خاں
۲۳۔	مرید سے مراد تک	پروفیسر عبدالعزیز خان نیازی

{2}

نام مجموعہ مقالات: افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر

ترتیب وتدوین: سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انعقاد و مقام: ۱۷۔اپریل ۲۰۰۴ بروز ہفتہ بوقت ۴ بجے سہ پہر کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

Marfat.com

۲۔	دوقومی نظریہ اور تحریک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۳۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے اولین بانی	مجیب الرحمن شامی
۴۔	فکر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات کے آئینے میں	مفتی محمد صدیق ہزاروی
۵۔	حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی نظر میں	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۷۔	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی

نام مجموعہ مقالات: ارمغانِ امام ربانی (جلد اول)

ترتیب وتدوین: سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انعقاد ومقام: ۲۴۔اپریل ۲۰۰۵ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دن ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ	حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۔	جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا اجمالی جائزہ، اظہار تشکر و امتنان	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۔	تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹر نیشنل) کراچی	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۴۔	تعارف جہان امام ربانی	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی
۵۔	امام ربانی مجدد الف ثانی	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
۶۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور سے رابطہ	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۷۔	شریعت، طریقت اور حقیقت امام ربانی کی نظر میں	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۸۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور ترویج شریعت	پروفیسر محمد احسان ہاشمی
۹۔	امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ مفتی صدیق ہزاروی
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی کے تفسیری نکات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۱۱۔	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۱۲۔	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

Marfat.com

۱۳۔	نقشبندی مشائخ اور تحفظ ناموس رسالت	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
۱۴۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی نگارشات	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۱۵۔	بلوچستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ممتاز خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی
۱۶۔	خانوادۂ مجددیہ سے قائداعظم کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری
۱۷۔	حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور مستشرقین	ڈاکٹر سلطان شاہ
۱۸۔	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک احیاء دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۱۹۔	سرہند شریف، اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی
۲۰۔	خطبہ صدارت	مفتی اعظم ہند علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد

نام مجموعہ مقالات: فکر امام ربّانی

ترتیب وتدوین: سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انعقاد ومقام: ۱۸۔ مارچ ۲۰۰۷ بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار

Marfat.com

۱۔	آئینہ فاروق اعظم (امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ)	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۲۔	دوقومی نظریہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی.....	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۳۔	حضرت مجدد الف ثانی .....کا نظام تبلیغ	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۴۔	حضرت امام ربانی .....کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۵۔	حضرت مجدد الف ثانی .....اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی .....کے روابط	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۶۔	حضرت مجدد کا تصور اجتہاد	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
۷۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ ملت کی نگہبانی	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۸۔	اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد	صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ المشہدی
۹۔	صدارتی خطبہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

{5}

نام مجموعہ مقالات: نذر مجدد

ترتیب وتدوین: سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انعقاد و مقام: ۹ مارچ ۲۰۰۸ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت مجدد الف ثانی کی مقبولیت	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۲۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات عالیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
۳۔	مکتوبات امام ربانی میں عقائد اہل سنت	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۴۔	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اہداف ۔نظریات یا شخصیات	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۵۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ملت اسلامیہ کو تفرقہ میں مبتلا نہیں کیا	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۶۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ جہاد	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۷۔	مجاہدین اسلام کو حضرت مجدد کے نصائح	پروفیسر راغب الیاس شاہ
۸۔	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی مجاہدانہ تبلیغ سے جہانگیر کے رویے میں تبدیلی	علامہ ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی
۹۔	حضرت مجدد کے خسر شیخ تھانیسری کی جلاوطنی اور شہادت	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۱۰۔	وحدۃ الشہود گرہ کشائے وحدۃ الوجود	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۱۱۔	مکتوبات امام ربانی کے مآخذ	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Marfat.com

۱۲۔	شیخ سلطان اور مجددیت	محمد خلیل مجددی
۱۳۔	صدارتی خطبہ	مفتی محمد معظم احمد

{6}

نام مجموعہ مقالات: ارمغان امام ربانی (جلد دوم)

ترتیب وتدوین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تاریخ انعقاد و مقام: ۲۲ر فروری ۲۰۱۰ء بروز اتوار سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور دو قومی نظریہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
۲۔	تعلیمات مجددیہ کی ضرورت اور عصر حاضر	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۳۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنی طرف دعوت نہیں دی، اتباع سنت اور اکابر اہلسنت کی طرف متوجہ کیا	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۴۔	عالمی سطح پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا اثر ورسوخ	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۵۔	تکفیر مسلم میں حضرت مجددؒ کا ربط	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۶۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اوراد و وظائف	پروفیسر راغب الیاس شاہ
۷۔	معارف (اعظم گڑھ) میں تذکارِ مجدد	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد

Marfat.com

۸۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دعوتی منہج واسلوب	ڈاکٹر محمد اکرم ورک
۹۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے تعلیمی نظریات	ڈاکٹر محفوظ احمد
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا عربی اسلوب نگارش (عربی مکاتیب کی روشنی میں)	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد خان
۱۱۔	رسالہ تہلیلیہ کا اسلوبِ نگارش	ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
۱۲۔	مکتوباتِ امام ربانی کے فکری اور عملی پہلو	پروفیسر محمد عظیم فاروقی
۱۳۔	روداد	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

{7}

نام مجموعہ مقالات: ارمغان امام ربانی (جلد سوم)

ترتیب وتدوین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تاریخ انعقاد ومقام: ۱۴ر فروری ۲۰۱۱ء بروز اتوار ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	علوم شرعیہ کی ترویج میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں اور ان کے ثمرات	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۲۔	عوارف المعارف: مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں	پروفیسر قاری مشتاق احمد

Marfat.com

۳۔	لطائف المدینہ: حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے احوال کا ایک اہم ماخذ	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۴۔	عمدۃ الاسلام: حضرت مجدد الف ثانیؒ کی پسند فرمودہ کتاب	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۵۔	اصلاح باطن وتزکیہ نفس مکتوبات امام ربّانی کی روشنی میں	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد
۶۔	اثباۃ النبوۃ کے ادبی محاسن	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد خان
۷۔	میر نعمانؒ کے نام خطوط میں تعلیم وتربیت اور اصلاح احوال کے حوالے سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃؒ کا منہج واسلوب	ڈاکٹر محمد اکرم ورک
۸۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تربیت	پروفیسر راغب الیاس شاہ
۹۔	ایصال ثواب: مکتوبات امام ربّانی کی روشنی میں	پروفیسر محمد عظیم فاروقی

مکاتیب

۱۰	ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ کے مکاتیب میاں محمد صادق قصوری کے نام

Marfat.com

۱۱	ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ کے مکاتیب صاحبزادہ بدر السلام صدیقی کے نام

{8}

نام مجموعہ مقالات: ارمغان امام ربانی (جلد چہارم)

ترتیب وتدوین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تاریخ انعقاد ومقام: ۳۰ر جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات، کمالات واحسانات	پروفیسر آغا پیر نثار احمد جان سرہندی
۲۔	دور حاضر میں صوفیہ کا کردار	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۳۔	ابن عربیؒ مکتوبات امام ربانیؒ کی روشنی میں	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۴۔	مجددی تحریک اور اس کے اثرات	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۵۔	پاکستان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات پر عمل کی ضرورت	ڈاکٹر سلطان الطاف علی
۶۔	مقام نبوت کا تحفظ: حضرت مجددؒ کی خدمات	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

Marfat.com

۷۔	مقام صحابہؓ: حضرت مجددؒ کے افکار کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۸۔	سماجی فلاح و بہبود حضرت مجددؒ کے افکار کی روشنی میں	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد
۹۔	حضرت مجددؒ بحیثیت خادم قرآن	ڈاکٹر عبدالحمید عباسی
۱۰۔	رسالہ تہلیلیہ کے ادبی محاسن	ڈاکٹر حافظ افتخار خان
۱۱۔	خان خاناںؒ کے نام حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خطوط کی دعوتی، سماجی اور سیاسی اہمیت	ڈاکٹر محمد اکرم ورک

مکاتیب

۱۲۔	ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ کے مکاتیب پروفیسر محمد اقبال مجددی کے نام

{9}

نام مجموعہ مقالات: ارمغان امام ربانی (جلد پنجم)

ترتیب وتدوین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تاریخ انعقاد ومقام: ۱۵ر جنوری ۲۰۱۲ء بروز اتوار ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار

Marfat.com

۱۔	پاکستانی خانقاہوں میں تعلیمات مجددیہ کے احیاء کی ضرورت	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۲۔	مکتوبات امام ربّانی کے درس کی اہمیت عصر حاضر کے تناظر میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۳۔	نقشبندی حضرات اور ترویج شریعت	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۴۔	حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد اہل سنت	ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
۵۔	مطالعہ فکر مجدد کی عصری اہمیت	علامہ رضاء الدین صدیقی
۶۔	مقام اہل بیت: حضرت مجددؒ کے افکار کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۷۔	مبدأ و معاد: موضوعاتی جائزہ	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد خان
۸۔	نقشبندی سلسلے کے اصل مآخذ کی اشاعت اور اس کی ضرورت	محمد ناظم بشیر

مکاتیب

۹۔	مولانا ابوالحسن زید فاروقی کے مکاتیب پروفیسر محمد اقبال مجددی کے نام (مع حواشی)

Marfat.com

۱۰۔	پروفیسر محمد اقبال مجددی کے مکاتیب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے نام
۱۱۔	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے مکاتیب پروفیسر محمد اقبال مجددی کے نام (مع حواشی)

نام مجموعہ مقالات: ارمغان امام ربانی (جلد ششم)

ترتیب وتدوین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تاریخ انعقاد ومقام: 26 نومبر 2017ء بروز ہفتہ بمقام ایوان اقبال ایجرٹن روڈ لاہور

1۔	کیا شیخ احمد سرہندیؒ کو ان کی زندگی میں مجدد الف ثانی کہا جاتا تھا؟	پروفیسر محمد اقبال مجددی
2۔	فقہی اجتہاد میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مرتبہ	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
3۔	العرف الندی لنصرۃ الشیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
4۔	فکر مجدد پر مولانا رومی کے اثرات	ڈاکٹر محمد درمش بُلگر (ترکی)
5۔	حضرت مجدد الف ثانی کا نظریہ وحدۃ الشہود: پس منظر اور اثرات	ڈاکٹر محمد اکرم ورک

Marfat.com

6۔	عصر حاضر میں علماء کی ذمہ داریاں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار کی روشنی میں	محمد افضل سعید
7۔	حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حقیقت نماز	مولانا جاوید اقبال مظہری
8۔	معارف امام ربانی ے احیاء میں پاکستان کا حصہ	محمد ناظم بشیر

گوشۂ تحقیقات محمد اقبال مجددی

9	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
10۔	حضرت امام ربانی کے خلاف لکھے جانے والے رسائل
11۔	حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دفاع مین لکھی جانے والی کتابیں
12۔	جامعین مکتوبات
13۔	مکتوبات امام ربانی کے خطی نسخے
14۔	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوب الیھم کے تراجم (ضمیمہ مکتوبات امام ربانی)
15۔	ترکی میں منعقدہ حضرت مجدد الف ثانیؒ پر پہلا بین الاقومی سیمپوزیم
16۔	میر محمد نعمان بدخشیؒ اولین خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ
17۔	شیخ اسماعیل رشدی: کلیات خواجہ باقی باللہ کے جامع و مدون

روئدادیں

Marfat.com

18۔	روٗدار 36ویں سالانہ امام ربّانی مجدد الف ثانی کانفرنس
19۔	روٗدار تقریب افتتاح ذخیرہ کتب پروفیسر محمد اقبال مجددی
20۔	پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ایک اہم لیکچر
21۔	رپورٹ (سیمینار 2015)
22۔	تعارف مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور
23۔	سابقہ کانفرنسز میں پیش کئے جانے والے مقالات کے عنوانات

برائے رابطہ:

دفتر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور، پاکستان

واقع

35-C کمرشل ایریا این ایف سی ہاؤسنگ سوسائٹی، فیز 1، لاہور

0300-4299321.....0323-9990970

nazim_bashir72@Yahoo.com

www.mujaddidway.com

Marfat.com

ALL RIGHTS RESERVED WITH PUBLISHER

Title: Armagan-e-Imam-e-Rabbani(Vol-8)

Editor: Dr.Muhammad Humayun Abbas Shams

Ph.D (B.Z.University Multan, Pakistan)
Post Doc. (University of Glasgow, U.K.)

Published by: Muhammad Nazim

Prof Reading: Shahid Hussain

Calligraphy: Ahmad Ali Bhutta

First Edition: November,2017

Publisher: Imam-e-Rabbani Publications,
Lahore,Pakistan

Pages: 520

Contact:

- 35-C(1st Floor) NFC Housing Society Phase-1 Lahore Pakistan
- Office: Daily Juraat, Tijarat and The Business 14-Davis Road, Lahore

Cell:0092300-4299321 0300-6659771
www.mujaddidway.com

297-4 Armagan-e-Imam-e-Rabbani edited by
Humayun Abbas

ARM
Lahore, Sher-e-Rabbani Publications, 2012
P 520

1.Sufiism

Marfat.com

proceeding of

Imam-e-Rabbani

International Conference

held on 26th November 2017

at Awain-e-Iqbal , Lahore

Armaghan-e-Imam-e-Rabbani

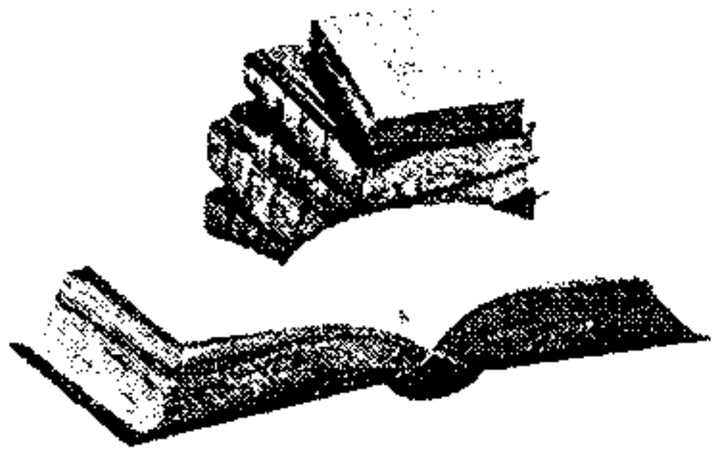

EDITOR:

Dr.Muhammad Humayun Abbas Shams

Vol-VIII

Published by

Muhammad Nazim

Publisher

Imam-e-Rabbani Publications

Lahore - Pakistan

Marfat.com

ارمغانِ امامِ ربّانی

جلد ہشتم

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

باھتمام:

محمد ناظم بشیر

امام ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com